

✓
۲۹۷۰۰

۲۹۷۰

21504

~~21504~~

21504 ACC #

طبع اول ————— ایک ہزار

رجب ۱۳۹۶ھ ————— جولائی ۱۹۷۶ء

Rs 15/-
مبلغ پانچ روپے صرف

قیمت

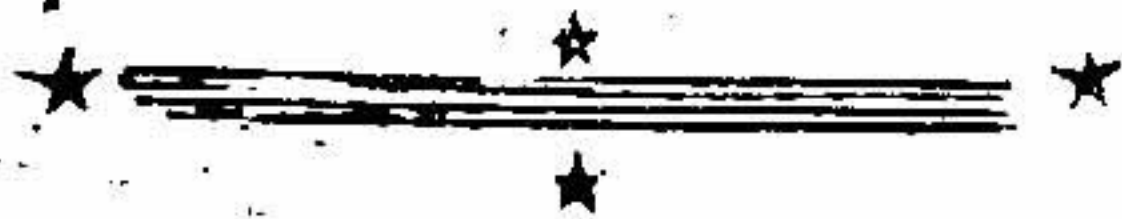
(معارف پریس لاہور)

انتساب

مکرمی والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام ————— کہ جن کی توجہ
و تعاون کے باعث میں اس راہ پر چلا مگر افسوس ————— کتاب
میں طباعت سے پہلے ہی وہ رحمن تعالیٰ سے جا ملے۔

اللهم اغفر له واجعل قبره روضة من رياض الجنة وادخله
الجنة بغير حساب۔ آمین۔

اور ان سب والدین کے نام ————— جنہوں نے اپنی اولاد کو
اسلامی تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا اور تعلیم و تبلیغ اسلام کے لئے
تبارخ کر دیا۔



فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۷	شہداء ریاس کی مکھی	۱۵	۱	حرف آغاز	۱
۲۸	دورِ عداوت کو شہادت	۱۶	۲	اسلام و ایمان و احسان	۲
۲۶	اللہ ایک ہے	۱۷	۷	مسلمان کون ہے؟	۳
۳۰	اللہ کی اولاد نہیں	۱۸	۱۱	اسلام قبول کرنے کا طریقہ	۴
۳۱	سرخیز پیدا کرنے والے	۱۹	۱۳	باب اول	۵
۳۲	آسمان و زمین	۲۰	"	اسلامی عقائد	۵
۳۳	سورج چاند ستارے	۲۱	"	خدا موجود اور ہر چیز کا	۶
"	دن رات	۲۲	۱۵	خالق ہے۔	۷
۳۴	انسان کی پیدائش	۲۳	۱۷	زمین و آسمان کی پیدائش	۸
۳۷	بارش برساتے والا	۲۴	۱۸	سورج چاند و روئے ارت	۹
۳۸	روزی دینے والا	۲۵	۱۹	سمندر اور اس کے خیابانے	۱۰
۴۱	معبود	۲۶	۲۰	بادلوں کی آمد	۱۱
۴۴	عبادت کی تین اقسام	۲۷	۲۱	پھل اور غلے	۱۲
"	بدنی عبادت	۲۸	۲۲	چاندروں کی پیدائش	۱۳
۴۶	زبانی عبادت	۲۹	۲۳	انسان کی پیدائش	۱۴
۵۱	مالی عبادت	۳۰	۲۶	فضائیں پر بندے	۱۵

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۸۲	موت کے وقت فرشتوں کا سلوک	۴۵	غیب دان	۳۱
۸۲	عذاب کے فرشتے	۴۶	اللہ تعالیٰ ہی غیب دان ہے	۳۲
۸۶	ایمان بالکتاب	۴۷	اللہ تعالیٰ ہی حاضر و ناظر ہے	۳۳
"	قرآن مجید	۴۸	حاجت روا و شکل کشا	۳۴
۸۹	قرآن مجید کو بدلنا ممکن ہے نہیں	۴۹	حکم کا مالک	۳۵
۹۲	قرآن مجید کتاب ہدایت	۵۰	ہر چیز کا مالک	۳۶
۹۵	اسماء القرآن الکریم	۵۱	قادر و مختار	۳۷
۹۶	کافر، فاسق اور ظالم کون	۵۲	زندہ اور زندگی و	۳۸
۹۸	ایمان بالرسول والانبیاء	۵۳	موت کا مالک ہے	۳۹
"	ہر حالت میں اطاعت	۵۴	تواب و غفار	۴۰
"	رسول ضروری ہے	۵۵	ہدایت دینے والا	۴۱
۱۰۰	حاکم کی اطاعت مشروط ہے	۵۶	ایمان بالملائکہ	۴۲
"	اختلاف کی صورت میں فیصلہ نبوت تسلیم کرنا چاہیے۔	۵۷	فرشتے اور ان کے کام	۴۳
۱۰۱	ہر نبی پر ایمان ضروری ہے	۵۸	اعمال نیکھے والے اور	۴۴
۱۰۳	اللہ جس کو چاہتا ہے نبوت اور رسالت عطا کرتا ہے۔	۵۹	جان نکالنے والے فرشتے	۴۵
			حاملین عرش کی دعا	۴۶
			ایمان والوں اور توبہ	۴۷
			کرنیوالوں کے لئے	۴۸
			ملائکہ کے اہم فرشتے اور چار بلند پایہ فرشتے	۴۹

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۱۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ	۷۱	۱۰۳	نبوت اور رسالت عطا کرنے والا	۵۷
۱۱۸	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات	۷۲	۱۰۴	خصوصیات نبی و رسول	۵۸
۱۲۱	نبی کا کام دعوت اسلام	۷۳	۱۰۵	سیرت حسنة	۵۹
۱۲۲	دعوت اسلامی	۷۴	۱۰۶	اقتدارِ رسول	۶۰
۱۲۳	کوئی نبی نفع یا نقصان کا مالک نہیں	۷۵	۱۰۷	وحی کرنا اللہ کا کام ہے	۶۱
۱۲۴	بر نبی اور رسول بشر اور انسان ہوتا ہے۔	۷۶	۱۱۱	خصائص نبی	۶۲
۱۲۵	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے	۷۷	۱۱۲	دشمن نبی ملعون ہے	۶۳
۱۲۶	نبی غیب دان نہیں ہوتا	۷۸	۱۱۳	معجزات انبیاء علیہم السلام	۶۴
۱۲۷	حضرت آدم علیہ السلام غیب دان نہیں تھے	۷۹	۱۱۴	حضرت نوح علیہ السلام کا معجزہ	۶۵
۱۲۸	حضرت نوح علیہ السلام غیب دان نہیں تھے	۸۰	"	حضرت ہور علیہ السلام کا معجزہ	۶۶
"	حضرت ابراہیم علیہ السلام غیب نہیں جانتے	۸۱	"	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ	۶۷
"	حضرت ابراہیم علیہ السلام غیب نہیں جانتے	۸۱	"	حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ	۶۸
"	حضرت ابراہیم علیہ السلام غیب نہیں جانتے	۸۱	"	حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ	۶۹
"	حضرت ابراہیم علیہ السلام غیب نہیں جانتے	۸۱	"	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ	۷۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۲	حضرت لوط علیہ السلام غیب نہیں جانتے	۱۲۸	۹۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے امر کن سے پیدا ہوئے	۱۳۷
۸۳	حضرت یعقوب علیہ السلام غیب نہیں جانتے	۱۳۰	۹۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر نہیں چڑھایا گیا	۱۳۸
۸۴	اخوانِ یوسف غیب نہیں	۱۳۱	۹۳	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔	۱۳۹
۸۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام غیب نہیں جانتے	۱۳۱	۹۴	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تورات و انجیل میں بشارت ہے	۱۴۰
۸۶	کوئی رسول بھی غیب نہیں جانتا	۱۳۱	۹۵	آخری نبی اور امتی امت	۱۴۰
۸۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے	۱۳۲	۹۶	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور تمام جن و انس کی طرف رسول ہیں	۱۴۱
۸۸	انبیاء علیہم السلام کی یا بھی فضیلت	۱۳۲	۹۷	ختم نبوت حدیث کی نظر میں	۱۴۲
۸۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول تھے اور زندہ آسمان پر اٹھائے گئے	۱۳۵	۹۸	صلوٰۃ و سلام	۱۴۲
۹۰	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں مگر اللہ کے بیٹے نہیں ہیں۔	۱۳۶			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۹۶	اتباع صحابہؓ	۱۳۶	۱۱۱	عشرہ مبشرہ	۱۵۹
	مقام صحابہ کرام	"		موت کا بیان	۱۶۰
	اللہ اور اس کے رسول کے	"	۱۱۲	ہر انسان اور قوم پر موت	"
	تزوید یک			نزد آئے گی	
۱۰۰	اللہ تعالیٰ صحابہ کرام پر		۱۱۳	ہر چیز فنا ہو جائے گی	۱۶۲
	ارضی ہو چکا ہے	۱۳۷		اور صرف اللہ ہی باقی	
۱۰۱	دشمن صحابہ کا نہ ہے؟	۱۳۹		رہے گا۔	
۱۰۲	وعدہ استخلاف	۱۵۰	۱۱۴	علامتِ قیامت	۱۶۵ ب
۱۰۳	اتباع صحابہؓ اور ہی ہدایت یافتہ	۱۵۱		ایمان بالقیامت	۱۶۶
	کی سلامت ہے۔		۱۱۵	قیامت اچانک اور	"
۱۰۴	صحابہ کا اتباع ہدایت ہے	۱۵۲		نزد آئے گی	
۱۰۵	صحابہ کا دشمن رسول اللہ کا	"	۱۱۶	زمین و آسمان برابر	۱۶۸
	دشمن ہے۔			ہو جائیں گے	
۱۰۶	خنائے راشدین مہدیین	۱۵۵	۱۱۷	موت اور دوبارہ زندگی	"
۱۰۷	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ		۱۱۸	قیامت کو زندہ ہو کر	۱۷۰
۱۰۸	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۱۵۵		حساب دینا ہوگا	
۱۰۹	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۱۵۶	۱۱۹	سیاہ اور روشن پہرے	۱۷۳
۱۱۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ	۱۵۶	۱۲۰	اس دن بچے بوڑھے	۱۷۴
				ہو جائیں گے	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون
۱۲۱	ہر سیز پر دہشتناک خاموشی ہوگی	۱۷۲	۱۳۲	جنات کی پیدائش آگ سے ہوئی
۱۲۲	جیسا کرے گا ویسا بھرے گا	۱۷۷	۱۳۳	شیطان انسان کا دشمن ہے
۱۲۳	اعمال نامہ	"	۱۳۴	شیطان پر لعنت
۱۲۴	گمراہ لیڈر اور ان کے ماننے والے	۱۷۹	۱۳۵	شیطان کیسے گمراہ کرتا ہے
۱۲۵	اچھے اور بُرے اعمال کا وزن ہوگا	۱۸۱	۱۳۶	شیطان اور اس کے چیلے
۱۲۶	اہل جنت پر انعامات ہوں گے	"	۱۳۷	شیطان نساؤں کی سیر کرتا ہے
۱۲۷	مقربین اور اصحاب الیمین	"	۱۳۸	جنات میں مسلمان اور کافر بھی ہیں
۱۲۸	دوزخیوں کو خوفناک سزا دیں ملیں گی	۱۸۵	۱۳۹	ایمان بالقدر خوشی اور آفت اللہ تم کی طرف سے ہے
۱۲۹	گندھک کا لباس آگ اور پیپ	"	۱۴۰	گناہ سے آفات آتی ہیں
۱۳۰	دوزخیوں پر سخت عذاب ہوگا	۱۸۶	۱۴۱	استغفار اس کا علاج ہے
۱۳۱	ایک اعتراض	۱۹۰	۱۴۲	یاب دوم اوامر اسلام
				بیت درست رکھو

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۲۸	عصر سے پہلے چار سنت	۱۵۹	۲۰۵	اللہ کا دین اسلام ہے	۱۴۳
"	مغرب کے نوافل	۱۶۰	"	اور ہمارا نام مسلمان ہے	۱۴۴
۲۲۹	نمازِ اشراق	۱۶۱	۲۰۸	رسول اللہ کا احترام کتاب و	۱۴۵
"	نمازِ صبحی	۱۶۲		سنت کی اطاعت	
"	نمازِ عید	۱۶۳	۲۱۲	علم اسلام حاصل کرو	۱۴۶
۲۳۰	طریقہ نماز	۱۶۴	"	علمائے اسلام کا احترام کرو	۱۴۷
	زکوٰۃ، قربانی اور	۱۶۵	۲۱۶	مسجد اور نماز کی اہمیت	۱۴۸
۲۳۶	صدقات کی اہمیت		"	اس کا طریقہ اور فضائل و	۱۴۹
	اور فضائل			مسائل	
۲۳۷	نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو	۱۶۶	۲۱۷	مسجد کو آبار کرو	۱۵۰
۲۳۸	زکوٰۃ نہ دینے والے	۱۶۷	۲۱۸	نماز پڑھنا فرض ہے	۱۵۱
	جہنمی ہیں۔		۲۲۰	نماز میں خشوع اور توجہ	۱۵۲
۲۴۰	زکوٰۃ کے مصارف	۱۶۸	۲۲۱	نماز کے فائدے	۱۵۳
"	زکوٰۃ کی اہمیت	۱۶۹	۲۲۲	بے نمازی جہنمی ہے	۱۵۴
	احادیث کی روشنی میں		۲۲۴	اجتماع نماز ادا کرو	۱۵۵
۲۴۱	قربانی کرو	۱۷۰	۲۲۵	نماز جمعہ	۱۵۶
۲۴۲	سزہ نظر اور نذر	۱۷۱	۲۲۷	نماز تہجد	۱۵۷
"	عام صدقات	۱۷۲	۲۲۸	نوافل	۱۵۸

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۶۶	رشتہ داروں کا حق	۱۸۸	۲۲۲	روزہ	۱۷۳
۲۶۷	عام مسلمانوں کا حق	۱۸۹		اسکی اہمیت اور فضائل	
۲۶۹	ذکر اللہ کی اہمیت	۱۹۰	۲۲۵	رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے	۱۷۴
۲۷۰	حلال و حرام	۱۹۱	۲۲۶	روزے کے فائدے	۱۷۵
۲۷۱	حلال کھاؤ	۱۹۲	۲۲۸	روزہ کے فضائل اور	۱۷۶
۲۷۳	حرام نہ کھاؤ	۱۹۳		مسائل	
"	حرام کیا کیا ہے؟		۲۵۰	شبِ قدر اور عید الفطر	۱۷۷
۲۷۶	جہاد	۱۹۴	۲۵۲	حج اسکی اہمیت اور فضائل	۱۷۸
	اسکی اہمیت اور فضائل			مسائل	
۲۷۷	کافروں سے جہاد کرو	۱۹۵	۲۵۳	خانہ کعبہ اور مسجد حرام	۱۷۹
۲۷۹	جہاد نہ کرنے کی سزا	۱۹۶	۲۵۵	حج کرنا فرض ہے	۱۸۰
۲۸۰	جہاد کے آداب	۱۹۷	۲۵۷	حج کے فائدے اور مسائل	۱۸۱
۲۸۱	جہاد اور شہید کے فضائل	۱۹۸	۲۵۹	حج کا طریقہ	۱۸۲
۲۸۶	معاہدہ	۱۹۹	۲۶۰	حج کے فرائض	۱۸۳
"	ہجرت کی اہمیت و فضائل		۲۶۱	عمرہ کے فرائض	۱۸۴
۲۸۹	خلافت اسلامی اسکی	۲۰۰	"	والدین اور روسرے اقربا کا حق	۱۸۵
	اہمیت اور فوائد		"	والدین کی خدمت کرو	۱۸۶
۲۹۰	مسلمان آزاد ہوتا ہے	۲۰۱	۲۶۲	بیوی اور اولاد کا حق	۱۸۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۰۲	خلیفہ کے فرائض	۲۹۱	۲۱۶	طلاق کے مسائل	۳۱۹
۲۰۳	غیر اسلامی قانون چلانے والا کافر ہے	۲۹۲	"	طلاق کا حق مرد کے قبضہ میں ہے	"
۲۰۴	مسلمان حاکم کی اطاعت کرو	۲۹۳	۲۱۷	قصاص اور دیت	۳۲۲
۲۰۵	مسلمان حاکم کی ذمہ داریاں	۲۹۶	۲۱۸	قاتل کو قتل کرو	۳۲۳
۲۰۶	امر بالمعروف	۲۹۸	"	قتل خطا اور دیت	"
۲۰۷	نیکی کا کام کرو اور برائی سے منع کرو	۲۹۹	۲۲۰	خودکشی حرام ہے	۳۲۵
۲۰۸	میلے کے فرائض	۳۰۰	۲۲۱	دیت کی مقدار	"
۲۰۹	خاندانی نظام	۳۰۲	۲۲۲	اخوت و اتحاد	۳۲۷
۲۱۰	نکاح کرو	۳۰۵	"	تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں	"
۲۱۱	ایک وقت میں چار بیویاں	۳۰۷	۲۲۴	کافر و فاسق سے	۳۲۹
۲۱۲	وہیہ کرنا سنت سے	۳۰۸	۲۲۵	اخوت قائم نہ کرو	"
۲۱۳	عورتیں پردہ کریں	۳۰۹	۲۲۶	وعدہ پورا کرو	۳۳۰
۲۱۴	جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے	۳۱۱	۲۲۷	گناہوں سے بچنے رہو	۳۳۲
۲۱۵	بیوی اور اولاد کے متعلق ضروری احکام	۳۱۶	۲۲۷	اسلام کے عام اخلاقی اصول	۳۳۳
			۲۲۸	کھانے کے آداب	۳۳۷

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۳۶۰	صبر موت کے بعد دعا اور	۳۴۵	لباس کے آداب	۲۲۹
۳۶۱	مردے کا غسل اور	۳۴۶	سلام کا طریقہ	۲۳۰
	کفن و دفن	۳۴۳	مذاق کرنے اور نام	۲۳۱
۳۶۲	جنازہ	۳۴۷	رکھنے کا طریقہ	
۳۶۳	قبر کچی رکھو	۳۴۸	کام اور آرام	۳۳۲
"	قبرستان میں اینکی رعا	۳۴۹	اسلام کے اصول تجارت	۳۳۳
۳۶۵	چند ضروری مسائل	۳۵۰	پہلے نماز پڑھو اور پھر تجارت	۳۳۴
۳۶۶	باب سوم حصہ کبائر	۳۵۱	روزی دینے والا اللہ سے	۳۳۵
	بڑے گناہوں سے سخت		اور روزی کی مقدار مقرر ہے	
	پرہیز کرو	۳۵۰	ناپ تول درست رکھو	۳۳۶
"	گناہوں کی دو قسمیں ہیں	۳۵۱	قرض لینے دینے کے آداب	۳۳۷
۳۶۸	شکر نہ کرو	۳۵۲	چند ضروری احکام	۳۳۸
"	مشکر پیدا اور جتنی ہے	۳۵۳	موت اور اسکے بعد	۳۳۹
۳۷۲	شکر کی مختصر تعریف	۳۵۴	ہر جاندار مرجائے گا	۳۴۰
۳۷۴	متکبر اور ریا کار	۳۵۵	نقصان یا موت پر کیا کہو؟	۳۴۱
۳۷۵	متکبر دوزخی ہے	۳۵۶	وراثت کی تقسیم کا طریقہ	۳۴۲
۳۷۶	ریا کار کا انجام	۳۵۷	مریض کی تیمارداری کرو	۳۴۳
		۳۵۸	مرض موت میں لا الہ الا اللہ کی	۳۴۴
		۳۵۹	تلقین کرو	

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	صفحہ
۳۸۷	جابل اور گمراہ لیڈر	۳۶۸	۳۷۷	ریشتم اور سونا مردوں پر	۳۷۷
۳۸۹	کافر، ظالم اور ناسق	۳۶۹	.	حرام سے	
	حکمران کون؟		۳۷۸	بابوسی گمراہی ہے	۳۷۸
۳۹۱	اسلام کا فیصلہ تسلیم کرنا	۳۷۰	۳۷۹	حرام خوردہ تہنی ہے	۳۷۹
	مسلمان ہونے کی شرط		۳۸۰	کیتھان علم	۳۸۰
۳۹۲	رشتوت اور جھوٹے	۳۷۱		مسائل اسلام چھپانے	
	مقدمات کا انجام			والے کا انجام	
۳۹۳	ارکان اسلام ترک کرنا	۳۷۲	۳۸۱	اسلام فرشتی کا انجام	۳۸۱
	بڑا گناہ ہے		۳۸۳	تحریف دین کرینوالے کا	۳۸۳
۳۹۴	مسجد کی توہین کرنے	۳۷۳		انجام	
	والا جہنمی ہے		۳۸۴	اسلام کا مذاق اڑانے	۳۸۴
۳۹۶	بے نمازی جہنمی ہے	۳۷۴		والے جہنمی ہیں	
۳۹۸	زکوٰۃ نہ دینے والے	۳۷۵	۳۸۵	اسلام کے دشمن اور	۳۸۵
	کا انجام			گمراہ لیڈر اور ان کے	
۴۰۰	ریا کاری سے نیکی	۳۷۶		ماننے والے دوزخ میں	
	بر بار نہو جاتی ہے			جائیں گے	
۴۰۱	روزہ نہ رکھنے والا	۳۷۷	۳۸۶	اسلام کو روکنے والے	۳۸۶
	دوزخ میں			ملعون ہیں	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون
۳۷۸	حج نہ کرنے والے کا انجام	۲۰۲	۳۸۹	اور غیر مذہب جو جانور
۳۷۹	والدین کی نافرمانی اور مسلمان	۲۰۳		حرام ہے
	کوستانے والے کا انجام		۳۹۰	رشوت اور دھوکہ
۳۸۰	والدین کی نافرمانی بڑا گناہ ہے	۲۰۴		کا مال حرام ہے
۳۸۱	رشتہ داروں سے تعلق	۲۰۶	۳۹۱	تکذیب بالقدر شدید
	کاٹنے والے کا انجام			جرم ہے
۳۸۲	خاوند بیوی کے باہمی حقوق	۲۰۷	۳۹۲	سجاد و حرام ہے
	تلفی گناہ ہے		۳۹۳	قتل و فساد اور
۳۸۳	مسلمانوں پر ظلم کرنا بڑا	۲۰۸		خاندانی منصوبہ بندی
	گناہ ہے			بڑے جرائم ہیں
۳۸۴	اسلام میں حرام کیا ہے؟	۲۰۹	۳۹۴	فساد نہ کرو
۳۸۵	شراب اور جو آنجس اور	۲۱۱	۳۹۵	مسلمان کا قاتل جہنمی ہے
	حرام ہے		۳۹۶	انبیاء اور علماء کا قاتل
۳۸۶	سود حرام ہے	۲۱۲		سب سے بڑا لغتی ہے
۳۸۷	کتمان حق کا معاوضہ	۲۱۳	۳۹۷	خورد کشی کرنا حرام ہے
	اور یتیموں پر ظلم حرام ہے		۳۹۸	خاندانی منصوبہ بندی
۳۸۸	اللہ کے سوا دوسرے کے	۲۱۵		حرام ہے
	نام پر نذر		۳۹۹	زنا لواطت اور متعہ
				بڑے گناہ ہیں

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۳۹	جھوٹ چغلی اور خیانت	۲۱۱	۲۲۴	ہر بے حیائی کا کام جرم ہے	۲۰۰
۲۴۰	جھوٹا لعنتی ہے	۲۱۲	۲۲۷	زنا بڑی بے حیائی ہے	۲۰۱
۲۴۱	جھوٹی قسم کھانے والا	۲۱۳		زانی کے لئے سخت سزا	
	روسیاہ ہے		۲۲۹	بے حیائی پھیلانے والے	۲۰۲
۲۴۲	تہمت رکھنے والے کو	۲۱۴		جہنمی ہیں	
	آستی کوڑے مارو		۲۳۰	لواطت سب سے بڑا	۲۰۳
۲۴۳	خائن اور عہد شکن	۲۱۵		جرم ہے	
	کا انجام		۲۳۱	مساخفت اور حلق بھی	۲۰۴
۲۴۴	جہاد اور ہجرت سے	۲۱۶		بدکاری ہے	
	اعراض کرنا		۲۳۲	گانا رقص اور سینما	۲۰۵
۲۴۵	جہاد سے بھاگنا بڑا	۲۱۷	۲۳۳	متنع بھی بدکاری اور	۲۰۶
	گناہ ہے			بے حیائی ہے	
۲۴۶	مالِ غنیمت میں خیانت	۲۱۸	۲۳۵	شرابی اور جوئے باز	۲۰۷
	نہ کرو اور جہاد کے			شیطان کے پیچھے ہیں	
	دورانِ ظلم نہ کرو		۲۳۷	چوری اور ڈاکہ بڑے	۲۰۸
۲۴۷	ہجرت نہ کرنا کب جرم	۲۱۹		جرائم ہیں	
	ہے؟		۲۳۸	چور کا ہاتھ کاٹ دو	۲۰۹
۲۴۸	کفار و فساق سے دوستی	۲۲۰		ڈاکو کا ایک ہاتھ اور ایک	۲۱۰
	منت رکھو			اپاؤں کاٹ دو	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون
۲۱	کافروں کا درست اُن میں سے ہے	۴۴۹	۳۱	حرام دوا سے علاج کرنا گناہ ہے
۲۲	بدمعاشوں سے دوستی نہ رکھو	۴۵۱	۳۲	پیشاب کے قطرہوں اور چغلی سے بچو
۲۳	اسلام کے بڑے دشمن یہودی ہیں	"	۳۳	جانوروں کو داغنے اور تصویریں بنانے کا انجام
۲۴	کافروں سے ہتھیابہرت نہ کرو	۴۵۳	۳۴	جانوروں کو داغنے والے
۲۵	ظلم، گالی اور توہین کرنا بڑے گناہ ہیں	۴۵۴	۳۵	شیطان کے چیلے ہیں ماتم، گوندنا اور تصویریں بنانے کا خطرناک انجام
۲۶	ظالم کا انجام جہنم ہے	۴۵۵	۳۶	مزدکی سزا موت ہے
۲۷	صحابہ کرام اور علماء اسلام کا دشمن جہنم میں	۴۵۶	۳۷	یاب چہارم حصہ تصوف
۲۸	مذاق، غیبت اور طعنہ زنی کا انجام	۴۵۹	۳۸	اسلامی تصوف
۲۹	محصول پونگی لینے والے کا انجام	۴۶۱	۳۹	یہ پر رونق دنیا اور وہ خونناک قبرستان
۳۰	کم تولنے تلپنے والے کا انجام	۴۶۲	۴۰	دنیا میں مسافر بن کر رہو
			۴۱	قافی دنیا خدا سے دور کرنے والی ہے

صفحہ	مضمون	نمبر شمار	صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۵۰۸	آیت کرمیہ کی فضیلت	۴۵۳	۴۸۲	تذکیہ باطن کے دس کام	۴۴۰
۵۰۹	تسبیح و تہلیل	۴۵۴	۴۸۴	استغفار کی اہمیت	۴۴۱
۵۱۱	قرآن مجید کی چند خاص دعائیں	۴۵۵	۴۸۵	روزی کی وسعت ہوگی	۴۴۲
			۴۸۷	سید الاستغفار	۴۴۳
۵۱۳	دنیا اور آخرت کی کامیابی تقویٰ اختیار کرنے میں ہے	۴۵۶	۴۸۸	استغفار کا طریقہ اور فائدے	۴۴۴
۵۱۵	توکل کرنے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ہر مشکل سے نجات ملتی ہے	۴۵۷	۴۹۰	ذکر اللہ اور اس کے آداب اور فضائل	۴۴۵
			۴۹۲	کثرت سے ذکر اللہ کرو	۴۴۶
			۴۹۳	ذکر اللہ کرنے والوں کی رفاقت اختیار کرو	۴۴۷
		۴۵۸		ذکر اللہ کے فائدے	۴۴۸
۵۱۸	صبر و شکر	۴۵۹	۴۹۶	عاجزی اور آہستہ سے ذکر اللہ کرو	۴۴۹
۵۱۹	صبر کرو اور نماز پڑھو	۴۶۰			
۵۲۰	نماز حاجت کے	۴۶۱	۵۰۰	غانلوں سے دور رہو	۴۵۰
۵۲۱	آفات و اموات کے وقت کیا کرے؟ اور فضائل	۴۶۲	۵۰۲	صرف اللہ سے مانگو	۴۵۱
۵۲۵	درود شریف کی اہمیت	۴۶۲	۵۰۳	ذکر اللہ کے مختلف طریقے	۴۵۲
۵۲۸	کامیابی کے دس اصول	۴۶۳		تلاوت قرآن افضل ترین ذکر اللہ ہے	

حرف آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والہد اکبر ولا حول ولا
قوة الا باللہ العلی العظیم اللہم صلّ علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید
اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی
آل ابراہیم انک حمید مجید

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین
ایاک نعبد وایاک نستعین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیہم غیر المنضوب علیہم ولا الضالین آمین

اما بعد!

- ۱۔ اگر آپ مسلمان ہیں۔ تو آپ کو جانا چاہئے کہ اسلام کے عقائد
کیا ہیں۔ تاکہ دل و جان سے ان پر یقین و ایمان رکھیں
- ۲۔ اسلام نے کن باتوں کا سختی کے ساتھ حکم دیا۔ تاکہ ان کی پابندی
کریں۔

۳۰۔ اسلام نے کن باتوں سے سختی کے ساتھ منع کیا تاکہ ان جرائم سے رُک جائیں۔

۳۱۔ اسلام میں تزکیہ نفس کا کیا طریقہ ہے جو انسانیت کی قوتیں فنا کئے بغیر اس میں خود ہی جرائم سے بچنے اللہ کی عبادت کرنے اور ساری مخلوق کا سچا ہمدرد بننے کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔

اگر آپ مندرجہ بالا چار کام کر لیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کے عقائد ایک مسلمان کے عقائد ہیں۔ اور آپ کے اعمال ایک مسلمان کے اعمال ہیں۔ اور آپ اسلامی برادری کے واقعی ایک فرد ہیں۔ اور اگر آپ غیر مسلم ہیں۔ تو بھی اس مختصر کتاب کا مطالعہ کیجئے جس میں اسلامی نظریات و اعمال اور تزکیہ نفس کی ایک فہرست موجود ہے تاکہ آپ دنیا میں مروج تمام ادیان کے ساتھ اسلام کا مقابلہ آسانی سے کر سکیں۔

پھر دیکھئے کہ دوسرے ادیان کے مقابلہ میں اسلام کے نظریات اس قدر یقینی ہیں کہ اگر آپ نے وطن پرستی یا خواہشات نفسانی کی پوجا کرنے کی بجائے ایسے آدمی کی طرح سوچا جو دیانتداری کے ساتھ سچائی کی تلاش کرنے والا ہے۔ تو آپ فوراً دوسرے غلط دین کو ترک کر کے اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

اور آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ اسلام کی عبادات پاکیزگی کا درس دیتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق قائم کرتی ہیں کہ

انسان دکھ سکھ کی ہر حالت میں مطمئن ہو جاتا ہے۔ تجارت و سیاست میں اسلام کی تعلیمات انسان دوستی و پابندی اور بے لوث جذبہ خدمت کی راہ پر چلاتی ہیں۔ اسلام کی اخلاقی تعلیمات انسان کو ظاہر و باطن میں بااخلاق بناتی ہیں۔ علاقائی حدود سے بالاتر ہو کر مخلوق کا سچا بھدر داور سب کے ساتھ شرافت کا سلوک کرنے کا درس دیتی ہیں۔ مگر یہ سب کچھ اس کے لئے ہے کہ جس کے پاس دیانتداروں ہو۔ وہ کان لگا کر سنے اور وہاں موجود رہے۔

اس کتاب کو ہم نے چار ابواب پر تقسیم کر دیا ہے۔ باب اول میں اسلاف عقائد بیان کئے جائیں گے۔ باب ثانی میں اسلامی احکام بیان کئے جائیں گے۔ اور باب ثالث میں ان کبار کو بیان کیا جائے گا جن کو اسلام نے سخت ترین جرم قرار دیا ہے۔ اور جو سچے دل سے توبہ کئے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ اور باب رابع میں اسلام کے طریقہ تزکیہ نفس یعنی تصوف پر بحث ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

محمد منظور الوجیدی لاہور

اسلام و ایمان احسان

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک روز ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ خوب سفید لباس، خوب سیاہ بالوں والا آدمی آیا جس پر سفر کی کوئی علامت نظر نہ آتی تھی۔ اور ہم میں سے کوئی اُسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ آخر وہ حضور اکرم کے پاس بیٹھ گیا۔ اور اُس نے اپنے گھٹنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ دیئے اور کہا اے محمد مجھے اسلام کے متعلق بتائیے!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے "اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور تو نماز قائم کرے، تو زکوٰۃ ادا کرے، اور تو رمضان کے روزے رکھے، اور اگر تجھے اس کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے" اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا:

راوی بتاتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا کہ وہ پوچھتا ہے اور تصدیق کرتا ہے (کوئی مباحثہ وغیرہ نہیں کرتا فوراً ہی مان جاتا ہے)۔ اس نے کہا! مجھے ایمان کے متعلق بتائیے۔ آپ نے فرمایا! ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں اور

اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن ویسی
 قیامت پر ایمان لائے۔ اور بھلی و بُری تقدیر پر ایمان رکھے۔
 (کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے) اُس نے کہا! آپ نے سچ
 فرمایا۔ اُس نے کہا! مجھے احسان کے متعلق بتائیے۔ آپ نے فرمایا!
 احسان یعنی تزکیہ نفس کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی
 عبادت کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہ دیکھے یعنی
 اگر تیری ایسی حالت نہ ہو تو ایسی حالت پیدا کر کہ وہ تجھے دیکھ
 رہا ہے۔ (صحیح مسلم جلد اول کتاب الایمان)

حدیث کے اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ اسلام
 میں کچھ عقائد ہیں۔ جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کچھ اعمال ہیں جو ایماندار
 ہونے کی علامات ہیں اور جن پر عمل کرنے والا مسلم ہے۔ اور قلبی
 گہرائی سے ظاہری سزا کے بغیر ہی نیک بننے کا ایک طریقہ ہے کہ جس
 کو احسان کہا جاتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ اگر انسان دوا کھائے مگر بد پرہیزی کرے تو
 اچھی سے اچھی دوا بھی شفا نہیں بخشتی اسی طرح اسلامی عقائد اور
 اعمال دوزخ سے بچنے اور تمام امراض کا علاج تو یقینی ہیں مگر گناہ
 اور جرائم بد پرہیزی ہے۔ اگر ایک انسان گناہ کی گندگی بھی بدن پر لگائے
 اور اسلامی اعمال کی خوشبو بھی لگاتا جائے تو جو انجام ہوگا وہ سب
 کو معلوم ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ ایسے بڑے جرائم سے بھی متروک رہا جائے
 کہ جو تو بہ کئے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ اور جن کی گندگی شدید ترین
 گندگی ہے۔ ذرا اپنی قمیص پر ایک سیر یا خانہ اور ایک سیر عطر لگا کر
 انجام تو دیکھئے۔

شائد! اتر جائے آپ کے دل میں میری بات!
 آنے والے صفحات میں اسی اجمال کی تفصیل ملاحظہ کیجئے تاکہ
 آپ کے سامنے اسلام کا ایک واضح نقشہ آجائے۔ اور آپ
 کے لئے زندگی کا لاکھ عمل متعین کرنا آسان ہو جائے۔



مسلمان کون ہے



مسلمان کا اجمالی تعارف قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا

گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے آغاز میں فرمایا!

۱۔ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا

رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۗ

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا

أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا نُزِّلَ

مِنْ قَبْلِكَ وَالْآخِرَةَ

هُمْ يُؤْتُونَ ۗ

۲۔ مَنْ الرُّسُولُ بِمَا أُنزِلَ

إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ

أَمِنَ بِالشَّرِّ وَمَلِكَتِي وَكِتَابِي

وَرُسُلِي لَأَفْرَقَ بَيْنَ أَحَدٍ

مِنْ رُسُلِي قُلْ وَاللَّوَأَسْمِعُنَا

وَإِطَعْنَا غُرْفَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ

الْمَصِيرُ

جو کہ ایمان لاتے ہیں بے دیکھی

پھیروں پر اور نماز قائم کرتے ہیں

اور اس سے کہ جو ہم نے انہیں دیا

خرچ کرتے ہیں۔ اور جو اس پر ایمان

لاتے ہیں۔ جو تیری طرف اتارا گیا۔ اور

جو تجھ سے پہلے اتارا گیا۔ اور آخرت

کو وہ یقینی جانتے ہیں۔

رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے

رب کی طرف سے اتارا گیا۔ اور ایمان

والے بھی سب اللہ اور اس کے فرشتوں

اور اسکی کتابوں اور اسکی رسولوں پر ایمان

لائے۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی

کو جدا نہیں کرتے۔ اور کہہ اٹھے کہ ہم نے

سنا اور قبول کیا تیری بخشش مانتے ہیں اے ہمارے

رب اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے

ان آیات کو پڑھئے۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان باتوں پر ایمان رکھے۔

۱۔ جن غیب کی باتوں مثلاً اللہ تعالیٰ، سات آسمان، عرش، کرسی، جنت، دوزخ، فرشتے، قیامت وغیرہ کی خبر جو قرآن و حدیث میں دی گئی ہے۔ ان سب پر ایمان رکھے۔

۲۔ نماز قائم کرے۔

۳۔ زکوٰۃ دے اور اللہ کی راہ میں قربانی کرے۔ اور صدقہ کرے

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اور آپ پر اترنے والی وحی پر ایمان لائے۔

۵۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے انبیاء علیہم السلام اور ان پر اترنے والی وحی پر ایمان رکھے۔

۶۔ اور یہ ایمان رکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی نئی وحی نازل ہوگی۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرے۔

۷۔ قیامت پر یقین رکھے۔

۸۔ فرشتوں پر ایمان لائے۔ کہ وہ واقعی ایک مخلوق ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتابوں پر ایمان لائے۔ کہ پہلے زمانہ

میں صحیفے اور کتابیں اتریں۔ مگر وہ ایک مقررہ زمانہ تک کیلئے تھیں۔ بعد میں لوگوں نے انہیں تبدیل کر دیا۔ قرآن مجید آخری کتاب

ہے جس کا ایک ایک کلمہ اب تک محفوظ ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ اور اسی پر عمل کیا جائے گا۔

۱۰۔ اسلام کے تمام احکامات پر یقین رکھے۔ مگر کچھ اسلام اور کچھ کفر پر ایمان رکھنا کفر ہے۔



اور یہ فیصلہ کر لیجئے کہ آج کے بعد اللہ اور اُس کے رسول کے تمام احکام جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں، ان سب پر ایمان رکھوں گا۔ اور ان سب پر عمل کرتا رہوں گا۔

لیجئے آپ مسلمان ہو گئے۔ اب آپ اسلامی برادری کے ایک فرد ہیں۔ آپ کے اوپر پرانے مسلمان کے درمیان کچھ فرق نہیں۔ آپ بھی مسلمانوں کے اسی طرح بھائی ہیں۔ جیسے کہ قدیم سے قدیم مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

عجم کے جن شہروں کو صحابہ کرام فتح کرتے، وہاں کے عوام کا اسلام اسی طرح قبول کر لیتے۔ کہ وہ کلمہ پڑھ لیں۔ ضروریات دین کا اقرار کر لیں اور مسلمان ہو جائیں۔

اب آپ پر لازم ہے کہ کلمہ طیبہ کا مطلب اور اسلام کے عقائد و اعمال پوری تفصیل سے معلوم کرنا شروع کر دیں تاکہ اسلام پر مکمل طور پر عمل پیرا ہو سکیں۔ آئندہ صفحات آپ کے سامنے اسلام کی ضروری اور مکمل معلومات پیش کر رہے ہیں۔ پڑھتے جائیے اور عمل کرتے جائیے!

اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو راہِ ہدایت پر چلنے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور اس کے غضب و عذاب سے بچنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

باب اول

اسلامی عقائد

خدا موجود اور ہر چیز کا خالق ہے

یہ بلند آسمان جس کے نیچے ان گنت ستارے روشن اور ایک ایسے انتظام کے ساتھ رواں دواں ہیں کہ باہم ٹکراتے نہیں، اور آج تک آسمان میں ٹوٹ پھوٹ نہیں ہوئی۔ یہ فراع زمین جس میں شاہراہیں ہیں مخلوق کی روزی پیدا کرتی اور مرنے والوں کو ایک مقررہ مدت تک اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔

یہ دن رات، سہ ماہی کا بدل بدل کر آنا، کبھی آندھی کبھی پرسکون موسم، کبھی بارش کبھی دھوپ، اور چاند سورج کی حیات بخش روشنی اور ایک مقررہ انداز میں طلوع ہونا، کہ جس کے حساب سے شمسی اور قمری ماہ و سال اور صدیاں بنتی ہیں۔ یہ سمندر جس میں کہیں کھارا اور کہیں شیریں پانی ہے مگر کسی پردے کے بغیر بھی باہم مل کر نہیں رہ جاتے۔ اور پھر زمین سے انسانی خوراک، ہواؤں میں پرندوں کی خوراک، سمندروں میں مچھلیوں کی خوراک، اور اونچے اونچے رنگ برنگ پہاڑ، کہیں سبزہ ہی سبزہ، کہیں خشک پتھر، کہیں شدید سردی اور کہیں شدید گرمی، انسان

کے نئے طرح طرح کے پھل، ایک ہی پانی سے اور ایک ہی زمین سے کہیں انگور، کہیں کھجور، کہیں انار، کہیں زیتون پیدا ہو رہے ہیں۔ کہیں حیرت انگیز طریقہ سے شہد تیار ہو رہا ہے۔ پھر طرح طرح کے حیوانات کہ جن کی آپس میں پہچان ہو سکتی ہے۔ اور معمولی اختلاف ہونے کے باوجود کروڑوں کی تعداد میں ایک ہی جنس کے افراد ہیں۔ پھر یہ اربوں انسان، جن کی شکلیں، زبانیں، اور تمنائیں مختلف ہیں۔ پھر ہر مخلوق پر پھین، جوانی اور بڑھاپے کی آمد اور ایک مقررہ مدت کے بعد موت کی آغوش میں چلے جانا۔ انسان کی یہ دیکھتی آنکھیں، بولتی زبان، سننے کان اور سمجھتا دل و دماغ اور انسان کے لئے جانوروں کے عقول سے اس انداز سے دوڑنے کا لٹا کہ اس پاس کے گوبر پیشاب اور خون کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

فضاؤں میں پرندوں کے تیرنے اور ٹھہرے رہنے کی قوت ملنا، ہواؤں کا وسیع گھیراؤ، متلاطم سمندر اور وسیع کائنات کو دیکھ کر ہر وہ شخص جس میں قلیل ترین، انسانی عقل بھی ہو، یقین کر لیتا ہے کہ اس کائنات رنگ و بو کا پیدا کرنے والا اور مالک خدا موجود ہے۔ اس کے وجود کے بغیر کائنات اور اس میں انجام پانے والے تمام کام اس نظم کے ساتھ ہرگز پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے بلکہ جس یکسانیت اور ایک ہی مقررہ انداز پر طویل زمانہ سے یہ تمام جانداروں کی پیدائش، حوادث کا ظہور، سیاروں کی رفتار اور سشمس و قمر کا طلوع و غروب

جاری ہے۔ یہ صرف ایک اور ایک ہی خدا کی قدرت کی کار فرمائی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو ایک ہی انداز اور ایک ہی اسلوب پر ہر حادثہ کا جاری رہنا ناممکن ہوتا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر کام صدیوں سے ایک ہی انداز پر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ **وَلَسَنُتَجِدُ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا** اور تو اللہ کے طریقہ میں ہرگز تبدیلی نہ پائے گا!

قرآن مجید نے وجود باری تعالیٰ کو کئی مثالوں سے سمجھایا اور وضاحت کے کئی انداز اختیار کئے۔ آیات ملاحظہ کرتے جائیے اور اگر آپ کے دل میں کچھ بھی عقل اور انصاف ہوا تو تسلیم بھی کرتے جائیے گا!

زمین و آسمان کی پیدائش | **أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى**
السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ

كَيْفَ بَيْنَهُمَا وَزَيْنُهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُجٍ قَبِيحٍ

و کیا پس انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا۔ کہ ہم نے اسے کیونکر بنایا۔ اور ہم نے اس کو زینت دی۔ اور نہیں واسطے اس کے کوئی شکاف۔ (اس میں کوئی شکاف نہیں)

وَالْأَرْضُ مِمَّا مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ
وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ بَرِيحٍ ۗ ق ۱۰۰

اور ہم نے زمین کو پھیلا یا۔ اور ہم نے اس میں پہاڑ ڈالے۔ اور ہم

نے اس میں ہر ایک قسم بارونق اگائی۔ **خَلَقَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ** اس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر

شَرُونَهَا وَأَلْقَى فِيهَا
 الْبِلَاقِدَ فِيهَا وَمَا يَكْفُرُ
 لَكُمْ فِيهَا مِنْ شَيْءٍ وَلَا يَنْفَعُ
 فِيهَا مِنْكُمْ وَإِنَّكُمْ لَفِي
 ذَلَلٍ مِمَّنْ تَقُولُونَ

پیدا کیا کہن، دیکھتے ہو ان کو، اور زمین
 میں پہاڑ ڈالے، ایسا نہ ہو کہ تمہارے
 ساتھ بل جائے۔ اور اس میں ہر طرح
 کے جانور پھیلائے۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالشَّمْسِ
 وَالْقَمَرِ لَآيَاتٍ لِّمَنْ يَعْقِلُ
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا
 سَوَاءٌ لَّهُمْ مَا نُنزِلُ مِنَ
 السَّمَاءِ مَاءً طَهُرًا
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا
 سَوَاءٌ لَّهُمْ مَا نُنزِلُ مِنَ
 السَّمَاءِ مَاءً طَهُرًا

ان میں خلیق السموات و الارض
 میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے
 میں اور کشتیوں میں جو لوگوں کے کام کی
 چیزیں دریا میں لے کر چلتی ہیں اور پانی
 میں جس کو اللہ نے آسمان سے اتارا
 پھر اس سے زمین کو اسکی موت کے بعد
 زندہ کیا۔ اور اس میں سب قسم کے
 جانور پھیلائے۔ اور ہواؤں کے بدلنے
 میں اور بادل میں جو کہ آسمان اور زمین
 کے درمیان اس کے حکم کا تابعدار ہے
 ان سب چیزوں میں عقلمندوں
 کے لئے نشانیاں ہیں،

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ
 الْأَرْضَ ذُلُولًا فَامْشُوا فِيهَا
 وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَلَا يَذُرْ
 عَلَيْكُمْ مِنْهُ حِسَابًا يَوْمَ الْقِيَامِ
 وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الْبُلُوكَ
 فِي الْبُلْغِ لِتَكُنَ فِيهَا
 مَنَاجِدٌ لِّكُمْ فِي الْبُلْغِ
 وَلِكُلِّ قَوْمٍ مَنَاجِدٌ

وہی ہے جس نے تمہارے آگے زمین
 کو پست کیا۔ اب اس کے کندھوں پر چلو
 پھر اور کھاؤ کچھ اسکی وہی ہوئی روزی،

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي بَدَأَ خَلْقَ الْبَشَرِ مِنْ طِينٍ
 خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ۚ (الاعراف - ۵۴) میں -

سورج چاند اور دن رات
 إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ
 وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ

وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْرِيْرٌ لِّرَبِّكَ ۚ
 بے شک اللہ صبح کی روشنی کا اور اس نے
 رات بنائی آرام کو اور سورج اور چاند حساب کے لئے، یہ اندازہ رکھا
 ہوا ہے۔ زور اور اور خبردار کا۔

أَكْمَرْتَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ
 مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ
 سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِا
 دَلِيلًا ۚ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا
 يَسِيرًا ۚ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ
 لَكُمْ اللَّيْلَ يَنَاسًا وَالنَّوْمَ
 سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشْرًا ۚ
 (الفرقان ۳۵، ۳۶، ۳۷) میں -

یوں لیل فی النہار
 و یوج النہار فی اللیل
 رات گھساتا ہے دن میں اور دن
 گھساتا ہے رات میں اور کام میں

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِمَا دَرَبْنَا لَكَ وَالسُّورَةَ وَالْقَمَرَ لِمَا دَرَبْنَا لَكَ
 كُلُّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسْتَقَرٌّ ۖ وَهُوَ مُقَرَّرٌ وَعَدَّةٌ تَمَّكَ، يَه
 ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ
 لَهُ الْمُلْكُ ط (الفاطر ۱۳) بادشاہی ہے۔

وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ ۖ وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ ۖ وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ ۖ وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ ۖ
 نَسَخَ مِنْهَا النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّنْتَلِبُونَ ۖ (اليسين ۳۷) اور ایک نشانی ہے ان کے لئے
 واسطے رات کھینچ لیتے ہیں ہم اس پر
 وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ ۖ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ ۖ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ ۖ
 لَهَا ط ذَلِكَ تَقْدِيرُ رَبِّكَ ۖ رَسْمٌ يَرِيهَ سَادِحًا ط فَتَدْرُجُ حَكْمُ كَيْفَ
 الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (اليسين ۳۸) ہے اس زبردست بانجھرنے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَا ۖ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَا ۖ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَا ۖ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَا ۖ
 مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ ۖ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ ۖ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ ۖ
 الْقَدِيمِ (اليسين ۳۹) ٹھنی پرانی۔

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا ۖ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا ۖ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا ۖ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا ۖ
 أَنْ تَنْدُرِكَ الْقَمَرُ ۖ كَوْنًا ۖ كَوْنًا ۖ كَوْنًا ۖ كَوْنًا ۖ كَوْنًا ۖ كَوْنًا ۖ كَوْنًا ۖ كَوْنًا ۖ
 لَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۖ لَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۖ لَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۖ لَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۖ
 وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۖ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۖ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۖ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۖ
 (اليسين ۴۰)

سمندر اور اسکے عجائبات

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ
الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ
فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ
أَجَابٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا
بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّجْرًا

اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے
چلائے دو دریا۔ یہ میٹھا ہے پیاس
بجھانے والا، اور یہ کھارا ہے کڑوا۔
اور رکھایا ان دونوں کے درمیان پروا
اور آڑ روکی ہوئی۔

والفرقان (۵۴)

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ
هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا
مِلْحٌ أجاجٌ وَمِنْ كُلِّ
تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا
تَسْتَخْرِجُونَ حَلِيَّةً تَلْبَسُونَهَا
وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَازِيرٌ
لِتَبْتَغُوا مِنْ فُضْلِهِ

اور برابر نہیں دو دریا، یہ میٹھا ہے
ہذا عذیب فیرات پیاس بجھاتا ہے خوشگوار، اور یہ
سائغ شرابہ و ہذا کھارا کڑوا۔ اور دونوں میں سے کھاتے
ملح اجاج، و من کل
تاکلون لحمًا طریاً (زیورات) جس کو پہنتے ہو، اور تو دیکھے
تستخرجون حلیة تلبسونها جہازوں کو اس میں کہ چلتے ہیں پانی کو بھاڑتے
وتری الفلک فیہ موازیر تاکہ تلاش کرو اس کے فضل سے
لتبتغوا من فضلہ اور تاکہ تم حق مانو۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (الفاطر ۱۲)

بادلوں کی آمد

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَخَرَجْنَا
بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ أَبْيَضٌ
وَوَحْشٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا
وَعَرَابٌ سَوَّادٌ فَالطَّرِيقُ

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اتارا
سے پانی۔ پھر ہم نے نکالے
سے میوے طرح طرح کے ان
کے رنگ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں ہیں
سفید اور سرخ طرح طرح کے ان کے
رنگ اور بھونگے گالے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزِيلُ
السَّحَابَ ثُمَّ يُؤْتِي بَيْنَهُ
ثُمَّ يُجْعَلُ رُكَّامًا فَتُرى
الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَابٍ
وَيُنزَلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ
فِيهَا مِنْ مَّاءٍ مُّسَبِّبٍ بِهِ
مَنْ يُشَاءُ وَيُضِرُّهُ مَنْ
عَنِ مَنْ يُشَاءُ لِيَكَادُ سَنَابُرُهُ
بِيَدِهِ بِالْأَبْصَارِ

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہانک
لاتا ہے بادل کو۔ پھر ان کو بلا دیتا ہے۔
پھر ان کو رکھتا ہے تہ برتہ، پھر تو دیکھے
میلنہ نکالتا ہے۔ اس کے بیچ سے
اور آسمان سے اتارتا ہے۔ اس میں
جو پہاڑ ہیں اُلوں کے پھر وہ ڈالتا
ہے جس پر چاہے۔ اور بچا دیتا
ہے جس سے چاہے۔ ابھی اس کی
بجلی کی کوند انکسوں کو لے جائے۔ اللہ
بدلتا ہے رات اور دن کو۔ اس میں

دھیان کرنے کی جگہ ہے آنکھ والوں کے لئے ۔

پھل اور غلے

أَكْمَرْتَدْرَانِ اللّٰهِ
 أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ
 مَاءً فَسَلَكَ سُبُلًا بِئْسَ فِي
 الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ
 زُرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ
 ثُمَّ يَهْبِيجُ فَتَخْرُجُ مِنْهَا
 حَبًّا مِنْهَا حَبًّا مِنْهَا حَبًّا
 ذَلِكُمْ لِكُلِّ رُؤْيٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ
 اس میں نصیحت ہے عقلمندوں
 کے واسطے ۔

(الذمر ۲۱)

وَفِي الْأَرْضِ قِطْعٌ
 مُّتَجَوِّزَاتٌ وَجَنَّتْ مِنْ
 أَعْنَابٍ وَزُرْعٌ وَنَخِيلٌ
 صِنَوَانٌ وَغَيْرِ صِنَوَانٍ
 يَسْقَى بِيَاءٍ وَاحِدٍ تَقْوٍ
 نَفْصِلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ
 فِي الْأَكْلِ إِنَّ فِي ذَلِكَ

اور زمین میں کھیت ہیں مختلف
 ایک دوسرے سے متصل، اور باغ
 انگور کے اور کھیتیاں ہیں، اور کھجور
 ہیں۔ ایک کی جڑ دوسری سے ملی ہوئی
 اور بعض بن ملی، ان کو پانی بھی ایک
 ہی دیا جاتا ہے۔ اور ہم ہیں کہ بڑھاوے
 ہیں ان میں ایک کو ایک سے میووں

لَا يَتَّبِعُونَ لِقَوْمٍ لِّعَقْلُونَ ۝ ان چیزوں میں نشانیوں میں ان کو جو غور کرتے ہیں۔

(الرعد - ۴)

وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتٍ كُلِّ نَبِيٍّ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَبِثًا مِمَّا كَفَرُوا وَتَلَّهِمْ مِنْهَا لَبًا لَدُنَّ يَوْمًا هَٰذَا وَمِنْهَا نُخْرِجُ مِنْهَا حَبًّا مَاتَرَ كَبُورًا وَنُفِثَ مِنْهَا طَائِفًا مُّتَمِّتًا وَمِنْهَا نَخْرِجُ مِنْهَا حَبًّا مَاتَرَ كَبُورًا وَنُفِثَ مِنْهَا طَائِفًا مُّتَمِّتًا وَمِنْهَا نَخْرِجُ مِنْهَا حَبًّا مَاتَرَ كَبُورًا وَنُفِثَ مِنْهَا طَائِفًا مُّتَمِّتًا

اور اسی نے آسمان سے پانی، پھر نکالی ہم نے اس سے اگنے والی ہر چیز، پھر نکالی اس میں سے سبز کھیتی، جس سے ہم نکالتے ہیں دانے ایک پر ایک چڑھا ہوا۔ اور کھجور کے گاہے میں سے پھل کے گچھے جھکے ہوئے۔ اور باغ انگور کے اور زیتون کے اور انار کے آپس میں ملتے ملتے اور جدا جدا بھی۔ دیکھو ہر ایک درخت کے پھل کو۔ جب وہ پھل لاتا ہے اور اس کے پکنے کو۔ ان چیزوں میں نشانیوں میں۔ ایمان والوں کے لئے۔

(الانعام - ۱۰۰)

جانداروں کی پیدائش

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ أَوْ شَيْءٍ مِّنْهَا لِيُخْبِرَ بِهِ أُولِي الْأَلْبَابِ وَأُولِي الْأَعْيُنِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

2150

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ
 مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ
 شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا
 إِنَّ أَكْرَمَكُمْ
 عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ
 إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (الحجرات ۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد
 اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور
 تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ
 آپس کی پہچان کر لو۔ بے شک اللہ
 کے یہاں اُس کی بڑی عزت
 ہے جسکو ادب بڑا ہو۔ اللہ سب کچھ جانتا
 ہے خبردار۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ
 صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۖ

بنایا آدمی کو کھنکھاتی مٹی سے
 جیسے ٹھیکرا۔

(الرحمن ۱۴)

خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۖ
 عَلَيْهِ الْبَيَانُ (الرحمن ۳۲)
 أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ
 عَيْنَيْنِ ۖ وَلِسَانًا
 وَشَفَتَيْنِ ۖ (البلدہ ۸-۹)
 وَصَوْرًا كَمِ
 نَا حَسَنٍ صُورًا كَمِ
 (المومن - ۶۴)

پیدا کیا انسان کو۔ پھر سکھایا
 اُس کو بات کرنا۔
 بھلا ہم نے نہیں دیں اُس کو
 دو آنکھیں۔ اور زبان اور
 دو ہونٹ۔
 اور صورت بنائی تمہاری،
 تو اچھی بنائیں تمہاری
 صورتیں۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ

اللہ ہے جس نے بنایا تم کو

مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ
 مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً
 ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ
 قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً
 يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ
 الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ (الروم: ۵۷)

اور اللہ نے تم کو بنایا مٹی سے،
 پھر یونہی پانی سے۔ پھر بنایا تم
 کو جوڑے جوڑے، اور اس کے
 علم کے بغیر نہ کسی مادہ کو پیٹ رہنا
 ہے۔ اور نہ وہ بنتی ہے۔ اور نہ عمر
 پاتا ہے کوئی بڑی عمر والا۔ اور
 نہ ہی گھٹتی ہے کسی کی عمر، مگر
 لکھا ہے کتاب میں، بیشک یہ
 اللہ پر آسان ہے۔

مَنْ خَلَقَكُمْ فَلَوْلَا
 تَسَدُّ قُرُونَهُ أَفْرَعِيْتُمْ
 مَا تَتَّبَعُونَ عَنْ أَنْتُمْ
 تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَخْنَسُ مِنْ

ہم نے تم کو بنایا پھر کیوں نہیں
 سچ مانتے، بھلا دیکھو کہ جو پانی
 تم ٹپکاتے ہو اب تم اس کو بناتے
 ہو، یا ہم ہیں بنائے والے؟ ہم

الْحَالِقُونَ هُنَّ تَدْرِنَا مٹھرا چکے تم میں مرزا موت مندر کر
 بَيْنَكُمْ الْمَوْتِ وَ مَا چکے، اور ہم عاجز نہیں اس بات
 نَحْنُ بِسَبُوقَيْنِ سے کہ بدلے میں لے آئیں تمہاری
 عَلَى أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ طرح کے لوگ۔ اور اٹھا کھڑا
 وَ نُنشِئُكُمْ فِي مَا لَا کریں تم کو وہاں جہاں تم
 تَعْلَمُونَ نہیں جانتے۔

(الواقعه ۵۷ تا ۶۱)

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ
 مِنْ بَطُونَ أُمَّتِكُمْ
 لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ
 لَكُمْ السَّبْعَ وَالْأَبْصَارَ
 وَالْأَنْفِئَةَ لَعَلَّكُمْ
 تَشْكُرُونَ (النحل . ۷۸)

اور اللہ نے تم کو نکالا، تمہاری
 ماں کے پیٹ سے، نہ جانتے
 تھے تم کسی چیز کو، اور
 ویسے تم کو کان اور آنکھیں
 اور رول، تاکہ تم احسان
 مانو۔

فضا میں پرندے

أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ
 مَسْحَرَاتٍ فِي حَبْرِ السَّمَاوَاتِ
 مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ
 إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

کیا نہیں دیکھے اڑتے جانور
 حکم کے باندھے ہوئے، آسمان
 کی ہوا میں، کوئی نہیں تھام رہا
 ان کو سوائے اللہ کے، اس

لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین لاتے ہیں۔

النحل - ۷۹

أَوْ بَرِّئُوا إِلَى

اور کیا نہیں دیکھتے ہو

الطَّيْرِ فَزَقَهُمُ

اڑتے جانوروں کو اپنے اوپر

صَفَّتْ وَ يُقْبِضْنَ ط ۝

پر کھولے ہوئے، اور پر چسکتے

مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا أَلْمَتُّنَّ ط ۝

ان کوئی نہیں تھام

إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّبْصِرٌ ۝

رہا رحمن کے سوا، اس کی نگاہ

میں ہے ہر چیز۔

الملك - ۱۹

شہد اور اسکی مکھی

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ

اور حکم دیا تیرے رب نے

أَنِ اتَّخِذِي مِمَّنْ

شہد کی مکھی کو، کہ بنالے پہاڑ

الْجِبَالِ بَيْوتًا وَمِمَّنْ

میں گھر۔ اور درختوں میں جہاں

الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ

ٹپٹیاں باندھتے ہیں۔ پھر کھا

ثُمَّ مَكِّي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ

ہر طرح کے میووں سے، پھر

فَأَسْكِنِي سُبُلَ رَبِّكَ

چل اپنے رب کی راہوں میں

ذُلَّالًا يُخْرِجُ مِنْ بَطُونِهِنَّ

پڑی ہیں۔ نکلتی ہے اس کے

شَرَابًا مُخْتَلَفًا أَلْوَانُهُ

پیتے کی چیز جس کے

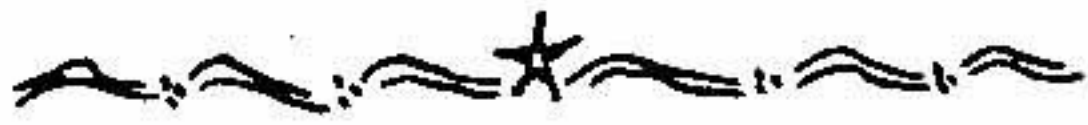
فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ط ۝

مختلف رنگ ہیں۔ اس میں لوگوں

فِي ذِيكَ آيَةٌ لِّقَوْمٍ كَلِمَةٌ شَقِيحَةٌ. اس میں نشانی
يَتَفَكَّرُونَ ۝ (النمل ۶۸-۶۹) ہے اُن لوگوں کیلئے جو وہ بیان دیتے ہیں۔

دودھ اور گوشت

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً لِّمَنِ جَاءَ مِنْكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ
لَعِبْرَةً لِّمَنِ جَاءَ مِنْكُمْ مِمَّا كَرِهْتُمْ بِاتِّسَابٍ - پانے میں
فِي بَطُونِيهَا وَ لَكُمْ فِيهَا بَهْمٌ تَمُّ كَوَانِ كَيْسِطِ كِي پَيْرِ
مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا اور تمہارے لئے اُن میں بہت
تَأْكُلُونَ ۝ وَ عَلَيْهَا وَ نَادِرَةٌ هِيَ - اور بعضوں کو کھاتے
عَلَى النَّارِ كَتَبَلُونَ ۝ ہو اور اُن پر اور کشتیوں پر
(المومنہ ۲۱-۲۲) لہے پھرتے ہو۔



اللہ ایک ہے

قرآن مجید نے واضح الفاظ میں فرمایا :-

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ كَمَا دُوِّدُ اللَّهُ أَحَدٌ ۝

راخلاصہ ۱۱

إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ صَفَت ۝ بے شک تمہارا معبود ایک ہے
فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝ رَعْد ۝ ۱۹
اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں

وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا
اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝
اور اللہ کے بغیر کوئی معبود
نہیں، ایک زبردست

ر ص - ۶۵

وَاللَّهُمُّ السُّوَاحِدُ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ
الرَّحِيمُ ۝ بَقَرَه - ۱۶۳
لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ
إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا
ر الانبیاء - ۲۲

اور تم سب کا معبود ایک ہی
معبود ہے۔ اس کے بغیر کوئی معبود
نہیں بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا
اگر ان دونوں آسمان و زمین
میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود
ہوتا تو دونوں خراب و برباد
ہو جاتے۔

مُخْلِصَةٌ

اللہ ایک ہے اللہ رَحْمَنٌ وَرَحِيمٌ ہے۔ ایک اللہ کے سوا کائنات میں دوسرے خدا کا وجود ناممکن ہے۔ اگر دو خدا ہوتے تو کائنات تباہ ہو جاتی۔ اس لئے کہ خدا وہ ہے جو مالک و مختار ہو۔ کسی کا محتاج اور غلام نہ ہو۔ جب دو خدا ہوتے اور دونوں ہی کسی کے محتاج نہ ہوتے۔ دونوں پر قدرت کے مالک ہوتے۔ تو مخلوق کے بارے میں اختلاف کی صورت میں ہر خدا اپنا حکم نافذ کرتا۔ ایک خدا کہتا کہ میں دنیا کو مزید آباد کروں گا۔ دوسرا خدا کہتا کہ میں دنیا کے فلاں حصے کو یا ساری دنیا کو برباد کرتا ہوں۔ دونوں اپنے اپنے اختیارات استعمال کرتے۔ اور کائنات برباد ہو جاتی۔ مگر کائنات ایسے منظم انداز پر چل رہی ہے جیسے کہ ایک فرد کی پالیسی ہی ہمیشہ کار فرما ہو۔ اور اگر ایک خدا دوسرے کی قدرت کے سامنے شکست کھا جائے تو شکست کھانے والا خدا نہیں۔ باقی رہا ایک۔ چنانچہ اللہ ایک ہے۔

اللہ کی اولاد نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۝ إِنَّ اللَّهَ
 آ لَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ لَمْ يُولَدْ ۝ إِنَّ اللَّهَ
 وَلَمْ يُولَدْ ۝ کسی کو جنما، اور نہ وہ کسی سے

لَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا جَنًّا، اور نہیں اُس کے جوڑ
 أَحَدًا (الاخلاص) کا کوئی۔

خلاصہ

اللہ ایک ہے، اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں، اور ساری
 مخلوق اللہ کی محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اولاد نہیں، اور نہ
 وہ خود کسی کی اولاد ہے۔ اور اُس کے مقابل کی کوئی ہستی یا
 بیوی بھی نہیں۔

ہر چیز کا پیدا کرنے والا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا !

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَ
 هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
 (النعام - ۱۰۲)

اور اُس نے ہر چیز پیدا
 کی، اور وہ ہر چیز کی خبر رکھتا
 ہے۔

آسمان و زمین

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ
 سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَ مِنْ
 اللہ سے جس نے بنائے
 سات آسمان اور زمین بھی

الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ (رُطَاقٌ - ۱۲) اتنی ہی -
 الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طَبَاقًا (رُطَاقٌ - ۱۲) جس نے بنائے سات آسمان
 وَ اللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا (نُوحٍ - ۲۰) زمین کو بچھونا بنایا -
 وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا (رُحْمًا - ۱۸) اور آسمان کو اونچا کیا -
 وَالْأَرْضَ وَشَعَرَهَا (رُحْمًا - ۱۰) اور زمین کو مخلوق و لوگوں کے
 لِلَّهِ نَامٍ (رُحْمًا - ۱۰) چلنے پھرنے کے لئے بچھایا -
 اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ (رُحْمًا - ۱۰) اللہ وہ ہے جس نے آسمان
 بَلَدٍ كَعَمَدٍ (رُحْمًا - ۱۰) بلند کئے بغیر ستونوں کے، دیکھتے
 سَرَوْنَهَا (رُحْمًا - ۱۰) ہو -
 اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ (سُجُودٌ - ۳) اللہ ہے جس نے بنائے
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ (سُجُودٌ - ۳) آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے
 بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ (سُجُودٌ - ۳) بیچ میں ہے۔ چھ دن میں -
 بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (رُحْمًا - ۱۰) نیا پیدا کرنے والا آسمان
 وَالْأَرْضِ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (رُحْمًا - ۱۰) اور زمین کا، اور جب کسی کام کو
 كُنْ فَيَكُونُ (رُحْمًا - ۱۰) حکم کرتا ہے تو یہی فرماتا ہے اس کو
 كُنْ فَيَكُونُ (رُحْمًا - ۱۰) کہ ہو جا، پس وہ ہو جاتا ہے۔

سورج چاند ستارے

اِنَّ زَيْنًا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بے شک ہم نے آسمان دنیا کو
بِزَيْنَةٍ الْكَوَاكِبِ (صفت - ۶) زینت دی۔ زینت کیسا تھو کہ ستارے
وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِمْ اور چاند کو کیا ان میں روشنی
نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ اور سورج کو کیا چراغ۔
سِرَاجًا (روح - ۱۶)

دن رات

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَ
النَّهَارَ آيَاتٍ لِّمَنْ
أَبْصَرَ وَجَعَلْنَا
آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرًا
لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَتَعْلَمُوا عَدَدَ
السَّنِينَ وَالْحِسابَ (بنی اسرائیل - ۱۲)

اور اس کا کام ہے
بدلنا دن اور رات کا۔

وَلَمْ يَخْتَلَفْ
اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ط

(مومنون - ۸۰)

خلاصہ

آسمان زمین اور ان سب میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ نے چھ روز میں پیدا کیا۔ آسمان بلند کیا۔ زمین نیچے بچھا دی۔ ہر پیر اللہ نے پیدا کی۔ آسمان ستونوں کے بغیر قائم رکھا۔ اور عرش بھی پیدا کیا۔ ستارے سورج اور چاند پیدا کئے۔ پیدا کرتے وقت وہ مزدوروں کا محتاج نہیں۔ بس یہ فرما دے کہ ہو جا۔ تو وہ ہو جاتی ہے۔ دن روشن اور رات اندھیری بنا دی۔ تاکہ دن کو زندگی متحرک ہو اور رات کو آرام اور عبادت کریں۔ دن رات اس انداز سے پیدا کئے کہ ہفتے مہینے سال اور صدی کا حساب بھی لگایا جاسکے۔

انسان کی پیدائش

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ط کے اس کی عزت بڑی ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ (رحمن - ۱۴)
 انسان کو پیدا کیا کھنکھاتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (رحمن - ۴۱، ۴۲) بات کرنا سکھایا۔
 هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الْبِرِّ هُمْ كَمَا يَكُونُ شَيْئًا مَّا ذُكِّرُوا ۝ (الذکر کوئی چیز نہ تھا۔ جس کا ذکر کیا جاتا۔
 نَلَيْظِي الْإِنْسَانَ مِمَّا خَلَقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ يُخْرَجُ مِنَ الْبَيْنِ ۝ (طارق - ۵ تا ۷)
 اب انسان دیکھ لے کہ وہ کس سے پیدا ہوا۔ اچھلتے ہوئے پانی رمنی سے پیدا ہوا جو پیٹھ کے بیچ سے اور چھاتی کے بیچ سے نکلتا ہے۔

أَلَمْ نَجْعَلْ لَكَ عَيْنَيْنِ ۝ (بلد - ۸) دو آنکھیں نہیں بنائیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ۔
 هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمِمَّا تَخْتَفَتَانِ ۝ وہی ہے جس نے تم کو خاک سے پیدا کیا پھر پانی کی بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے، پھر تم کو نکالتا ہے بچہ، پھر جب تک کہ

لَتَبْلُغُوا أَشَدَّ كُرْمٍ ^{پہنچو اپنے زور کو، پھر جب تک کہ}
 ثُمَّ لَتَكُونُوا شُيُوخًا ^{ہو جاؤ بوڑھے۔ اور تم میں کوئی}
 مِنْكُمْ مَنْ يَتَوَقَّى مِنْ قَبْلِ ^{ایسا ہے کہ اس سے پہلے مَر جاتا}

رمون - ۶۷

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ ^{اور تمہاری صورت بنائی تو اچھی}

صَوَّرَكُمْ ^{رمون - ۶۸} ^{بنائیں صورتیں تمہاری۔}

ثُمَّ إِنَّكُمْ لَعُودٌ ^{پھر تم اس کے بعد مرو}
 ذَلِكُمْ لَمَلِيئُونَ ^{گے۔ پھر تم قیامت کے دن}
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ ^{اٹھائے جاؤ گے۔}

تَبَعْتُونَ ^{رمون - ۶۹}

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ ^{وہی تمہارا نقشہ بناتا ہے ارحام}
 فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ^{وہاں کے پیٹ میں جیسے چاہتا ہے}
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ^{اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ غالب}
 الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ^{رمون - ۷۰} ^{حکمت والا ہے۔}

خلاصہ

اللہ تعالیٰ نے انسان یعنی مرد و عورت کو پیدا کیا۔ اسے بولنے
 کی طاقت بخشی سماعت اور دیکھنے کی قوت دی۔ اچھی شکل عطا
 کی۔ بچپن جوانی اور بڑھاپا دیا۔ البتہ بعض کو پہلے ہی موت دی۔

يُخْرِجُ مِنْ خِلَالِهِ^۱ سے مینہ نکلتا ہے۔ اور آسمان
 وَيَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ^۲ سے آتا ہے اس میں جو پہاڑ
 مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ^۳ میں اولوں کے۔ پھر وہ ڈالتا ہے
 فَيَسِيلُ فِيهَا مِنْ حَسٍّ^۴ جس پر پاتا ہے۔ اور بچا
 لَشَاءٍ^۵ وَيَسْرِ فَرَسًا^۶ دیتا ہے جس سے چاہے۔
 لَشَاءٍ عَطِيطًا يُكَادِرُ سَنًا^۷ قَرِيبًا^۸ قَرِيبًا^۹ قَرِيبًا^{۱۰} قَرِيبًا^{۱۱} قَرِيبًا^{۱۲}
 يَذُوبُ بِالْأَبْصَارِ^{۱۳} آنکھوں کو لے جائے۔

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ^{۱۴} اور وہی ہے جس نے بلے
 الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ^{۱۵} ہوئے دو دریا چلائے۔ یہ میٹھا
 فَارَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ^{۱۶} ہے پیاس بجھانے والا۔ اور
 أَجَاجٌ^{۱۷} وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا^{۱۸} یہ کھار ہے کڑوا۔ اور ان دونوں
 وَجَبْرًا^{۱۹} أَمْحُجُونَ^{۲۰} ۵
 (نور۔ ۲۳) (فرقان۔ ۵۳) روکی ہوئی۔

روزی دینے والا

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ^۱ اللہ جس کا رزق چاہے
 لِمَنْ يَشَاءُ^۲ وَيَقْدِرُ^۳ کشادہ کرتا ہے۔ اور تنگ
 کرتا ہے۔ (الرعد۔ ۲۶)

وَمَا مِنْ^۱ وَآبَةٍ^۲ اور کوئی نہیں چلنے والا زمین پر

فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَىٰ اللَّهِ مَكْرَهُهُ لَوْلَا دَعْوَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّيْسَ لَكَ مِنَ الْأَعْيَانِ عِلْمٌ بِمَا يُكْتَبُ ۖ وَإِنَّ لَكَ لَأَعْيُنًا عَالِمَةً ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ أَعْيُنُهُمْ كَالضَّلَاطِلِ فِي السَّمَاءِ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا وَهُم ضَالِّينَ ۚ لِيُذِيقَهُمْ شَذَابَ الْكُفْرِ الَّذِي كَانُوا مُنْكَرِينَ ۚ

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ۙ ذُو الْقُدْرَةِ الْمُنِيْنُ ۙ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۙ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ ۙ

ذریت - ۵۸

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ يُطِيبُ ۖ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ لَكُمْ مَاءً لَّيْسَ بِسَعْتٍ لَّكُم بِهِ الْكَافِرُونَ ۚ

وَاللَّيْلُ وَالنَّجْمُ وَالْأَنْجَابُ وَمِنْ زَيْتُونَ أَوْ كُجُورِي ۚ وَأَوْرَانُجُورُ ۚ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ لَكُمْ مَاءً لَّيْسَ بِسَعْتٍ لَّكُم بِهِ الْكَافِرُونَ ۚ

لَا يَأْتِيهِمْ لِقَاءُ رَبِّهِمْ إِلَّا فِي ذَلِكُمْ يَخْبُؤْنَ ۚ

ذریت - ۱۱ - ۱۰

غور کرتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ يُطِيبُ ۖ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ لَكُمْ مَاءً لَّيْسَ بِسَعْتٍ لَّكُم بِهِ الْكَافِرُونَ ۚ

لَا يَأْتِيهِمْ لِقَاءُ رَبِّهِمْ إِلَّا فِي ذَلِكُمْ يَخْبُؤْنَ ۚ

تَلْبَسُوا نَهَاجَ وَتَرَى الْفَلَكَ ۝ ا سے پہنتے ہو۔ اور تو کشتیوں کو
 مَوَاحِرًا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ وَكَيْفًا هِيَ جَلْتِي هِيَ اس میں
 فَضِيلًا وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ پانی پھاڑ کر اور اس لئے اس کے فضل
 (نحل - ۱۲)

وَإِنَّ كُفْرًا فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ لِيَوْمٍ هُوَ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ النَّارِ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝
 نَسْفِيَكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِمْ مِنْ عِذَابٍ عَمِيقٍ ۝ ہم تمہیں ان کے
 لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ کثیر سے چیز پلاتے ہیں۔ اور ان
 وَ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝
 ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو بعضوں کو اور ان پر اور کشتیوں پر لہرے پھرتے ہو۔
 (مومن - ۲۲)

وَإِنَّ كُفْرًا فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ لِيَوْمٍ هُوَ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ النَّارِ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝
 لَعِبْرَةٌ ۝ نَسْفِيَكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِمْ مِنْ عِذَابٍ عَمِيقٍ ۝ میں عبرت ہے جو ان کے پیٹوں میں
 بُطُونِهِمْ مِنْ عِذَابٍ عَمِيقٍ ۝ ہے۔ گو برا اور خون کے درمیان سے ہم
 وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝ پینے والوں کے لئے خالص آسانی سے حلق
 (النحل - ۶۶)

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝ اور آسمان میں ہے تمہاری
 رزقی۔ اور جو تم سے وعدہ کیا گیا۔
 (زمر - ۲۲)

معبود



قرآن مجید میں سب سے پہلا حکم یہی دیا گیا ہے کہ صرف اللہ
تعالیٰ کی ہی عبادت کرو! فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا
رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ
وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
جَعَلْنَا الْأَرْضَ
قَرَارًا لَكُمْ وَالسَّمَاءَ
بِنَاءً عَمَدًا أَنْزَلْنَا
مِنْ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَخْرَجْنَا بِهِ
شَيْءًا لَكُمْ مِنْ
تَحْتِهَا أَنْتُمْ
تَجْعَلُونَ

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت
کرو جس نے تم کو اور ان کو جو
پہلے تھے پیدا کیا تاکہ تم
سے پہلے تمہارے لئے زمین
کو بچھو نا اور آسمان کو چھت بنایا
اور آسمان سے پانی اتارا پس اس
کے ذریعے تمہاری روزی کے لئے
چھل سے اللہ کے شریک
نہ بناؤ اور تم جانتے بھی ہو کہ وہ
لاشریک ہے۔

(البقرہ - ۲۲)

ہر نبی اور رسول نے اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا!

حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا :-
لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ
بِإِسْلَامِهِمْ نُوْحًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ
بِإِسْلَامِهِمْ نُوْحًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ

قَوْمِهِ فَقَالَ يُقَوْمِ
 اَعْبُدُوا لِلّٰهِ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهِ غَيْرِ
 كِي طرف بھجا۔ پس اُس نے کہا
 اے میری قوم! اللہ کی عبادت
 کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

(اعراف - ۵۹)

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کے سوا دوسروں کی
 عبادت کرنے پر ناراض ہو کر فرمایا!

قَالَ اَفَتَعْبُدُونَ
 اِلٰهَ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّ
 لَا يَضُرُّكُمْ شَيْئًا
 کہا! کیا پھر تم اللہ کے سوا کی
 عبادت کرتے ہو! ایسے کی! کہ
 جو تمہیں کچھ نفع نہ دے اور نہ

نقصان دے۔

(انبیاء - ۶۶)

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا!

اَمْ رَانَ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا
 اِيَّاہُ
 اُس نے حکم دیا کہ اس کے
 سوا کسی کی عبادت نہ کرو

(یوسف - ۲۰)

حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا!

قَالَ يُقَوْمِ اَعْبُدُوا لِلّٰهِ
 مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهِ غَيْرِ
 کہا، اے قوم! اللہ کی عبادت کرو
 اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

(اعراف - ۶۶)

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا!

قَالَ يُقَوْمِ اَعْبُدُوا
 کہا! اے میری قوم! اللہ کی

اللَّهُ مَا لَكُمْ مِنْ آلِهِ عِبَادَتُكُمْ كَرِهُوا اس کے سوا تمہارا
تَحْيِرُهُ (اعراف - ۷۳) کوئی معبود نہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا!
قَالَ يَقُولُ أَحْبَبُوا كَمَا قَالَ اللَّهُ مَا لَكُمْ مِنْ آلِهِ غَيْرُهُ كَرِهُوا اس کے سوا تمہارا کوئی
معبود نہیں (اعراف - ۸۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا!
وَإِنَّ اللَّهَ تَرَبَّىٰ وَتَرَبَّكُمْ اور کہا بیشک اللہ سے رب میرا
فَاعْبُدُوهُ وَهَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ اور رب تمہارا پس اس کی عبادت
کر۔ یہ ہے سیدھا راہ۔ (مریم - ۳۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ كُفِّرَ دُونَ الْجَهْدِ حُكْمٌ هُوَ كَمَا فِي الْكَلِمَاتِ
أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ عِبَادَتَكُمْ خَالِصِينَ كَرِهُوا اس کی عبادت۔
الذَّائِبِينَ (زمر - ۱۱)

ہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا!
وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَجْتَنِبِينَ
رَسُولًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ مَجْتَنِبِينَ اور ہم نے ہر امت میں رسول
وَأُجْتَنِبُوا لَطَاغُوتَہِمْ اور سرکشی سے بچو۔
(نحل - ۳۶)

اللہ تعالیٰ نے تاکید کرتے ہوئے فرمایا!
 فَاعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ
 دِينَهُمْ ۗ وَرَبِّهِمْ ۚ (۲) کر کے۔ اُسکے واسطے عبادت۔
 انسان اور جنات کو عبادت ہی کے لئے پیدا کیا۔ مگر یہ کم نعت
 صرف دنیا کی زینت کر کے اور دنیا جمع کر کے مرجاتے ہیں۔
 مَا يَأْتِيهِمْ إِلَّا رِجْسٌ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
 وَالنَّاسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِي ۗ (۵۶) انسان کو مگر اس لئے کہ وہ میری
 عبادت کریں۔

عبادت کی تین اقسام

عبادت کی کئی اقسام ہیں۔ کبھی پیام کر کے اللہ کی عبادت کی
 جاتی ہے۔ کبھی رکوع و سجدہ کر کے اور کبھی خانہ کعبہ کا طواف
 کر کے۔ عبادت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہر قسم
 عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

چنانچہ نماز میں اس کا اقرار کرایا گیا۔

الْحَيَاتُ يَلَهُ وَالصَّلَاتُ تَكَمَّلُ ۚ وَرَبِّهِمْ ۚ
 عبادت میں صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔

بدنی عبادت

بدنی عبادت سے مراد اس انداز سے کھڑا ہونا ہے جیسا کہ نماز

میں کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ انسان اِدْھْرًا وِیْضًا دیکھنا، کلام کرنا اور
 کا جواب تک دینا بھی غلطی سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ عام کھڑا ہونا عبادت
 نہیں جبکہ حرکت اور کلام بھی کیا جائے اور عبادت کی نیت نہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

فَاَسْبِغْ يَدَاكَ بِالْمَاءِ مِنْ نَحْوِ الْمَشْجَدِ وَمِمَّا بَدَنَكَ
 رِجْلَيْكَ مِنْ تَحْتِ الْمَشْجَدِ وَارْكَعْ وَارْجِعْ إِلَى اللَّهِ عِندَ
 رِجْلَيْكَ فَسَبِّحْهُ خَشْيَةً حَقِيقَةً ۚ

اور رکوع کرنے والوں کے
 ساتھ رکوع کرو۔

وَلْيَلْوَظُوا بِالْبَيْتِ
 الْحَرَامِ ۚ (الحج - ۲۱) گھر کا۔

مندرجہ بالا آیات میں واضح کر دیا کہ رکوع مسجد
 اللہ کے سامنے کیا جائے۔ بیت، درخت اور سمندر تو کیا
 ہیں، کسی انسان یا شاہ بلکہ ولی اور نبی و رسول کے سامنے
 رکوع اور سجدہ کرنا حرام اور کفر ہے۔

اور صرف خانہ کعبہ کا طواف کر دینا بچہ عام اولیا کی
 بلکہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک
 بھی حرام ہے۔ کیونکہ طواف عبادت ہے۔ اور معبود
 اللہ تعالیٰ ہے۔



زبانی عبادت

زبانی عبادت سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ایسے الفاظ میں کرنے جو دوسروں کے لئے جائز نہ ہوں مثلاً سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، کہنا۔ یا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی حاجات کی دعائیں کرنا۔
ورد و مانگنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!
هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ
لَهُ الدِّينَ ﴿مومن ۶۵﴾ پکارو یعنی اُسکی عبادت کرتے ہوئے۔
معبود نہیں پس اُسکو خالص کر کے
فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ
لَهُ الدِّينَ وَكُوفِرُوا
بِالْكَافِرِينَ ﴿مومن ۱۱۳﴾ اگرچہ بُرائے کافروں کو۔
اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَتُخْفِيَةً ﴿اعراف ۵۵﴾ چھپا کر پکارو۔
وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا
إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ
مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿اعراف ۵۶﴾ کرنے والوں کے قریب ہے۔

وَاللّٰهُ اِلَّا سَمَاءٌ اَلْحُسْنٰی اور اللہ کے اچھے اچھے نام
 نَادِعُوهُ بِمَا صَدَرَ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ (۱۸۰) اُس کو پکارو ان کے ساتھ۔
 وَقَالَ تَاٰبِكُمْ اَدْعُوْنِيْ اور تیرے رب نے کہا، مجھ سے
 اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ دَعَا كُرُوْا فِيْ سَمٰوٰتِيْ وَاسْفَلِ قَمٰوٰتِيْ
 يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ کروں گا۔ بیشک جو لوگ میری
 سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ وَاخِرِيْنَ عِبَادَتِيْ سے تکبر کرتے ہیں

رمون - ۶۰
 داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہو کر

لَهُ دَعْوَةٌ اَلْحَقُّ ط اُسی کو پکارنا حق ہے اور جس
 وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ وَهُ اُس کے سوا پکارتے ہیں۔
 مِنْ دُوْرِنَا لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ اُن کے کچھ بھی کام نہیں آتے
 لَهُمْ بَشِيْءٌ اِلَّا كَمَا سِطَّ كَفِيْهِ جِيسے کسی نے دونوں ہاتھ پکڑے
 اِلَى السَّمَاءِ يَبْلُغُ نَاهُ وَمَا كِي طرف پھیلانے ہوں تاکہ اُس
 هُوَ بِالنَّغِيْهِ وَمَا دُعَاؤُكَ مِّنْ تَحْتِ اِيْظِيْمِيْ اور وہ کبھی اُس
 الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ه تھک نہ پہنچے گا۔ اور کافروں کی حق
 پکارے سے سب گمراہی سے۔ (زعد - ۱۲)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ بے شک تم جن کو اللہ کے
 مِنْ دُوْرِنَا اِلَّا كَمَا سِطَّ كَفِيْهِ جِيسے کسی نے دونوں ہاتھ پکڑے
 وَبَابًا وَّلَوْ اَجْتَمَعُوْا كُ پکارتے ہو وہ ہرگز ایک مکھڑے
 وَاِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ وہ اُسکے لئے اکٹھے ہو جائیں

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا بِإِذْنِ رَبِّكُمْ وَلَا تَحْسَبُوا أَنَّكُمْ مُؤْمِنُونَ
 زَعَمْتُمْ قُلُوبُكُمْ فَلَا يَسْمَعُونَ سَوَاءٌ لَكُمْ أَسْمَعُ أَمْ لَا
 يَمْلِكُونَ كُفُوفًا فَكَيْفَ يُكَلِّفُ الْفُتُورَ كَمَا اخْتَارَ الَّذِينَ كَفَرُوا
 عَنْكُمْ وَلَا تَحْسَبُوا أَنَّكُمْ مُؤْمِنُونَ وَلَا تَحْسَبُوا أَنَّكُمْ مُؤْمِنُونَ

دینی اسرئیل - ۵۶ - ہیں۔

اس حصہ میں واضح فرما دیا کہ

۱۔ صرف اللہ تعالیٰ سے ہی دعائیں مانگو۔

۲۔ دعا مانگنا عبادت ہے اس لئے جس نے مشکلات

میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی دوسرے کو پکارا وہ سب سے

بڑا گمراہ ہے۔ وہ شرک کر رہا ہے۔ اور وہ دوزخ میں جا بیگا۔

۳۔ اللہ کے سوا جس کو پکار رہا ہے وہ ذرہ بھر بھی اختیار

نہیں رکھتے۔ کہ ایک مکھی پیدا کر لیں۔ بلکہ مکھی کچھ پتیراں سے

پھلین لے تو اسے چھٹرا نہیں سکتے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو بھی پکارو گے وہ مشکل کشائی

نہیں کر سکے گا۔ اس لئے تم خدا کے سوا دوسروں کو

پکار کر وقت ضائع کر رہے ہو۔ اور تمہاری پیٹھ و پیکار

سب برباد ہو رہی ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے سوا مشکلات و حاجات میں دوسروں

کو پکارنا کفر و شرک کا کام ہے۔ چاہے وہ ولی ہو۔

یا ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد صلوات اللہ علیہم و سلم کوئی
بھی ہوں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا اللہ کی عبادت ہے۔ اور
معبود صرف اللہ ہے۔ اس لئے اسکی عبادت کرنا
حق ہے۔



۵۱
مالی عبادت

جس طرح انسان بدن اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔
اسی طرح اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا بھی عبادت ہے۔

ذرا فرض : مالی عبادت جیسے کہ زکوٰۃ ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے بارہا حکم دیا
اَتِيْمُوا السَّلٰوَةَ وَاتُّوْا السَّرٰكٰتَ نَمَاز قَامُ كَرُوْا اُوْر زَكٰوٰة اَدَا كَرُوْ -

اور سب کے بارے میں فرمایا !

اِنَّ صَلٰوَتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مُحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
تہ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری
زندگی اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو
تمام جہانوں کا رب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی تعریف کی اور وصفا

کے ساتھ فرمایا !

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتَّبِعُوْنَ
مَا اَنْفَقُوْا مِّنْ اَدْرٰى لَّهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يُحْزَنُوْنَ (بقرہ - ۲۶۳)

جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ
کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احمقانہ
رکھتے ہیں۔ اور نہ ستاتے ہیں۔ انہیں کیلئے
اپنے رب کے ہاں ثواب ہے اور ان پر نہ
کوئی ڈر ہے۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے

جس طرح نماز اللہ کے لئے ہے۔ اسی طرح قربانی اور دوسری مالی عبادات بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی دوسرے کے نام پر نذر و نیاز یا
چڑھا دے یا کسی بزرگ کی قبر پر جانور ذبح کرے، تو اللہ تعالیٰ نے دے
مردار، خون اور خنزیر کے ساتھ ساتھ ذکر کرتے ہوئے اس کا کھانا حرام قرار
دیا۔ اور فرمایا!

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ
وَالنَّمْرَ وَخِمْ الْخَنزِيرِ
وَمَا أَهْلَ بِهِ لغيرِ اللَّهِ (توبہ ۳۴)
سوائے اس کے نہیں کہ تم پر مردار اور
خون اور سور کا گوشت اور اس چیز کو
کہ اللہ کے سوا اور کے نام سے پکاری گئی
حرام کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ
جو اللہ کے لئے سوائے کسی دوسرے
کے (حصولِ تقرب) کے لئے ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔
سچ کرتے ہوئے بھی بدنی اور زبانی عبادت کے لئے مالی عبادت کی جاتی
ہے۔ چنانچہ فرمایا!

وَاللَّهُ عَلَى النَّاسِ حَيْضُ الْبَيْتِ
مَنْ اسْتَلَعَ إِلَيْهِ سَيْدًا ظَلَمَ (۹)
اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا اللہ کا
جو شخص اس پر پہنچنے کی طاقت
رکھتا ہو۔

حضرت مریم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے اللہ تعالیٰ کے نام پر نذر
مانتے ہوئے کہا!

رَبِّ اِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا
اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ

فِي بَيْتِي مُحَمَّدًا رَأْفَتَقَبَّلُ مِنِّي

میں سے سب سے آزاد کر کے میں

تیری نذر کیا۔ سو تو مجھ سے قبول فرما حالانکہ اس کے زمانے میں حضرت

علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر

نہیں مافی اس لئے کہ زکوٰۃ فرض مالی عبادت ہے اور قربانی کرنا اور نذر

مان کر ادا کرنا واجب مالی عبادت ہے۔ اور تمام صدقات نفلی بھی مالی عبادت

چاہے فرض عبادت ہو یا واجب ہو یا نفل ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کو

عبادت کرنا اسلام اور نیکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی دوسرے

کی عبادت کرنا کفر اور جرم ہے۔

غیب دان

اللہ تعالیٰ ہی غیب دان ہے۔

غیب کا مفہوم یہ ہے "اُن چیزوں کا علم ہونا جو انسان اپنے مادی حواس آنکھ کان اور حس کے ذریعہ معلوم نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی مادی وسائل مثلاً دوربین خوردبین سے معلوم کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی علمی تحقیق اور سوچ و بچار سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ بلکہ ان کا علم صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو بتائے اور نبی لوگوں کو خبر دے۔" ایسی اشیاء کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو علم غیب حاصل نہیں۔ ہاں! جس قدر اللہ تعالیٰ کسی کو خبر دے دے اسی قدر خبر ہو جاتی ہے۔ اور خبر دینے کے بعد وہ اصطلاحی غیب نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی وضاحت کرتے

ہوئے فرمایا!

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ اور اللہ کے پاس ہے آسمانوں

وَالْأَرْضِ ۝

(رہود - ۱۲۳)

اور زمین کا غیب۔ (بجھپی بانہ)

عَلِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا مِنْ شَيْءٍ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَوْثَقُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝

رسبہ - ۳ میں ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنْ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝

رسبہ - ۲ کرنے والا بخشنے والا۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۝ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝

(النمل - ۶۵)

اور تیرے رب کے

کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ ہی۔

يَكُ الْأَهْوَىٰ

والمذثر - ۳۱

اور اس کے پاس غیب کی گنجیاں ہیں، ان کو اُسکے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے۔ اور کوئی پتا نہیں گرتا۔ مگر وہ اُسے جانتا ہے۔ اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی بہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب گھلی کتاب میں ہے۔

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَ
تَسْقُطُ مِنْ سَوْدَةٍ
يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي
مَنْبِ الْأَرْضِ وَلَا رُحْبٍ
لَا يَأْبِسُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ
الانعام - ۵۹

اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ پیٹ میں رکھتی ہے۔ اور جو سُکڑتے ہیں پیٹ۔ اور جو بڑھتے ہیں۔

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ
أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ
مَا تَزِدُّهُ
رعد - ۱۸

اور وہ سینوں کی بات جاننے والا ہے۔

وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ
صُدُورِهِمْ (حدید - ۶)

اور بے شک تیرا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپ

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا
تَكْتُمُ صُدُورُهُمْ وَمَا

يُعَلِّمُونَ ۛ

رہا ہے۔ اور جو وہ ظاہر کرے
ہیں۔

ذمئل - ۱۷۲

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
وَنَعَلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ
نَفْسُهُ ۝ ۱۶ ۝

اور البتہ ہم نے انسان کو نہیں
اور ہم جانتے ہیں جو باتیں
اُسکے جی میں رہتی ہیں۔

عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۝

جاننے والا چھپے اور ظاہر

دعوت - ۲۲۴

کا۔

مندرجہ بالا آیات میں واضح فرما دیا کہ

۱۔ غیب وان صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے
کوئی دوسرا غیب نہیں جانتا

۲۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر اور زمین کے اندھیروں
ہر چیز سے ہر وقت آگاہ ہے۔

۳۔ ماں کے پیٹ میں کیا ہے، قیامت کب آئے گی
کیا ہوگا۔ وغیرہ سب چیزوں سے اللہ ہی آگاہ ہے۔

۴۔ انسان کے دل کے خیالات اور ارادوں کو بھی اللہ تعالیٰ
خوب جانتا ہے۔ اس لئے کوئی غلط ارادہ رکھے وہ
طور پر درست رہے تو یہ نہ سمجھے کہ اُسے کوئی نہیں جانتا

اس کا پیدا کرنے والا خالق و مالک سب کچھ سے خور
آگاہ ہے۔ اور مقررہ وقت میں اس سے پوچھ لے

اللہ تعالیٰ ہی حاضر و ناظر ہے

ہر غیب کو جاننے والا اور ہر جگہ حاضر و ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

نیچے فرمایا!

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر

بَدْرٌ (الحج - ۱۷)

ہے۔

اور ہم اس سے

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ

اسکی دستر کتنی زگ سے بھی

قَبْلِ الْوَرِيدِ

قریب ہیں۔

رقی - ۱۶

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ

فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں

رُضِيَٰ مَا يَكُونُ مِنْهُ

ہے اور جو زمین میں ہے نہیں

أَيُّ شَيْءٍ إِلَّا هُوَ

ہوتا مشو و تین کا، جہاں وہ

يَعْلَمُهُمْ وَلَا خُمْسَهُ إِلَّا

نہیں ہوتا ان میں چوتھا۔ اور

سَوَادِ سُهُمٍ وَلَا آدْنَىٰ

نہ پانچ کا۔ جہاں وہ نہیں

مِنَ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرًا

ان میں چھٹا۔ اور نہ اس سے

يَوْمَعَهُمْ آيِنَ مَا كَانُوا

کم اور نہ زیادہ۔ جہاں وہ نہیں

ہوتان ان کے ساتھ جہاں کہیں ہوں۔

(مجادلہ - ۷)

وَلَحْنُ أَثَرِ بَابِهِ
 وَمِنْ جَبَلِ الْوَرَبِ
 اور ہم اس سے اُسکی
 دھڑکتی رگ سے بھی قریب
 ہیں۔

(زق - ۱۶)



حاجت روا

مشکل گشتا

قرآن مجید میں یہ صاف طور پر بتا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات کسی مخلوق کی بھی حاجات پوری نہیں کر سکتی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسری ذات مخلوق کی مشکلات دور کر سکتی ہے۔ ہر ایک کا حاجت روا اور مشکل گشتا صرف اور صرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہے کوئی ولی نبی اور بڑی سے بڑی شخصیت بھی کسی کی حاجت روا اور مشکل گشتا نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

وَمَا لَكُمْ دُونَ اللَّهِ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ رَاقٍ وَلَا نَعْبُدُهُ
(بقرہ - ۱۰۷)

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِالضَّرْبِ فَظَرْبِ اللَّهِ كَيْفَ يُضْرَبُ
مَنْ يَشَاءُ اللَّهُ فَمَا تُلَاقِيهِ إِلَّا بِمَنْعَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ
وَإِنْ يَشَاءُ اللَّهُ فَمَا تُلَاقِيهِ إِلَّا بِمَنْعَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ

حُكْمُ كَامَالِك

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے جس سے چاہتا ہے منع کرتا ہے۔ اور جین کو چاہتا ہے حلال بتاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے حرام قرار دے دیتا ہے۔ کوئی اُسے روکنے والا نہیں۔ اور کوئی اُس سے زبردست نہیں۔

قرآن مجید میں فرمایا!

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے۔

(یوسف - ۴۰)

أَلَا لَهُ الْخَلْقُ

خبردار اسی کے لئے پیدا کرنا اور حکم کرنا۔

وَالْأُمُورَ رَاعِف - ۵۲

وَمَنْ يَحْكُم بِمَا أَنْزَلَ

اور جو کوئی اُس کے ساتھ حکم نہ کرے جو اللہ نے اتاری

اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

پس وہی ہیں کافر لوگ۔

رمائدہ - ۱۲۲

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا

اور جو کوئی اُس کے ساتھ حکم نہ کرے جو اللہ نے اتاری

أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

رمائدہ - ۵۵

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝

اور جو کوئی اس کے حکم نہ کرے جو اللہ نے اتار دیا ہے وہی لوگ فاسق ہیں

(مائدہ - ۴۷)

ان آیات میں صاف فرما دیا کہ پیدا کرنا اور جو چاہے دینا یہ صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اور اس کے اگر دنیا کے کسی بادشاہ یا حکمران نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے سوا دوسرے احکام جاری کئے۔ اسلام کے سوا کوئی قانون نافذ کیا۔ شراب، جوا، سینما، بدکاری، اور گانا وغیرہ ایسے جرائم کو قانونی تحفظ دیا۔ اور ان کو ختم نہ کیا وہ تمام حکمران اور ان کے ساتھی سب کے سب کافر، ظالم، فاسق یعنی بدعاشش ہیں۔ اور قیامت کے دن ان کے ایسا ہی بڑناؤ کیا جائے گا۔ جیسا کافروں، ظالموں، اور بدعاش کے ساتھ بڑناؤ ہوگا۔ کیونکہ ان لوگوں نے اللہ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے احکام کی نہ صرف خلاف ورزی کی بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجائے اسلام دشمن قوانین نافذ کئے اور خدا سے جنگ مول لے لی۔ تو اب اس کی سزا لازمی نتیجہ ہے۔ اور کسی کام کو اس کے نتیجہ سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ الاما مشاء اللہ۔

ہر چیز کا مالک

ہر چیز کا مالک صرف اللہ ہی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر
 شے اللہ تعالیٰ کی مخلوق و مملوک ہے۔ اور کسی دوسرے کو اللہ کی
 اجازت کے بغیر اللہ کے سامنے سفارش کرنے کا بھی اختیار حاصل

ہیں۔
 اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا
 فِي الْأَرْضِ ط
 میں ہے اور جو کچھ زمین میں

(بقرہ - ۲۸۴)
 اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ
 مَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
 مَا تَحْتِ الثَّرَىٰ ط
 اور جو کچھ آسمانوں
 اور جو کچھ زمین میں ہے
 اور جو کچھ زمین کے درمیان ہے
 اور اللہ کے لئے ہے
 آسمانوں اور زمین کی

پیرائش۔
 (حدید - ۱۰)
 مَا لِكِ يَوْمَ السَّيِّئِ ط
 (الفاطر - ۱۳)

قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ

جَمِيعًا إِلَهُ مُلْكِ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ

تُرْجَعُونَ ۝

زمر - ۲۴

کہہ دو! اللہ کے لئے

سہارا شس ساری۔ اسی کی

سلطنت آسمانوں اور زمین

پھر اسی کی طرف تم پھیر

جاؤ گے۔

قادر و مختار

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ سب سے
سخت کرتا ہے۔ مگر کسی کی مجال نہیں کہ اس کی پرستش کرے
کسی معاملہ میں عاجز نہیں۔ عاجز آجانا مخلوق کی صفت
ہے۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کی ہر صفت سے پاک ہے۔ جو چاہے
مکرم کرے کوئی اُسے ٹوکنے والا نہیں۔ وہ سب کا ماسیہ کرنے والا
ہے۔ فرمایا!

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيدٌ (البقرہ - ۱۲۸) ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا
يَشَاءُ (حج - ۱۸) کرتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا
يُرِيدُ (حج - ۱۷) کرتا ہے۔

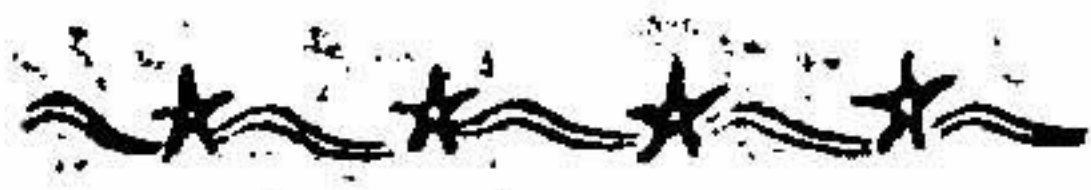
وَإِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَنْ يُرِيدُ (حج - ۱۶) ہدایت کرتا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ فَعَالٌ لِّمَا
يُرِيدُ (هود - ۱۰۷) جو ارادہ کرتا ہے۔

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يُفْعَلُ وَ جودہ کرتا ہے اس سے سوال
 هُمْ يُسْئَلُونَ ۰ نہیں کیا جاتا۔ اور ان مخلوق سے
 سوال کیا جاتا ہے۔ (الانبیاء - ۲۳)

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَاسِبٌ تحقیق اللہ ہر چیز پر حساب
 حَسِيبًا ۰ (نساء - ۸۶) لینے والا ہے۔

وَإِنْ تُبَدُّوْا مَآرِفَہِ اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارا
 أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْضَوْنَ جی میں سے۔ یا اسے
 يَجَا سِبْكُمْ بِهٖ اللَّهُ ۰ چھپاؤ۔ اللہ تم سے اس
 (بقرہ - ۱۸۴) حساب لے گا۔



Handwritten notes in Urdu script, including the word 'حساب' (Account) and other religious or philosophical reflections.

زندگی

اور
زندگی اور موت کا مالک ہے

اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ اس کے اذن پر ہر چیز زندہ ہے
بچا ہے جس کو چاہے، زندہ کرے۔ اور جب چاہے
موت دے۔ اور جس کو چاہے موت دے دے۔

فرمایا!

اللہ لا اله الا هو
الحی القیوم لا تأخذه
سنة ولا نوم له ما
فی السموات وما فی الارض
من ذالذی یشفع عنده
الا بایذنه یعلم ما بین
ایدیہم وما خلفہم وہو
لا یحیطون بشئ من علمہ
الا بما شاء وہو سع کرسیہ
السموات والارض واللا

اللہ اُس کے سوا کوئی معبود
نہیں زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا
ہے۔ اُس کو نہ اونگھ آتی
ہے اور نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں
میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
اسی کا ہے۔ کون ہے جو اُس کے
پاس اُس کے اذن کے بغیر
سفارش (بھی) کرے جو کچھ اُن
کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن
کے پیچھے ہے (سب) جانتا ہے۔

یَوْمَ دُحِيفَلَهُمَا وَهُوَ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

اور وہ کچھ اُسکے علم کا حصہ بھی
نہیں گھیرتے مگر جتنا وہ چاہے
اُسکی گرسی آسمانوں اور زمین
کو وسیع ہوئی۔ اور اُن کی حفاظت اُس پر گراں نہیں گزرتی
وہی سب سے بڑی عظمت والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يُخَيِّبُ وَيُمِيتُ
بقرہ - ۱۲۸

کرتا ہے اور مارتا ہے۔
آئِنَ مَا تَكُونُوا يَاتِ
بِكُمْ اِنَّهُ بِمِعَاظِ اَنَّ
اللَّهِ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
تم جہاں کہیں بھی ہو اُن
تم کو لے آئے گا سب کو
پیشکش اللہ تعالیٰ ہر چیز
تقادر ہے۔

بقرہ

تَوَابِ عَفَا

مخلوق کے گناہ بخشنے والا کریم ہے۔ جو گناہ گار سچے دل کے ساتھ گناہوں سے توبہ کرے اس کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اسلام گناہ گار کو ناامید نہیں کرتا۔ بلکہ اسے توبہ کرنے کی نصیحت کرتا ہے۔ اور جو مذہب گناہ گار کو توبہ کی راہ نہیں دکھاتا وہ انسانی فطرت سے جاہل مذہب ہے اور قابل اتباع نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ ۝

قبول کرنے والا مہربان۔

(بقرہ - ۵۲)

یہ کہ جو حتم میں کوئی بُرا عمل کرے نادانی سے، پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے۔ پس بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

أَنَّهُ مَن عَمِلَ مِنكُمْ
سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ
تَابَ مِن بَعْدِهِ
وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ۝

(انعام - ۵۲)

قُلْ يُعِيبُ وَيَا كَذِبِينَ
 أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
 لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ
 اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ
 الذُّنُوبَ جَمِيعًا
 إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

کہہ! اسے میرے بند و
 جنہوں نے اپنی جانوں پر
 زیادتی کی۔ تم اللہ کی رحمت
 سے ناامید نہ ہو۔ بیشک
 اللہ تمام گناہوں کو بخشتا ہے
 بے شک وہی ہے بخشنے والا
 مہربان۔

زمر - ۵۲، ۵۳

يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ
 وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ

پس بخشنے کا جس کو چاہے
 اور عذاب کرے گا جس کو

بقرہ - ۲۸۲

چاہے۔



[Faint, mostly illegible handwritten text in Urdu script, likely bleed-through from the reverse side of the page.]

۶۵ - ۱۱۵

ہدایت دین والا



بیمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے سیدھے راستے پر
چلنے کی دعا کرنی چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی
ہدایت کا مالک ہے جسے چاہے ہدایت دے اور جسے
چاہے ہدایت سے محروم کر دے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ اللہ
تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے تو وہ خود
اپنی ضد اور غنڈہ گردی کا نتیجہ حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا!
وَيَهْدِي إِلَىٰ كَيْدِ
مَنْ يَنْتَبِهُ ۗ

اور اپنی طرف راہ
دکھاتا ہے۔ اُسے جو رجوع

کرے۔

(الشوریٰ - ۱۳)

إِنَّا لَا نَهْدِي
مَنْ أَحْبَبَتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُتَدِينِ ۗ

بے شک تو راہ پر نہیں لانا
جس کو چاہے۔ اور لیکن اللہ
جس کو چاہے راہ پر لاتا ہے۔
اور وہ خوب جانتا ہے کہ جو
راہ پر آئیں گے۔

(القصص - ۵۶)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
بے شک اللہ تعالیٰ

الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

نافرمان لوگوں کو ہدایت

(اشفاقون - ۶)

نہیں دیتا۔

وَمَا اَنَا بِنٰلٍۭا مِنْہُمْ

اور میں بندوں پر ظلم نہیں

لَاَعْبُدُہٗ (رق - ۲۱)

کرتا۔

اِهْرٰی نَا الصِّرَاطَ

ہمیں سیدھی راہ

الْمُسْتَقِيْمِ ۝

پر چلا۔

(الفاتحہ - ۵)

دنیا کی زندگی میں ان دنیاوی مادی نظریوں کے ساتھ

اللہ رب العالمین کو دیکھنا ممکن نہیں۔ قیامت کو اور

جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ اور اس کی کیفیت

اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لاتے

ہیں۔ اور تفصیل اللہ کو معلوم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ

السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا!

اور جب موسیٰ ہمارے

وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰی

وعدہ کو آیا۔ اور اس سے

لَمِيْقَاتِنَا وَكَلِمَةَ رَبِّہٖ

اس کے رب نے کلام کیا۔

قَالَ رَبِّ اَدْرِیْ اَنْظُرْ

Marfat.com

اَلَيْكَ طَقَالَ كُنْ تَرَ اِنِّي ۛ کہا! اے میرے رب مجھے
 وکھلا دے تو میں دیکھوں تیری
 طرف کہا اللہ نے تو ہرگز نہیں دیکھ
 سکے گا مجھ کو۔ جب ایک صاحب

کتاب نبی بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کو ان دنیاوی نگاہوں
 سے نہیں دیکھتا۔ تو دوسرا کون سے جو ایسا دعویٰ کرے۔
 البتہ عالم آخرت میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہو جس کی مکمل کیفیت
 اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ کے
 پاس بیٹھے تھے آپ نے چونہ دیں کی رات کو چاند کی طرف دیکھا پھر فرمایا
 تم اپنے آپ کو دیکھو گے جیسے کہ اس چاند کو دیکھو۔ اس روشت میں تمہیں
 شبہ نہ ہوگا۔ اگر تم ایسا کر سکو تو طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب
 کے بعد کی نماز سے غافل نہ ہو تو ضرور کرو پھر یہ آیت پڑھی۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

مشکوٰۃ ص ۵

البتہ کفار آخرت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے محروم رہیں گے۔

فرشتے اور ان کے کام

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نورانی مخلوق فرشتے بنائے جن کے دو دو تین

تین چار چار پر ہیں۔

۲۔ اللہ کے حکم پر عمل پیرا ہیں اور نافرمانی نہیں کرتے۔

۳۔ سب سے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔

۱۱) الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ

الْمَلٰئِكَةِ مُسَلِّمًا اُولٰٓئِكَ اَجْنَحَةٌ

مَشْنٰی وَثَلٰثٌ وَّمُرْبَعٌ يَّزِيْدُ

فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۗ

(۷) لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا

اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا

يُوْمَرُوْنَ ۗ

فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے جن کا

دو دو تین تین اور چار چار پر ہیں۔

پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے

اور اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں

حکم دے۔ اور وہی کرتے ہیں

جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

اور سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ جو
آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے
چلتے والوں سے اور فرشتے، اور وہ
تکبر نہیں کرتے،

اور سب فرشتے اپنے رب کی حمد
کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں،

اور سب فرشتے اپنے رب کی حمد کے
ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ اور ان کے لیے
جو زمین میں ہیں بخشش مانگتے ہیں،

۴) وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَ

الْمَلٰئِكَةُ وَ هُمْ لَا

يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

وَ الْمَلٰئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

رَبِّهِمْ

وَ الْمَلٰئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي

الْاَرْضِ ۝

اعمال لکھنے اور جان نکلنے والے فرشتے

۴) ہر آدمی پر فرشتہ محافظ ہے تاکہ شرارتی جنات نقصان نہ پہنچائیں۔

۵) فرشتوں کی تعداد صرف اللہ کو معلوم ہے۔

۶) ہر آدمی کے دائیں کندھے پر نیکیاں لکھنے والا اور بائیں کندھے پر برائیاں

لکھنے والا فرشتہ موجود ہے،

۷) حاملین عرش فرشتے اپنے کام پر مامور ہیں۔

ایسی کوئی بھی جان نہیں کہ جس پر ایک محافظ

مقرر نہ ہو۔

۸) اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا

حَافِظٌ ۝

۱۰۰ نمل - ۲۹ الشوری - ۵۵ الشوری - ۵۵ طارق - ۴ -

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝
 كَرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَكْتُبُونَ مَا
 تَفْعَلُونَ ۝

۵ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ
 إِلَّا هُوَ ۝

۶ أَمْ يَحْسِبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ
 سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرَأْسُ
 لَدَيْهِمْ يُكْتَبُونَ ۝

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِيَانِ عَنِ
 الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ
 قَعِيدُهُ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ
 إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝

اور تحقیق تم پر نگہبان ہیں، بزرگ لکھنے
 والے جو کچھ تم کرتے ہو وہ چاہتے
 ہیں۔

اور تیرے رب کے لشکروں کو اس
 کے سوا کوئی نہیں جانتا،

دیکھا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان بھید
 اور مشورہ نہیں سنتے۔ یوں نہیں
 بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس
 کے پاس لکھ رہے ہیں،

جب ضبط کرنے والے دائیں
 بائیں بیٹھے ہوئے ضبط کرتے جا رہے
 ہیں۔ وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتے
 مگر اس کے پاس ایک ہتھیار عتید
 ہوتا ہے۔

حاملین عرش کی دعا ایمان والوں اور توبہ کرنے والوں کے لیے

۷ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ

جو فرشتے عرش کو اٹھاتے ہو

ملائکہ کے اہم فریض اور چار بلند پایہ فرشتے

⑧ بعض فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لیے اترتے رہتے ہیں چنانچہ عزروہ بدر اور عزروہ حنین میں بھاری تعداد میں فرشتے اترتے رہتے ہیں۔

⑨ چار فرشتے بڑے درجے کے مالک ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام

بارش برسانے پر حضرت عزرائیل علیہ السلام اجانداریوں کی جان نکالنے

پر، حضرت اسرافیل قیامت کو صورا ہونے پر مقرر ہیں جس کی آواز

قیامت برپا ہوگی۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام مختلف اوقات میں

علیہ السلام پر وحی لانے پر مقرر ہیں۔

⑩ جو حضرت جبرائیل علیہ السلام یا کسی دوسرے فرشتے کا دشمن بنے

رہو کہ اللہ تعالیٰ ایسے کا دشمن ہے۔

عزروہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے فرشتے اتار کر مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

بدر اور دوسرے عزوات میں کافروں کو مار دی۔ چنانچہ فرمایا:

⑪ اِذْ تَسْتَفِئِفُونَ مَا بَدَا لَكُمْ

فَاَسْتَجَابَ لَكُمْ اِنِّي مُنذِرُكُمْ

بِالْبَاطِلِ مِنَ الْاِسْلَامِ كَكَلِمَةِ

مُرْدِفِيْنَ ۝

کہ میں تمہاری مدد کے لیے

درپے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں

غزوہ احد میں بھی مسلمانوں کی مدد کرنے اور کافروں کو مار دینے کے لیے
 فرشتے اتارے۔

تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے نشان
 دار گھوڑوں پر باندھے لیے بھیجے گا

اور اسی طرح غزوہ حنین میں بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی فرشتے اتار

مدد فرمائی۔

پھر اللہ نے اپنی طرف سے ایسے رسول
 پر اور ایمان والوں پر تسکین نازل فرمائی
 اور وہ فوجیں اتاریں کہ جن کو تم
 نے نہیں دیکھا اور کافروں کو عذاب دیا

وہ اپنے بندوں سے جس کے

پاس جاتا ہے، فرشتوں کو بھی

دے کر بھیجتا ہے یہ کہ خبردار کرو۔

کہ میرے سوا کوئی عبادت کے

لاائق نہیں، پس مجھ سے ڈرتے رہو۔

تو کہہ دے، اے پرے رب کی

طرف سے پاک فرشتے نے سچائی

هَذَا يُبَدِّدُكُمْ بِخِصَّةٍ
 مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ

اور اسی طرح غزوہ حنین میں بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی فرشتے اتار

مدد فرمائی۔

ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى

رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ

نَزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَ

لَدَّبَ الدِّينَ كَفَرُوا ط

يُنزِلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ

بِأَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ

بِإِذْنِ عِبَادِهِ إِنَّ أَنْزَلَ

أَنْزَلَ إِلَهُ الْآلَاءِ أَنْزَلَ

تِلْكَ آيَاتِ اللَّهِ لِقَوْمٍ

كَافَرُوا بِالْحَقِّ

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ

مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ

سورۃ عمران - ۱۲۵ - سورۃ التوبہ - ۲۶ - سورۃ النحل - ۲

لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى
وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ط

کے ساتھ اتارا ہے تاکہ ایمان والوں
دل جماد سے اور فرمانبرداروں کے

ہدایت اور خوشخبری ہے (

اور یہ (قرآن) رب العالمین کا

ہے۔ اسے امانت دار فرشتہ

آیا کرتا ہے تیرے دل پر تاکہ

والوں میں سے ہو۔)

دیے شک یہ قرآن ایک رسول

لایا ہوا ہے، جو بڑا طاقتور ہے

عرش کے مالک کے نزدیک بڑے

رتبہ والا ہے)

کہ دو جو کوئی عبرائیل کا دشمن ہو

اسی نے اتارا ہے وہ قرآن اللہ کے

حکم سے آپ کے دل پر۔)

جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں

اور اس کے رسولوں اور عبرائیل

میکائیل کا دشمن ہو۔ تو بے شک

ان کافروں کا دشمن ہے)

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ
الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ
مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝
ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ
مَكِينٍ ۝ مُطَاعٍ ثَمَّ
أَمِينٍ ۝

۱۰۰: تَلَمَّ مَنْ كَانَ عَدُوًّا

لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰی
قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَ

مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ

وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ

لِلْكَافِرِينَ ط

تہ نحل۔ ۱۰۰ آیت الشعراء ۱۹۲ تا ۱۹۴ آیت کور۔ ۱۹ تا ۲۱ آیت البقرة۔ ۹۰

الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ
الْعُوقُوبِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ
عَلَىٰ اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ
عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ

آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا
اس سبب سے کہ تم اللہ پر حق
کے نام پر کھڑے تھے اور اس کی آیتوں کے
سے تکبر کرتے تھے

عذاب کے فرشتے

- ⑬ بعض اقوام کو تباہ کرنے کے لیے بھی فرشتے اتارے گئے۔
- ⑭ جہنم پر سخت فرشتے مقرر ہیں۔ انیس بڑے بڑے فرشتے ہیں
کافروں کو طرح طرح کی سزائیں دیتے ہیں۔
- ⑮ - مَا نُزِّلَ إِلَيْكَ
إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا
إِذَا مُنظَرِينَ
- ہم فرشتے تو فیصلہ ہی کے لیے
کرتے تھے اور اس وقت
مہلت نہیں ملے گی
- قوم عاد قوم ثمود قوم لوط اور کئی دوسری اقوام پر عذاب کے
گئے جنہوں نے اقوام پر پیچ ماری اور وہ سب مر گئے۔ یازمین اٹھا کر
وہی طوالت کے باعث ہم ان کے بارے میں آیات نہیں لکھیں۔
- ⑯ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا
أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا
- وہ ایمان والو! اپنے آپ
اپنے گھر والوں کو دوزخ سے

جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر
فرشتے سخت دل، قوی ہیکل مقرر ہیں
وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ نہیں
حکم دے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں
حکم دیا جاتا ہے۔

اور آپ کو کیا خبر ہے کہ دوزخ کیا ہے،
نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے، آدمی
کو مجلس دے، اس پر انہیں (فرشتے)
مقرر ہیں اور انہی نے دوزخ پر فرشتے
ہی رکھے ہیں اور ان کی تعداد کو کافروں
کے لیے آزمائش بنائی ہے۔

اور وہ پکاریں گے، اے مالک تیرا
پروردگار ہمارے کام تمام کر دے،
وہ کہے گا، تمہیں تو ہمیشہ رہنا ہے،
داور دوزخی، جہنم کے داروغہ سے
کہیں گے، کہ تم اپنے رب سے عرض
کو، کہ وہ ہم سے کس روز تو عذاب

تُرَدُّهَا النَّاسُ وَالْجِبَابُ
عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَظُ شِدَادٍ
لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ
وَيَفْعَلُونَ مَا

يُؤْمَرُونَ ۝
فَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُهُ
لَا يُبْقِي وَلَا تَذَرُهُ ۝ لَوَاحٍ
لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشْرَةَ
مَلَائِكَةٌ أَصْحَابُ النَّارِ إِلاَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا ۝

وَنَادُوا يٰمَلِكُ لِيُقِضْ
عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ
مَلْحُوتُونَ ۝

۝ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ
لِخِزْنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا
رَبَّكُمْ يُخَفِّضْ عَنَّا يَوْمًا مِّنْ

۝ التَّحْرِيمِ ۝ ۶ ۝ المدثر - ۲ تا ۱۲ ۝ زخرف - ۷۷

الْعَذَابِ قَالُوا أَأُولَٰئِكَ
 نَتَّبِعُكَ مَا سَلَكَمُ بِالْبَيِّنَاتِ
 قَالُوا بَلَىٰ قَالُوا فَأَدْعُوا
 دُعَاءَ الْكَافِرِينَ ۗ
 ۚ فَسَلِّ ۗ

ہلکا کر دیا کرے ، وہ کہیں گے ، کیا تم
 پاس تمہارے رسول نشانیاں لے کر
 آئے تھے ، کہیں گے ، ہاں آئے ہیں
 کہیں گے ، پس پکاروں ، اور کافروں
 کا پکارنا محض بے سود ہوگا ۔

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی رہنمائی کے لیے مختلف اوقات میں چھوٹی اور بڑی کتابیں اتاریں تاکہ مخلوق کے عقائد، حقیقت کے مطابق اور ان کے اعمال، اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اور پسندیدہ قانون زندگی کے مطابق رہیں، ہر مخلوق کا پیدا کرنے والا ہی خوب جانتا ہے، کہ مخلوق کے لیے کون سا طریقہ زندگی، دنیا میں اطمینان، عزت اور ترقی کا ذریعہ ہے اور مرنے کے بعد انہیں ابدی اور آرام دہ زندگی سے ہمکنار کر سکتا ہے، چنانچہ آسمانی کتابوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے دین یعنی اسلام نے صراحت کی۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل کیا۔ قرآن مجید کے نظریات ایک روشن حقیقت ہیں اور قرآن مجید کا نازل کرنے والا تمام جہانوں کا خالق و رب ہے،

(۲) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام پر صحیفے نازل کئے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی۔ قرآن مجید کی تعلیمات پہلی آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔

(۳۱) قرآن مجید رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک مبارک رات میں عرشِ اسمانِ دنیا پر نازل کیا گیا پھر ۲۳ برس میں تھوڑا تھوڑا کر کے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

(۳۲) قرآن مجید کی وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے رہے جو ایک طاقتور اور امانت دار فرشتہ ہے۔ اور قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا۔

(۱۱) إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

دے شک ہم نے تیری طرف سے

الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَهُوَ

کتاب اتاری ہے اور مجھ پر یہ قرآن اتارا گیا ہے تاکہ

وَأَوْحَىٰ إِلَيْنَا هَذَا الْقُرْآنَ

تمہیں اس کے ذریعہ سے ڈراؤں ان

لَا نُذِخْ عَنْكُمْ وَ مِنْ

جس جس کو یہ قرآن پہنچے

يَلْغَطُ (العام - ۱۹)

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہ کتاب

الْحَقُّ نَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا

جہان کے پالنے والے کی طرف سے

رَأْيٍ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ

نازل ہوئی ہے۔

دے شک ہی پہلے صحیفوں میں ہے

(۱۲) إِنَّا هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ

یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں پر

صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ

اور ہم نے داؤد کو زبور دی

وَأَيُّنَا دَاوُدَ نَابُورًا

لَهُنَا - ۱۰۵ العام - ۱۹ سجده - ۲ - ۱۸، ۱۹

۱۶۳

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے
 نبی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا،
 اور اسی نے اس کتاب (قرآن) سے پہلے
 تورات اور انجیل انکلی

اور رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن

نازل کیا گیا،

روشن کتاب کی قسم ہے ہم نے اسے

مبارک رات میں نازل کیا ہے بیشک

ہمیں ڈرانا مقصود تھا۔

بلکہ وہ قرآن ہے بڑی شان والا۔

روح محفوظ میں دکھا ہوا ہے،

اور ہم نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے

اتارا تاکہ تو مہلت کے ساتھ اسے

لوگوں کو پڑھ کر سنا سنے اور ہم نے

اسے آہستہ آہستہ اتارا ہے۔ اور

یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔

وَإِنَّمَا مَوْسَىٰ الْعَجِيبُ
 بِعَلْمِنَاهُ هَدَىٰ لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۖ

وَإِنزَلَ الشُّرُوحَ آتٍ وَتَوَاتُرًا

الْإِنْجِيلَ ۖ

۳ شَهْرًا مَضَانُ الَّذِي أُنزِلَ

فِيهِ الْقُرْآنُ ۖ

حَمْدٌ وَالْعَجَبُ الْمُبِينُ ۖ

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ

مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۖ

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۖ

فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۖ

وَقَدْ أَنَا نَذَرْنَاهُ لِنَعْرِأَكَ

عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْثٍ وَ

نَزَلْنَاهُ تَنْزِيلًا ۖ

۴ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ

الْعَالَمِينَ ۖ نَزَلَ بِهِ

۲۲ ۱۵ بنی اسرائیل - ۲۱ ال عمران - ۳۱ بقرة ۱۸۵ کہہ دغان اتا ۲۱ ۱۵ بنج

۱۵ بنی اسرائیل - ۱۰۶ -

انے امانت دار فرشتے کے آئیے
تیرے دل پر تاکہ تو ڈرانے والوں میں
سے ہو صاف عربی زبان میں،

الرُّوحِ الْكَامِثِينَ عَلَا
قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۝ ۱۷

قرآن مجید کو بدلنا ممکن نہیں

(۵) پہلی آسمانی کتابیں ایک مقررہ وقت تک کے لیے تھیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا وعدہ نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج کی تورات و انجیل اور زبور یا دوسری آسمانی کتابیں آسمان سے نازل شدہ الفاظ و مفہم پر مشتمل نہیں ہیں بلکہ لوگوں نے انہیں اپنی اغراض کے مطابق بدل دیا۔ مگر قرآن مجید قیامت تک کے لیے ہر قوم کی طرف کتاب ہدایت ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ قرآن مجید ہم نے نازل کیا ہے اور ہم اس کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کریں گے اور کوئی طاقت بھی قرآن مجید کو نہیں بدل سکتی۔ اور چونکہ قرآن مجید حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس لیے قرآن مجید کے پہلے شارح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اور شرح یقیناً متن قرآن سے زائد ہوتی ہے یہ شرح حدیث کہلاتی ہے۔ آپ نے کلام و افعال کے ذریعہ قرآن مجید کی تشریح کی۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث کی حفاظت کا ذمہ بھی لیا ہے چنانچہ محدثین کرام نے حدیث کی حفاظت کرنے کا حق ادا کر دیا

پلے اسلام دشمن عناصر کو برا لگے۔

(۶) اگر تمہیں قرآن مجید کے کتاب اللہ ہوتے ہیں شک ہو۔ تو تم عربی زبان کے ماہرین ہو۔ اور اس جیسی فصاحت و بلاغت پر مشتمل ایک سورت ہی بنا لو۔ مگر تم قیامت تک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ انسان اور جنات بھی مل کر ایسا نہیں کر سکے۔ چنانچہ عربی زبان میں ڈکٹریاں لکھنے والے اور بڑے بڑے غیر مسلم عربی شعراء بھی قرآن مجید کا مقابلہ نہ کر سکے۔

(۷) لوگ پہلے آسمانی کتابوں کو آسمانی تسلیم نہیں کرتے تھے۔ مگر قرآن مجید نے ان کو آسمانی کتاب تسلیم کیا۔ البتہ پہلی آسمانی کتابیں غیر مسلم مذہبی خود غرض لیڈروں کی سازشوں کا شکار ہو کر تبدیل ہو چکی ہیں۔ چنانچہ فرمایا

(۵) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَ اِنَّا لَاحْفَظُوْنَہٗ

و بے شک ہم نے یہ نصیحت اتاری
ہے اور بے شک ہم اس کے نگہبان

(ہیں)

(آپ (وحی ختم ہونے سے پہلے)

قرآن پر اپنی زبان نہ ہلا یا کریں تاکہ

آپ اسے جلدی جلدی لیں۔ بیشک

اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے

ذمہ ہے۔

لَا تَحْرِكْ بِہٖ لِسَانَکَ
لِتَعْجَلْ بِہٖ ؕ اِنَّ عَلَیْنَا
جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ ؕ

فَاِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ

پھر جب ہم اس کی قرأت کر چکیں تو اس

قِرَاءَتَهُ وَهُوَ تَمَامٌ

کی قرأت کا اتباع کیجئے۔ پھر یہ شک

عَلَيْتُمْ بِمَا نَزَّلْنَا بِهِ

اس کا کھول کر بیان کرنا ہمارے

لِيَايَأْتِيَنَّكُمْ مِنَ

اس کے لئے کہ تم پر اس سے

سُبُحَانَ الَّذِي ذَكَرَ

یہ اور ہم نے تیری طرف ذکر قرآن

تُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ

نازل کیا تاکہ تو لوگوں کے لیے واضح

الْقُرْآنَ وَاللَّغْوُ

کرے جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے

يَنْفَكُونَ عَنْ

اور تاکہ وہ غور کریں

وَأَمْثَلُ مَا أُوحِيَ

اور اسے رب کی کتاب سے

لَمْ يَنْفَكْ مِنْ

تیری طرف وحی کی گئی کہ جسے پڑھا

وَأَمْثَلُ مَا أُوحِيَ

اس کے کلمات کو کوئی بدلے وا

تَجِدَ مَنْ دُونَهُ

نہیں، اور تو اس کے سوا کوئی پنا

وَأَمْثَلُ مَا أُوحِيَ

کی جگہ نہیں پائے گا۔

وَأَمْثَلُ مَا أُوحِيَ

اور اگر تمہیں اس پیر میں شک

فَاتُوا بِسُورَةٍ مِّمَّنْ

جو ہم نے اپنے بدلے پر نازل

وَأَدْعُوا شُهَدَاءَكُمْ

ہے، تو ایک سورت اس جیسی

آؤ اور اللہ کے سوا جس قدر

۱۷ قیۃ - ۱۹ تا ۲۱ نحل - ۲۲ تا ۲۴ کف - ۲۵

من دون الله ان كنتم
مصدقين

تمہارے حمایتی ہوں، بلکہ ہو تم اگر
سچے ہو

قل لئن اجتمعت الانس
والجن على ان ياتوا
بشيء هذا القرآن لياتون
بشيء ولو كان

کہ دو، اگر سب آدمی اور جن مل
کر بھی ایسا قرآن لانا چاہیں، تو ایسا نہیں
لا سکتے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے
کا مددگار کیوں نہ ہو۔

بعضهم لبعض ظميرا
نزل عليك الكتاب بالحق
مصدقاً لما بين يديه

اس نے تم پر یہ سچی کتاب نازل فرمائی
جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے

قرآن مجید کتاب ہدایت ہے

جو شخص اللہ تعالیٰ کا یہی خوف لے کر قرآن مجید پڑھے گا۔ اس کے سامنے
سیدھی راہ یعنی اسلام کی صداقت کھل کر آجائے گی۔ البتہ خدا اور مہربان
یاد دہتی سے کتاب اللہ کا مطالعہ انسان کو راہ پر نہیں لایا کرتا۔ اگر راہ ہدایت
کا واقعی متلاشی ہو۔ تو قرآن مجید پڑھتے ہوئے راہ پائے گا۔ اور یہ کتاب ہدایت
و شفا ہے۔

اس کتاب کا یہ اثر ہے۔ کہ پڑھنے والا کلام اللہ کی تاثیر سے متاثر ہوتا
ہے، اور کفر کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کی روشنی کی طرف آجاتا ہے،

شہ بقرہ ۲۲۵ بنی اسرائیل۔ ۲۸۸ آل عمران۔ ۳۔

(۱۰) جس قدر قرآن مجید پڑھ سکو روزانہ تلاوت کرو اور ترتیل کے ساتھ اطمینان کے ساتھ پڑھو۔ اور معافی پر بھی غور کرو۔ اور جب اس کے معافی جانتا ہوگا۔ تو غور کرنے کے حصے سے محروم رہے گا

(۱۱) اس کتاب کے کئی نام ہیں۔ مثلاً قرآن مجید۔ قرآن حکیم۔ قرآن مبین۔ قرآن ذکر۔ تذکرہ۔ رحمتہ۔ شفاء۔ فرقان۔ حدی۔ برہان۔ نور مبین وغیرہ۔

(۱۲) قرآن مجید آسان کر دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو

(۱۳) کسی بے وضو شخص کے لیے قرآن مجید کو چھونا حرام ہے، اور قرآن مجید سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لینا چاہیے۔

قرآن مجید پڑھنے کی آواز آرہی ہو۔ تو تلاوت سنا ضروری ہے اس وقت باتیں کرنا سخت جرم ہے،

(۱۴) جو لوگ قرآن مجید کے احکامات کے مطابق زندگی نہیں گزارتے اور حکمران اور شاہی کتاب و سنت کے مطابق احکامات جاری نہیں کرتے وہ کافر ظالم اور فاسق ہیں۔

اب نمبر وار آیات پڑھتے جائیے اور مفہوم سمجھتے جائیے

(۸) آتة ذلک الکتاب لا یأتیہ ہدی للمتقین ولا یشدھو للذین امنوا ہدی

یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں کوئی حد نہیں، ڈروالوں کے لیے ہدایت ہے اگر دویر ایمان داروں کے لیے

وَشَفَاءٌ ۝

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي

لِلَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۝

۹- اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ

كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ ۝

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ

ثَلَاثِينَ جُلُودًا يَلْبَسُونَ

إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۝

۱۰- الرَّائِفُ يَنْزِلُ

إِلَيْكَ تَخْرِجَ النَّاسَ

مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۝

بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ

الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝

۱۱- مَا يَشْرُونَ مِنَ الْقُرْآنِ

ہدایت اور شفا ہے)

ابے تک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو

سب سے سیدھی ہے)

اللہ ہی نے بہترین کلام نازل کیا ہے

یعنی کتاب باہم طئی جلتی ہے اس کی

آیات، دہرائی جاتی ہیں جس سے خدا

ترس لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے

پس پھر ان کی کھالیں نرم ہو جاتی ہیں

اور دل یاد الہی کی طرف راغب ہو

جاتے ہیں)

یہ ایک کتاب ہے ہم نے اسے

بہتر سے نازل کیا ہے تاکہ تو لوگوں

کو

سے روشنی کی طرف ان کے رب کے

حکم سے نکالے، غالب، تعریف کیے

ہوئے کے راستہ کی طرف)

پس پڑھو جتنا قرآن میں سے آسان ہو

وَتَبَدَّلَ الْقُرْآنَ تُرْتِيلاً ۝ (اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو)

اسماء القرآن الکریم !

(۱۱) ہم قرآن مجید کے چند اسماء کا ذکر کرتے ہیں ورنہ اسماء ان کے علاوہ اور بھی مذکور ہیں۔

قَاتِلُوا الْقُرْآنَ الْمَجِيدَ ق - ۱

يٰۤاَيُّهَا الْقُرْآنُ الْحَكِيمَ يٰسین - ۲

اِنُّهُوَ الَّذِي ذَكَرْنَا الْقُرْآنَ مُبِينًا يٰسین - ۲۹

اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ .. یوسف - ۲

رَلَا تَذْكُرَةٌ لِمَنْ يَتَّخِذُهَا طه - ۳

هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ لقمن - ۲

وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ..

(بنی اسرائیل - ۸۲) وَاَنْزَلْنَا الْقُرْآنَ آل عمران - ۴

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ تَدْعَاؤُكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا

اَلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا - النساء - ۱۷۵ !

(اور البتہ ہم نے سمجھنے کیلئے قرآن

مجید کو آسان کر دیا پھر کوئی بھی سمجھنے والا

(۱۲) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

نَفْلٍ مِّنْ مَّذْكُورٍ ۝

تہ مزمل - ۴۳ مکہ قمر - ۱۷

الظالمون ۵۴

وَمَنْ كَفَرَ بِكُمْ بِمَا

أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

الْفٰسِقُونَ ۵۴

ظالم ہیں)

اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ

کرے جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ

نافرمان (عندے) ہیں)

۵۴ آئندہ - ۵۵ آئندہ - ۵۶ آئندہ

ہر حالت میں اطاعتِ رسول ضروری ہے

① اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بلا شرط اطاعت کہنا ضروری ہے۔ جو شخص نبی اور رسول کے حکم کو تسلیم نہ کرے وہ کافر ہے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ دل و جان سے بخوشی اطاعتِ رسول کرے۔ اور نبی کے حکم کے بعد کسی مسلمان کو اختیار نہیں کہ وہ نبی کے حکم کی بجائے اپنی رائے اور مرضی کو ترجیح دے۔

② اگر مسلمان حکمران اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا تابع رہو اور اسلام کے خلاف احکام نہ دے تو اس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ مگر خدا اور اس کے رسول کے باطنی حکمران کی اطاعت حرام ہے۔ اگر حکمران اور رعایا میں اختلاف ہو جائے یا مسلمانوں کا باہم اختلاف ہو جائے۔ تو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر اتفاق کرنا مسلمان ہونے کی علامت ہے۔ اور اسلام کے فیصلے کو رد کرنا کفر کی علامت ہے۔

③ اللہ اور اس کے رسول دونوں پر ایمان اور دونوں کی اطاعت ضروری

ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے لگے۔ مگر رسولوں پر ایمان اور ان کی اطاعت سے سرکشی کرے وہ قطعاً کافر ہے۔ اسی طرح کسی زمانے کے ایک نبی یا رسول کا انکار بھی کفر ہے۔ البتہ عملی اطاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہوگی کیونکہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔

(۴) ہر قوم کی طرف اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول مبعوث فرمائے۔

نبی اور رسول کے ہر ثابت شدہ حکم کی اطاعت کرنا اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو شخص نبی کے حکم کو تسلیم نہ کرے وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا،

(۱) مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ ۝

سو تیرے رب کی قسم ہے یہ کبھی مومن نہیں ہوں گے جب تک اپنے اختلاف میں کچھ منصف نہ مان لیں پھر تیرے قیصے پر کوئی تنگی نہ پائیں۔ اور جو اس سے قبول کریں۔

۱۱ فَلَا دَرَجَاتٍ لَكُمْ لَكُمْ يُؤْمِنُونَ
عَلَىٰ يَحْكُمُونَ ۚ إِنَّمَا مَشَجَرٌ
بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
حَدًّا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا ۝

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم اگر تم ایسا نہ کرو۔

وَإِطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

کہہ دو، اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو
میری تابعداری کرو تا کہ تم سے اللہ محبت
کرے اور تمہارے گناہ بخشے۔ اور
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو
لا لائق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول
کسی کام کا حکم دے تو انہیں اپنے کام
میں اختیار باقی رہے۔ اور جس نے
اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی
تو وہ صاف گمراہ ہوا۔

اور جو کچھ تمہیں رسول دے اسے
لے لو اور جس سے منع کرے اس سے
رک جاؤ۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا
مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ
مَنْ أَمَرَ صِدْقٌ وَمَنْ
يَعْصِرْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلَالًا مُّبِينًا ۝

وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ

فَخُذُوهُ تَدْوَانَهُ لَكُمْ عَنْهُ
فَاتَّبِعُوا حَتَّىٰ

حاکم کی اطاعت مشروط ہے اختلاف کی صورت میں فیصلہ نبوت تسلیم کرنا چاہیے

اسے ایمان والو، اللہ کی فرمانبرداری
کو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے
حاکم ہوں، پھر اگر آپس میں کسی چیز میں

﴿۳﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ج

۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

فَإِنْ تَنَزَّعْتُمْ فِي شَيْءٍ مِنْ دُونِ
 إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ
 كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ
 أَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ
 اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ
 يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ
 وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝

ہر نبی پر ایمان ضروری ہے

۳۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ
 وَمَا سَلَّهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُفْرِتُوْا
 بَيْنَ اللّٰهِ وَمَا سَلَّهٖ وَيَقُوْلُوْنَ
 نُوْمِنُ بِبَعْضِ وَّ نَكْفُرُ
 بِبَعْضٍ لَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ
 يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ
 سَبِيْلًا ۝

۱۵۹ احزاب ۲۱۔

۱۵۹

جھگڑا کر دو تو اسے اللہ اور اس کے رسول
 کی طرف پھرو۔ اگر تم اللہ اور قیامت
 کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی بات
 اچھی ہے اور انجام کے لحاظ سے
 بہت بہتر ہے۔

اور البتہ تمہارے لیے رسول اللہ
 میں اچھا نمونہ ہے۔ جو اللہ اور قیامت
 کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت
 یاد کرتا ہے۔

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے
 رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔
 اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں
 کے درمیان فرق رکھیں اور کہتے
 ہیں کہ ہم بعضوں پر ایمان لائے ہیں
 اور بعضوں کے منکر ہیں اور چاہتے
 ہیں کہ کفر اور ایمان کے درمیان ایک

اللہ جس کو چاہتا ہے نبوت اور رسالت عطا کرتا ہے

⑤ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے نبی اور رسول بناتا ہے۔ اور جس پر چاہتا ہے اپنا پیغام اتارتا ہے۔ کوئی شخص خود ریاضت کر کے نبی اور رسول بن سکتا۔

نبوت اور رسالت عطا کرنے والا

زشتوں اور آدمیوں میں سے رسول جتنا ہے بے شک اللہ والا دیکھنے والا ہے۔

اور اللہ جس کو چاہتا ہے رسالت کے ساتھ مخصوص کرتا ہے اور جب ان کے پاس کوئی آتی ہے تو کہتے ہیں ہم نہیں مانیں گے کہ وہ چیز خود ہمیں نہ دی جائے اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغمبر کس سے ہے یعنی کس کو رسول بنا۔

⑤- اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ
وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ إِذَا جَاءَتْهُمُ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَا حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ

خصوصیات نبی و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

④ سب سے اعلیٰ اخلاق رسول کا ہی ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ زندگی اور اخلاق پر ہی عمل پیرا ہونا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ زندگی پر عمل چھوڑ کر کافروں کے طریقہ زندگی پر عمل کرنے والا سخت درجہ کا جاہل اور مجرم ہے۔

⑤ نبی اور رسول کا از حد احترام کرنا، ایمان کی علامت ہے۔ نبی اور رسول کے سامنے یادب رہے۔ اسے عام آدمی کی طرح نہ ملے۔ ورنہ اپنے اعمال برباد کر بیٹھے گا۔

⑧ نبی کی طرف اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے اور اپنا پیغام پہنچاتا ہے، پہلے زمانہ میں بھی مختلف انبیاء علیہم السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا۔

⑨ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی ہیں۔ یعنی آپ نے کسی انسان سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا اور آپ کی قوم میں زیادہ امی لوگوں پر مشتمل تھی۔ اپنی امت کو کتاب اللہ اور حکمت سکھائی۔ اور انہیں پاکیزگی کا درس دیا۔

⑩ نبی کا کام یہ ہے کہ امت کو اسلام کی طرف بلائے۔ لیکن اگر لوگ دھیان نہ کریں تو نبی نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اور بری الذمہ ہو گیا۔

⑪ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ کا اجر نہیں مانگتے۔ اور آپ تکلفات سے دور رہتے ہیں۔

۱۲) عام طور پر ہر نبی جس قوم میں مبعوث ہوتا ہے اس قوم کی زبان میں پیغام عطا کرتا ہے۔ البتہ آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے عرب قوم کو یہ شرف بخشا کہ نبی مت تک کی ہر قوم کے لیے رسول عربی ہی رہنما ہیں۔ اور عربوں کو یہ شرف اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ آخر عربوں میں کچھ خوبی تھی۔ تو ہی یہ شرف عطا کیا۔ ولو کہہ انکاروں۔

۱۳) نبی کا کلام وحی کا درجہ رکھتا ہے۔ اور کلام و فعل نبی کو حدیث کہتے ہیں انہیں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے وہ کافر ہے اور اس نے قرآن مجید کا انکار کر دیا۔

۱۴) نبی اور رسول ہر گناہ سے پاک ہوتا ہے۔ اور یہ درجہ نبی کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔

۱۵) نبی، اللہ کا پیغام پوری امانت داری کے ساتھ پہنچاتا ہے اور اس میں خیانت نہیں کرتا۔

۱۶) شاعری، مقام نبوت کے مناسب نہیں۔ اس لیے شاعری جیسی فنون چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں سکھائی گئی۔

۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر انہ حد مہربان ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ لوگ خدا کے دین میں داخل ہو کر دوزخ سے بچ جائے

سیرتِ حسنہ

۶) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ
الْبَيْتِ لَكُمْ رُسُلٌ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ

اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی
امید رکھتا ہے۔ اور اللہ کو بہت
یاد کرتا ہے۔

اور بے شک آپ تو بڑے
عظیم اخلاق پر ہیں، اور بے شک تو بڑے
ہی خوش خلق ہیں۔

لِلّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ
يُحْيَا لِلّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
ذَكَرَ اللّٰهُ كَثِيْرًا ۝۱۰
وَ اِنَّكَ لَعَلٰى
لِقَوْلِ عَزِيْمٍ ۝۱۱

احترام رسول

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے
رسول کے سامنے پہل نہ کرو اور اللہ سے
ڈرنے رہو۔ بیشک اللہ سب کچھ سننے
والا جاننے والا ہے۔

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز
سے بلند نہ کیا کرو جیسے کہ تم ایک دوسرے
سے کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال برباد
نہ ہو جائیں اور تمہیں سزا بھی نہ ہو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَرْفَعُوْا صَوْتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ
فَتَكُوْنُوْا كَاجْفَرٍ يَّعْبُدُكُمْ بَعْضُ اَنْ
عَمَّا لَكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۱۲

وحی کرنا اللہ کا کام ہے

۸) اِنَّا اَرْحَمْنَا اِيْكَ كَمَا
اَوْحَيْنَا اِلَى نُوْحٍ وَ النَّبِيِّنَّ
مِنْ بَعْدِهِ ج وَ اَوْحَيْنَا اِلَى
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَاِلْسَابٰطِ وَاِيسٰى وَاِ
يُوْبَ وَاِيُوْسُ وَاِهٰرُوْنَ وَاِ
سَلِيْمٰنَ ج وَ اٰتَيْنَا دَاوُدَ مَابُوْمَا ۝

ہم نے تیری طرف وحی بھیجی جیسے کہ
نوح پر وحی بھیجی اور ان نبیوں پر جو
اس کے بعد آئے، اور ہم نے ابراہیم
اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور
اس کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس
اور ہارون اور سلیمان پر وحی بھیجی اور
ہم نے داؤد کو زبور دی۔

خصائص نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۹) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَ الْحِسْبَةَ ۝

۱۰) وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَآ اَنۡا سَلٰتُكَ
عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝

اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا
جسے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا
ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں
پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت
سکھاتا ہے۔

اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان
نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

بِالْمُرْتَدِّينَ مَا وَفَّ

الْتَّرَجِيءُ ۝

ہے ایمانداروں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

وَمَا أَسْأَلُكَ إِلَّا

مَخْصَةً لِلْعَالَمِينَ ۝

اور تجھ کو ہم نے تمام جہانوں کے رحمت بنا کر بھیجا۔

⑱ جو اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے یا کسی بھی رسول یا نبی کو تکلیف دیتا ہے وہ

اور بے ایمان ہے اسی طرح وارث رسول یعنی علماء کرام جو رسول اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پڑھتے پڑھاتے ہیں انکا دشمن بھی بے ایمان

⑲ اکثر انبیاء علیہم السلام نے معجزات پیش کیے۔ معجزہ کا مفہوم یہ ہے

کسی نبی کے ہاتھ پر ایسا کام صادر ہو۔ جو انسانی قوتوں اور انسانی دماغ سے بالاتر ہو۔ مثلاً انگلیوں سے پانی کا چمچہ جاری ہو جانا کہ ڈیڑھ ہزار

انسان وضو کرے اور پانی پئے۔ بغیر دوا کھلائے مردے کو ہاتھ لگا کر وہ زندہ ہو جائے۔ بغیر پانی یا دوا ڈالے آگ کا بجھ جانا زمین کے

اندروں رخت کا چل کر آنا اور گو اسی دے کر واپس چلے جانا، چاند کو ٹکڑے ہو کر آنا واپس جا کر مل جانا وغیر ذلک،

اور اگر ایسا کام کسی نیک مسلمان کے ہاتھ پر صادر ہو۔ تو اسے کرامت کہا جاتا ہے۔ اور اس سے متعلقہ کام بد معاش یا کافر کے ہاتھ پر

صادر ہو، تو اسے استدراج یعنی شعبدہ بازی کہا جاتا ہے البتہ شعبدہ بازی مخفی اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ اور ایک شعبدہ باز یقیناً معجزہ یا کرامت

م صادر نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس سے ملتا جلتا ایک دھوکہ پر مشتمل کا صادر ہے کہ لوگ اسے دیکھ کر بے وقوف بن جائیں۔

معجزہ نبی کے ذاتی اختیار میں نہیں ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ چاہے تب ہی معجزہ صادر ہوتا ہے، اور کرامت کا بھی یہی حال ہے۔ مگر شعبہ بازی ایک فن ہے۔ جو ہر وقت دکھایا جاسکتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے زمین پر ایسا سیلاب آیا کہ زمین کے ہر سوراخ سے پانی بہ نکلا۔ تنوروں سے پانی ابلنے لگا۔ آخر کار مسلمانوں کے سوا سب کافر ڈوب کر مر گئے۔

حضرت ہود علیہ السلام کی دعا سے اس قدر بڑی اونٹنی پیدا ہوئی۔ کہ وہ تنہا ہی چٹھے کا سارا پانی پی جاتی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صلیتی ہوئی زبردست اچانک ٹنڈی پڑ گئی اور کافروں کو اپنے منسوبے میں نامزدی حاصل ہوئی۔

حضرت داؤد علیہ السلام آگ میں ڈالے بغیر لوہے کی سلاخیں اور تار میں بنا لیتے تھے۔ جیسے لوہا نہ ہو بلکہ گندھی ہوئی مٹی ہو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام ہواؤں پر اڑتے پھرتے اور انسان، جن اور چند پرند پر حکمران تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا پڑنے سے سمندر میں بارہ خشک راستے بن گئے۔ چنان سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور روزانہ من و سلوک کھانے کے لیے اترتا۔

معجزات انبیاء علیہم السلام

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے گاہے گاہے معجزے ظاہر ہوتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کے سامنے ایک ایسی عاجز کرنے والی دلیل آجائے کہ پیغمبر کی رسالت کا ثبوت ان کے سامنے آجائے اور وہ رسول اللہ پر ایمان لاکر دوزخ سے بچ جائیں۔

چنانچہ فرمایا:-

اور یہ معجزات تو ہم محض ڈرانے

وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا

کے لیے بھیجتے ہیں۔

تَعْوِيفًا ۙ

معجزہ سے مراد یہ ہے کہ نبی و رسول کے ہاتھ پر ایسا کام صادر ہو جو انسانی قوتوں اور وسائل سے بالاتر ہو اور وہ نبی کے ہاتھ پر صادر ہو۔ مثلاً مردہ کا زندہ کرنا۔ آگ کا پانی ڈالے بغیر بجب جانا وغیرہ۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ معجزہ صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہوتا ہے۔

چنانچہ فرمایا:-

اور کسی رسول کے اختیار میں نہ تھا

① وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ

کہ وہ اللہ کے حکم کے سوا کوئی معجزہ لاتا۔

يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ

چند پیغمبروں کے معجزات کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا معجزہ

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا
فَأَنزَلْنَا سُورَةَ الْقُرْآنِ
فَنُفِثَ مِنْ كُلِّ فَوْجٍ رِجَالٌ
وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ
عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ
أَمَنَ ط ۝

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم پہنچا
اور نور نے جوش مارا ہم نے کہا کشتی میں
ہر قسم کے جوڑا تر مادہ چڑھا لے اور اپنے
گھر والوں کو بھی گروہ جن کے متعلق
غرق کر نیکا فیصلہ ہو چکا ہے اور سب
ایمان والوں کو بھی کشتی پر بٹھالو

حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ

قَالَ هَذِهِ نَاقَةٌ لِّقَوْمٍ
شِرْبُكُمْ شَرِبُكُمْ يَوْمٍ
مَّعْلُومٍ ۝ وَلَا تَسْرُوهَا
بِسُوءِ نِيٍّ خُذْكُمْ عَذَابٌ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

کہا یہ اونٹنی ہے اس کے پینے کا
ایک دن ہے اور ایک دن معین تمہارے
پینے کے لیے ہے اور اسے برائی سے
ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں بڑے دن کا
عذاب پکڑے گا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ

انہوں نے کہا کہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہے

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا

۱۔ ہود ۴، ۲۔ ع ۴، ۳۔ الشعراء ۱۵۵، ۱۵۶

تو اسے جلا دیا اور اپنے معبودوں کی مدد
 کروہم نے کہا اسے آگ ابلا ہم پر سرد
 اور راحت ہو جا۔

الْفَتْكُمُ إِن كُنْتُمْ ذَاعِلِينَ ۝
 قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَا
 سَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝

حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ

اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنی
 طرف سے بزرگی دی تھی۔ اسے پہاڑ و
 ان کی تسبیح کی آواز کا جواب دیا کرو۔ اور
 پرندوں کو تابع کروا تھا۔ اور ہم نے ان کے
 لیے لوہا نرم کروا تھا کہ کشادہ نہ رہیں بنا
 اور اندازے سے کڑیاں جوڑ اور تم
 سب نیک کام کرو۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا
 فَضْلًا يَجِبَالُ أَوَّيُّ مَعَهُ
 وَالطَّيْرُ بِوَيْعِنَا لَه
 الْحَدِيدَ ۝ إِنَّا غَلَّ
 سَبْعًا وَتَدْرِي فِي السَّوْدِ
 دَاغَمَلُوا مَا لِحَاة

حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ

اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور
 کہا اسے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی
 گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کے ساز و سامان
 دیے گئے ہیں بے شک یہ صریح نصیحت ہے

رَوْرِيثَ سُلَيْمَانَ دَاوُدَ وَ
 قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلِمْنَا
 مِنْ مَنطِقِ الطَّيْرِ وَأَوْتَيْنَا مِنْ
 كُلِّ شَيْءٍ مَّا تَطْغَبُونَ ۝

لقد الانبياء ۶۸، ۶۹ بسم الله

الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ
فَلَهُ يَوْمًا عُنُونٌ ۝

اور سلیمان کے پاس اس کے لشکر جن اور
انسان اور پرندے جمع کئے جاتے
پھر ان کی جماعتیں بنا لی جاتیں۔

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عُدُوَهَا
شَهْرًا وَمَا دَاخِلُهَا شَهْرٌ
وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ
وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ
بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ
رَبِّهِ ۖ وَمَنْ يَتَزَكَّ مِنْكُمْ
عَنْ أَمْرِنَا نُنَزِّلْهُ مِنْ
عَذَابِ السَّعِيرِ ۚ يَعْمَلُونَ
لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ
مَحَارِبٍ وَيَبْ وَاثِيلٍ وَجَعَانٍ
كَالْجَوَابِ وَقُدْرٍ رَّاسِيَتٍ ۖ

موا کو سلیمان کے تابع کر دیا تھا جسکی
صبح کی منزل مینے بھر کا سفر اور شام کی
منزل مینے بھر کا سفر کئی۔ اور ہم نے
اس کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا
اور کچھ جن اس کے آگے اس کے رب کے
حکم سے کام کیا کرتے تھے۔ اور جو کوئی
ان میں سے ہمارے حکم سے پھر جاتا تھا
تو ہم اسے آگ کا عذاب چکھاتے تھے
جو وہ چاہتا اس کے لیے بناتے تھے
قلعے اور تصویریں اور حوض جیسے لگن
اور جی رہنے والی دیگیں،

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ

وَإِنِ اتَّقِ عَصَاكَ فَلَمَّا
رَأَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ
تَلَّىٰ مُدَبِّرًا لَّدُنِّي يُعَقِّبُ ۖ

اور یہ کہ اپنی لٹھی ڈال دے پھر
جب اسے دیکھا کہ سانپ کی طرح
لہرا رہا ہے تو منہ پھیر کر اٹا بھاگا، اور

پہچے مڑ کر نہ دیکھا۔ اسے موسیٰ! سامنے آ
 اور ڈر نہیں، بے شک تو امن والوں
 سے ہے۔ اپنے گریبان میں دہنا ہاتھ
 ڈال دے جو بغیر کسی عیب کے تپکتا ہوا
 نکلے گا اور رفع خون کے لیے اپنا
 بازو اپنی طرف ملا۔ سو تیرے رب کی طرف
 سے فرعون اور اس کے سرداروں کے
 لیے یہ دوسندیں ہیں۔

پھر ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ اپنی
 لاش کو دریا پر مار پھر پھٹ گیا پھر ہر
 ٹکڑا ایک بڑے ٹیلے کی طرح ہو گیا،
 اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ اتارا،
 پھر جب موسیٰ نے اپنی قوم کے یہ
 پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنے عساو پتھر پر
 مار۔ سو اس سے بارہ چشمے بہ نکلے۔
 ہر قوم نے اپنا گناٹ پہچان لیا۔

مُوسَىٰ أَتَيْلُ وَلَا تَخَفْ فَنفِ أَنْتَ
 مِنَ الْآمِنِينَ هَ اسَلَّتْ يَدَكَ
 بِجَيْبِكَ تَخْرُجُ بَيْضًا
 لَمْ يَغْرُسُوا وَنَادَا ضَمُّ
 لَيْكَ جَنَاحَكَ مِنْ
 لَدَهَبٍ نَدَا نِكَ بَرَهَانِ
 مِنْ سَائِكَ إِلَى فِرْعَوْنَ
 مَلَأَهُ طَلَه

فَادْحِينَا إِلَى مُوسَىٰ أَنْ
 ضَرِبَ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ
 نَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَانِطَرِدًا لِعَظِيمَةٍ
 نَزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّانَ وَالسَّلْوَىٰ
 وَإِذَا اسْتَسْقَىٰ عَلَيْكُمُ الْمَنَّانُ
 نَسَلُوا هَ دَمُوسَىٰ بِقَوْمِهِ
 نَقَلْنَا ضَرِبَ بِعَصَاكَ الْحَجَرُ
 نَانْفَجَتْ مِنْهُ اثْنَا عَشَرَ عَيْنًا
 قَدَعِلِمُ كُلُّ أَنْاسٍ مَشْرَبًا وَطَلَه

۲۷ الشعراء ۶۳ - ۳۵ طه ۸۰

۳۱ - ۳۳ - ۳۴

۶۰ بقرہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ

اذْقَالَتِ الْمَلِيكَةَ يُرِيْمُ
 اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُرُكَ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ
 اسْمُهُ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
 وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۗ لَا يُكَلِّمُ
 النَّاسَ فِي الْمَقَدِّ وَ
 كَثَلًا وَ مِنْ
 الْمُهَلِّحِينَ ۝

اِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ
 مِنْ رَبِّكُمْ لَا اِنِّي اَخْلَقُ لَكُمْ
 مِنَ الطَّيْنِ كَفَيْتُهُ الطَّيْرُ
 فَانْفَعُ فِيهِ فَيَكُونُ
 طَيْرًا اِذَا ذُنَّ اللّٰهُ بِهِ وَاَجْرِي
 الْاَكْمَهَ وَاَلَا بُرَّ صُ
 وَاِحْيِ الْمَوْتِ اِذَا ذُنَّ
 اللّٰهُ بِهِ

جب فرشتوں نے کہا اے مریم
 اللہ تجھ کو ایک بات کی اپنی طرف
 بشارت دیتا ہے اس کا نام مسیح
 بیٹا مریم کا ہوگا۔ دنیا اور آخرت
 مرتبے والا اور اللہ کے مقربوں میں
 ہوگا۔ اور جبکہ وہ ماں کی گود میں ہوگا
 لوگوں سے باتیں کرے گا اور جبکہ وہ
 عمر ہوگا نیکوں میں سے ہوگا۔

بے شک میں تمہارے رب کی طرف
 سے تمہارے پاس نشانیاں لے کر آیا ہوں
 کہ میں تمہیں مٹی سے ایک پرندہ کی شکل
 دیتا ہوں پھر اس میں چونک مارتا ہوں
 تو وہ اللہ کے حکم سے اڑتا جہاں وہ چاہتا ہے
 اور مادرتا اور اندھے اور کورے کو اچھی
 دیتا ہوں۔ اور اللہ کے حکم سے مردوں
 زندہ کرتا ہوں۔

مگر یہ بات یاد رکھئے کہ آج کا مسلمان ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے دین کا وارث ہے۔ یہودیوں نے آسمانی دین کو بدل دیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بعد میں آنے والے نبیوں کا انکار کر کے کفر اور جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف اسی قدر بڑھا کر کی کہ انہیں انسان کی بجائے خدا کا بیٹا کہہ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ بولا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا۔ دین مسیح کو بدلا۔ یہودیوں نے تورات کو اور عیسائیوں نے انجیل کو بدل ڈالا۔ آج دونوں کا من گھڑت نظریات اور من گھڑت دین ہے۔ صرف مسلمان ہی ایسی قوم ہے کہ جنہوں نے ہر نبی پر ایمان رکھا۔ اور اسلام ہی خدا تعالیٰ کا واحد اور ہر زمانے کا سچا دین ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں کی نیم برہنہ اور دلچسپ عورتیں بازاروں میں کٹری ہو کر طبلے کی تھاپ پر یا نسوانی نظارہ دکھاتے ہوئے عیسائیت کا شریچہ تقسیم کرتی ہیں۔ مالی امداد، مفت تعلیم، مفت علاج اور ملازمتوں کی رشوت پیش کی جاتی ہے۔ ایسا مذہب جو دہیل کی قوت کی بجائے بازاری عورتوں کے نظاروں، اور مالی و دنیاوی رشوتوں کا محتاج ہو۔ وہ آسمانی اور صحیح مذہب کیسے ہو سکتا ہے؟ مگر اسلام آہر یا نہیں

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

وہ پاک بے حس نے راتوں رات

اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ

بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَرَكْنَا

مَوْلَهُ لِنَبِيِّهِ مِنْ آيَاتِنَا مَا لَا

تک سیر کرائی جس کے گرداگرد ہم نے برکت
رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھا

(۱)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل زمزم کے پانی سے دھو کر ایمان و حکمت سے
بھر دیا گیا۔ پھر براق پر مسجد اقصیٰ تک لے جایا گیا اور وہاں سے ساتوں
آسمانوں پر سیر کرائی گئی۔ اور اس سے بلند ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی
اور پچاس نمازیں روزانہ پڑھنا فرض ہوئیں مگر بار بار کی درخواست کے بعد
پانچ نمازیں رہ گئیں۔ اب جو پانچ نمازیں پڑھے گا اسے پچاس نمازوں
ثواب ملے گا۔ ملخصاً من مشکوٰۃ ص ۵۲۶۔

(۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا اہل مکہ نے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کے لیے کہا آپ نے انہیں دکھ
دیا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا حتیٰ کہ دونوں ٹکڑوں کے درمیان حرار کا پہاڑ
تھا متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۵۲۔

(۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب سفر ہجرت میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں لوگ غار پر گزرے تو اس کے
دروازے پر مکڑی کا جال اتنا ہوا دیکھا کہ گئے گئے اگر یہاں کوئی اندر گیا
ہوتا تو دروازے کا مکڑی کا جال ٹوٹا ہوتا ہے۔ آپ تین رات یہاں
رہے۔ مشکوٰۃ ص ۵۲۳۔

(۴)

ایک درخت جو وادی کے کنارے تھا زمین کو بھاڑتا ہوا چلا
اور آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور آپ کی رسالت کی تین بار گواہی دی

لے بنی اسرائیل۔ ۱۔

جگہ واپس چلا گیا (مشکوٰۃ ص ۱۵۲) لخصاً
 حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں مکہ میں حضور اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ جس طرف جاتے تو پہاڑ اور درخت جو سامنے
 آتا وہ یہ کہتا: اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو یعنی پہاڑ اور درخت
 بھی سلام عرض کرتے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد کے ایک ستون کے قریب کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹھکانا
 لگا کر خطبہ دیتے جب آپ کے لیے منبر بنایا گیا اور آپ اس پر بیٹھے
 تو وہ کھجور بلند آواز سے اس قدر روایا کہ قریب تھا کہ علم کے مارنے اچھٹ
 جاتا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے اسے پکڑ کر ساتھ لگایا۔ تو
 وہ ایسے رو رہا تھا۔ جیسے کہ بچے کو چپ کرایا جاتا ہو۔ آخر خاموش ہوا
 آپ نے فرمایا: وہ ذکر و نصیحت سنتا تھا اس کے فراق پر روایا۔

رمشوٰۃ ص ۱۵۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ حدیبیہ کے دن حضور نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پانی کے برتن میں ہاتھ رکھا۔ تو انگلیوں سے
 پانی کے چٹھے جاری ہو گئے۔ فرمایا: ہم نے پیا اور وضو کیا۔
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:
 آپ کتنے بھتے؟

فرمایا: اگر ہم لاکھ ہوتے تو بھی کافی ہوتا، ہم اس دن دیر بھر اترتے مشکوٰۃ ص ۱۵۲

عزودہ خندق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت فاقہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کچھ کھانا لے کر حاضر ہوئے۔ اور خاموشی سے اپنے آپ نے فرمایا: اے اہل خندق، جابر نے کھانا تیار کیا۔ اس لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹے میں لعاب مبارک اور برکت کی دعا کی۔ پھر گوشت والے برتن میں لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ ایک ہزار آدمی کھانا کھا گیا۔ برتن میں ساکن و آبنا ایسے ہی تھا۔ مشکوٰۃ لخصاص ۵۳۲۔

حضرت اسید اور حضرت عباد رضی اللہ عنہما ایک شب کو اپنی کسی صاحب کے متعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باتیں کرتے رہے۔ سخت اندھیری رات تھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نکلے۔ تو ہر ایک کے ہاتھ میں لالٹھی تھی۔ ایک کی لالٹھی روشن ہو گئی۔ جب اپنے گھروں کو جانے والے راستوں پر الگ ہوئے تو دوسرے کی لالٹھی بھی روشن ہو گئی۔ آخر وہ اپنے گھر پہنچے مشکوٰۃ ص ۵۴۲۔

نبی کا کام دعوت اسلام ہے

نبی کا کام یہ ہے۔ کہ جو لوگ اسلام کی دعوت قبول کر کے دنیا میں شریعت زندگی گزاریں اور اللہ کی عبادت کریں انبیاء علیہم السلام کی اطاعت انہیں جنت کی خوشخبری دے اور جو خدا اور اس کے رسول کے نافرمان ہیں۔ کفر اور گناہ کی زندگی گزارنے پر اصرار کرتے ہیں انہیں جہنم

اگر وہ ڈر جائیں تو ٹھیک در نہ نبی کا کام صرف دعوت دینا ہے۔ اور بس! اور اسلام کا روشن چراغ قرار دیا گیا بشرطیکہ دل زندہ ہو اور دیانت داری نہ غور کرے۔

دعوتِ اسلامی

أَتَسَلُّكَ بِالْحَقِّ
وَنَزِيرًا مَلَكًا
هَذَا النَّبِيُّ إِنَّا أُرْسَلْنَا
بِذِكْرٍ مَّبَشِّرًا وَنَذِيرًا
إِلَى اللَّهِ بِأَذْدِهِ وَسِيمًا جَاءَ
عَلَيْهِ

بے شک ہم نے آپ کو سچا دین
دیکر خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے
اسے نبی ہم نے آپ کو بل شہ گواہی دینے
والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور
اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا
اور چراغ روشن بنا کر بھیجا ہے۔

کوئی نبی نفع یا نقصان کا مالک نہیں

کوئی نبی اپنے یا کسی دوسرے کے نفع و نقصان کا مالک نہیں اور
ہی کسی کو ہدایت دینے کے اختیارات کا مالک ہے۔ وہ صرف تبلیغ کرنیوالا
ہی ہے۔ نفع و نقصان اور ہدایت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے
ر کسی نبی در رسول کو یہ حق بھی حاصل نہیں کہ وہ کسی چیز کو حلال اور
حرام قرار دے۔ چنانچہ آج جو حکمران شراب اور دوسرے حرام

فَرَايَا لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثْنَا نَبِيًّا
 مَسْئُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ ۗ
 أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ
 مِّنْهُمْ ۗ

قُلْ سَيَحْكُمُ مَا بِيْ هَلْ كُنْتُمْ إِلاَّ بَشَرًا مِّثْلِي ۗ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صاف وضاحت کرتے
 ہوئے اعلان کیا۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
 يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ
 إِلَهُ وَاحِدٌ ۗ

کہہ دو، کہ میں بھی تمہارے جیسا
 آدمی ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے
 کہ تمہارا معبود ایک معبود ہے۔

نبی غیب وان نہیں ہوتا

۲۲۔ نبی کا معنی خبر دینے والا ہے۔ مگر اس سے مراد صرف وہ خبر ہے کہ جو
 اللہ تعالیٰ اسے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی نبی کسی خبر پر مطلع
 نہیں ہو سکتا۔ ساری مخلوق میں سب سے بلند درجہ نبی اور رسول کا ہے۔

۱۔ آل عمران ۱۶۵۔ ۲۔ ع ۱۰۔ ۳۔ یونس ۲۔ ۴۔ ع ۶۔ ۵۔ نبی اسرائیل ۳۴۔ ۶۔ ع ۱۰۔ ۷۔ کہف ۱۱۰۔

مگر نبی اور رسول بھی غیب وان نہیں ہو سکتا۔ اگر نبی اور رسول غیب وان نہ ہو، تو چھوٹے درجہ کے لوگ اور اولیاء کرام کیسے غیب جان سکتے ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت

حضرت آدم علیہ السلام غیب وان نہیں آدم علیہ السلام اور

کی بیوی کو پیدا فرما کر جنت میں بھیج دیا البتہ حکم دیا کہ فلاں درخت کا پھل نہ کھانا
بس ایک آزمائش تھی۔ شیطان ان کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے مردود ہوا۔ مردود
شیطان نے ان سے انتقام لینے کی تدبیر سوچی۔ ان کے پاس جا کر تمہیں کھانے
کا یہ تمہارے فائدے کی بات بتاتا ہوں۔ کہ اس درخت کا پھل کھا لو گے
و ہمیشہ جنت میں رہو گے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سوچا کہ ایسا کون بد بخت ہے۔

جو آسمان پر یا جنت کے دروازے پر خدا کی جھوٹی قسم کھائے۔ مغالطے میں
اگر پھل کھا لیا۔ اللہ تعالیٰ بھی فرما دیا۔ فَنَسِیَ آدَمُ وَآدَمَ جَدُّهُ عَزْمًا۔
آدم بھول گئے۔ ہم نے ان کے دل میں گناہ کا ارادہ بھی نہیں پایا یہ سب بھول کر
ہوا۔ اگر آدم علیہ السلام غیب وان ہوتے تو شیطان کی سازش سے مطلع ہوتے
اور جنت سے نکلنے کا کام نہ کرتے۔

چنانچہ فرمایا:

(۳۳) نَسِیَ لَعْمًا الشَّيْطَانُ

يُنْبِئِي لَعْمًا مَا ذَرَايَا

پھر انہیں شیطان نے بکایا تاکہ انکی

شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی

عَنْهَا مِنْ سَوَاتِيمِهَا وَقَالَ
مَا نَعْمَكُمَا يَا بُكْبَا عَنْ
هَذِهِ الشَّجَرَةَ إِلَّا أَنْ
تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ
تَكُونَا مِنَ الْعَالَمِينَ وَوَقَّاسِعًا
إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ
فَدَلَّعَمَا بِغَاوٍ بِحَالِهِ

گئی تھیں، ان کے سامنے کھول دے۔ اور
کہا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت
سے نہیں روکا مگر اس لیے کہ کہیں تم فرشتے
ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ۔ اور
ان کے روبرو تم کھائی کہ البتہ میں تمہارا
غیر خواہ ہوں۔ پھر انہیں دھوکہ سے
مان کر گیا۔

حضرت نوح علیہ السلام غیب دان نہیں

فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ
وَلَا أَقُولُ لَكَ عِنْدِي خَزَائِنُ
اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا
أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ ۝

سو مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں
اور میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ
خزانے ہیں۔ اور نہ یہ کہ میں غیب دان ہوں
نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام غیب نہیں جانتے

وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ مَلَائِكَةٌ
بِالْبُشْرَى قَالُوا سَلَامًا
قَالَ سَلَامٌ فَمَا بَيِّنَاتٍ أَنْ

اور ہمارے بھٹے ہوئے ابراہیم نے
پاس خوشخبری لے کر آئے انہوں نے
سلام۔ پس دیر نہ کی کہ ایک بھٹا ہوا بچہ

لے آیا۔ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ
اس تک نہیں پہنچتے تو انہیں اجنبی سمجھا۔
اور ان سے ڈرا۔ انہوں نے کہا خود
نہ کہ وہ ہم تو لوٹا کی طرف بھی گئے ہیں۔
جب کہ وہ اس پر داخل ہوئے۔ پھر
انہوں نے سلام کیا۔ ابراہیم نے سلام کا جواب
دیا (خیال کیا) کچھ اجنبی لوگ ہیں۔ پس چپکے
سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور ایک
موٹا بچہ (تلا ہوا) لے آیا۔ پھر ان کے
سامنے لار کھا۔ فرمایا کیا تم کھاتے نہیں؟
پھر ان سے خوں محسوس کیا۔ انہوں نے
کہا، تم ڈرو نہیں، اور انہوں نے اسے ایک
دانش مندرے کے کنوینشنری دی۔

فرشتوں سے زور تے۔ آخر فرشتوں

نے بتایا تو طبیعت کو سکون آیا

فَاَمْ يَعْجَلُ حِينِيذٍ ۝
فَلَمَّا مَا اٰنِيْدِيْعُهُمْ لَا
يَعْبُدُ اِلَيْهِ نَكِرَ هُمْ
اَوْ حَسِبْ مِنْهُمْ خِيْفَةً ط
قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلَى
يَوْمِ لُوْطٍ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ
لَقَالُوْا سَلَامًا ط قَالَ سَلَامٌ ج
يَوْمَ تُنْفِرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلَى اَهْلِهِ
فَجَاوْ بِعِجْلِ سَيِّئٍ ۝ فَتَقَرَّبَ
اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝
فَاَوْحَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ط
قَالُوْا لَا تَخَفْ ط وَبَشِّرُوْهُ
بِقُلُوْبٍ عَلِيْمٍ ۝

حضرت لوط علیہ السلام غیب نہیں جانتے۔

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوٹا کے

وَلَمَّا اَنْ جَاوَتْ رُسُلْنَا لُوْطًا۔

سِنِي بِعِمْدٍ وَضَبَاقٍ بِعِمْدٍ ذَمَاعًا

وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا

تَخْزِنُ قَفِيلًا

وَلَمَّا جَاءَتْ مَسْئَلَنَا

لُوطًا سِنِي بِعِمْدٍ وَضَبَاقٍ

ذَمَاعًا وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ

عَصِيبٌ ۚ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ

يَهْرَعُونَ إِلَيْهِ طُورًا وَمِنْ

قَبْلُ كَانُوا يَعْشَوْنَ

السِّيَّاتِ ط قَالَ يَقَوْمِ

هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْفَرُ

لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ

وَلَا تُخْرَوْنِي

فِي ذِيئِي ط أَلَيْسَ مِنْكُمْ

رَجُلٌ رَاشِدٌ ۚ قَالُوا لَقَدْ

عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ

حَقٍّ جَدِيدٍ لَتَعْلَمُنَّ مَا

نُرِيدُ ۚ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ

لَهُ عِلْمٌ مِمَّنْ

پاس آئے تو اسے ان کا آنا برا معلوم ہوا

تنگ دل ہوئے فرشتوں نے کہا خون

اور غم نہ کھا۔

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوٹے

پاس پہنچے تو ان کے آنے سے شگین ہوا اور

دل میں تنگ ہوا اور کہا آج کا دن بڑا سخت ہے

اور اس کے پاس اس کی قوم بے اختیار

دوڑتی ہوئی آئی، اور یہ لوگ پہلے ہی سے

بے کام کیا کرتے تھے۔ کہا اسے میری

قوم یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے

پاک ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے

بھانوں میں مجھے ذلیل نہ کرو۔ کیا تم میں

کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔ انہوں نے

کہا البتہ تحقیق تو جانتا ہے کہ ہمیں تیری

بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں اور تجھے

معلوم ہے جو تم چاہتے ہیں۔ کہا،

کاش کہ مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت

ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کی

انخوان یوسف غیب وان نہیں

إِنَّا جَعَلْنَا إِلَىٰ آبَائِكُمْ فَتُونًا
يَا بَنَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا
شَعَرْنَا إِلَّا لَيًّا كَلِمًا فَهِيَ كَلِمَانَا
بَلْغَيْبٍ حَفِظِينَ ۝

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ کر
کہو، اے ہمارے باپ! تیرے بیٹے
پھوری کی اور ہم نے وہی کہا ہے
ہمیں علم تھا۔ اور ہمیں غیب کی خبر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام غیب نہیں جانتے

وَإِذ قَالَ اللَّهُ يُعِيسِي بَنَ
مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ
اتَّخَذُونِي وَأَقْرَبِي الْقَيْنِ مِنْ
دُونِ اللَّهِ قَالِ سُبْحَانَكَ مَا
يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ
لِي بِحَقٍّ وَإِنْ كُنْتُ تُلِيَّةً
فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي
نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي
نَفْسِكَ ط
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝

اور جب اللہ فرمائے گا کہ
مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں کو
کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں
دو خدا بنا لو۔ وہ عرض کرے کہ
ہے، مجھے لائق نہیں کہ ایسی بات
جو کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں
تو تجھے ضرور معلوم ہوگا۔ جو میں
ہے تو جانتا ہے۔ اور جو تیرے
ہے وہ میں نہیں جانتا۔

بے شک تو ہی تمام غیبوں

کوئی رسول بھی غیب نہیں جانتا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا
لَا عِلْمَ لَنَا بِمَا أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝

جس روز اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کرے گا پھر پوچھے گا تمہیں ان
امتوں کی طرف سے کیا جواب ملا ہے۔ وہ عرض کریں گے ان کے دل،

کا ہمیں علم نہیں، بے شک تمام غیبوں کو آپ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

ابن کثیر فرماتے ہیں! یعنی ہمارا علم آپ تعالیٰ کی ہر چیز پر حاوی علم

کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اگرچہ ہمیں جواب ملا اور جو جواب ملا ہم

اُسے سمجھ، مگر ہم تو ان کے صرف ظاہر سے واقف تھے اور ان کے باطن کا

علم ہمیں نہیں اور ہر چیز کا علم تو راے اللہ (صرف تجھ کو ہے) تیرے علم کے

مقابلہ میں ہمارا علم، نفی کے برابر ہے۔ کیونکہ تمام غیبوں کا جاننے والا صرف

تو ہی ہے۔ ابن کثیر جلد ۲ ص ۱۱۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وضاحت کے ساتھ یہ فرمایا گیا ہے آپ کی عظمت شان کو دیکھ کر کوئی شخص اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے۔ آپ غیب دان نہیں حقیقت یہ ہے کہ غیب دان ہونا اللہ کی صفت محض ہے۔ اور اللہ کی صفات اسی انداز پر مخلوق میں نہیں پائی جاسکتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن غیب کی خبروں کی اطلاع دی ہے وہ غیب دان ہونے پر نہیں۔ اس لیے کہ ان کی خبر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آپ کو دی ہے اور غیب دانی دونوں الگ الگ چیزیں ہیں دونوں کو گڈ ٹکڑے کے فتنہ برہنہ صرف ایک بدویانت جاہل کا کام ہے۔

قرآن مجید نے صاف فرمادیا۔

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي

غَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ

وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ

إِنِّي أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ

إِلَيَّ ط

وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبُ

لَأَسْتَكْبِرُ مِنَ الْخَيْرِ ط وَمَا

کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں ملائکہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔ اور اگر میں غیب جانتا ہوتا ہوں تو کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا۔ اور نہ

تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو محض ڈرانے والا
اور خوشخبری دینے والا ہوں ان لوگوں کو
جو ایمان دار ہیں۔

کہہ دو میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں
اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا جائیگا
اور نہ تمہارے ساتھ میں نہیں پیروی کرتا مگر
اس وحی کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

یہ غیب کی خبریں ہیں جو تم پر سے
ہاں بھیجتے ہیں۔ اور تو ان کے پاس نہیں تھا
جبکہ انہوں نے اپنا ارادہ پکا کر لیا اور
وہ تدبیریں کر رہے تھے۔

یہ غیب کی خبریں ہیں ہم بذریعہ وحی
تمہیں اطلاع دیتے ہیں اور تو ان کے پاس
نہیں تھا جب اپنا قلم ڈالنے لگے تھے کہ مریم
کی کون پرورش کرے اور تو ان کے پاس
نہیں تھا جبکہ وہ جھگڑ رہے تھے۔

یہ غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کی
طرف وحی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو

مَشْنَى السُّورِجِ اِنْ اَنَا
اِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ ۝۱۰

تَلِي مَا كُنْتَ بِدَعَا مَن
الرُّسُلِ وَمَا اَدْرَاي مَا
يَفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ اِنْ
اَتَّبَعِ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ ۝۱۱

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاِ الْغَيْبِ
نُوْحِيهِ اِلَيْكَ جَ وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اِذْ اجْتَمَعُوا اَمْرَهُمْ
وَهُمْ يَنْكُرُونَ ۝۱۲

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاِ الْغَيْبِ نُوْحِيهِ
اِلَيْكَ ط وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
اِذْ يُلْقُونَ اَقْلَامَهُمْ اَيْتُهُمْ
يَكْفُلُ مَدْرِيْمَ وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝۱۳

مِلْكٍ مِنْ اَنْبَاِ الْغَيْبِ نُوْحِيهَا
اِلَيْكَ جَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْتَ وَلَا

آپ ہی جانتے تھے اور نہ آپ کی تو

ہم ترے پاس بہت اچھے

کرتے ہیں اس واسطے کہ ہم نے

یہ قرآن بھیجا ہے۔ اور تو اس

البتہ بے خبروں میں سے تھا۔

اور تمہارے گرد و نواح

گنوار منافق ہیں اور بعض مدعی

نفاق پڑے ہوئے ہیں تم اتنے

ہم انہیں جانتے ہیں۔

اور اسی طرح ہم نے آپ

اپنے حکم سے قرآن نازل کیا اور

نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیسے

ایمان کیا ہے۔

تَوَمَّكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ

الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ

هَذَا الْقُرْآنَ قَدْ جِئْنَاكَ

مِنْ قَبْلِهِ لِمَنِ الْفَضِيلَةُ

وَمِمَّنْ حَرَجْنَاكَ مِنَ الْأَعْرَابِ

مُتَفِئُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَقَدْ

مَرَدَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَقَدْ

تَعَلَّمْتُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ

رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا

وَمَا عُنْتُ تَدْبِيرِي مَا

الْحِشْبُ وَلَا الْإِنْسَانُ

انبیاء علیہم السلام کی باہمی افضلیت

۲۰۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے بعض رسولوں کو بعض پر افضلیت بخشی ہے

اور واقعہ ہے مگر ہمیں یہ جائز نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا باہم ایسا تقابل کر

کہ جس سے بعض کی عزت ہو اور بعض کی توہین ہو جائے کسی نبی اور رسول

تو ہیں کہ ناکفر ہے۔

﴿۳۳﴾ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

یہ سب رسول ہیں ہم نے ان میں بعض کو

عَلَىٰ بَعْضٍ ۗ

بعض پر فضیلت دی ہے۔

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ

اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت

عَلَىٰ بَعْضٍ ۗ

دی ہے۔

لَا تَفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُم

کہ ہم اللہ کے رسولوں کو

ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔

تَأْتِيهِمْ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی و رسول تھے اور زندہ آسمان پر اٹھائے گئے

﴿۳۵﴾ بعض جاہل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا سمجھتے ہیں اس کی وضاحت کرتے

ہوئے بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ وہ خود اور ان کی والدہ

دونوں انسان ہیں بازار میں چلتے تھے، کھاتے پیتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام

بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے کسی طرح حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

اور یہ کوئی مجال نہیں اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنے میں ماں یا باپ کا محتاج نہیں۔ اگر

باپ کے بغیر پیدا ہونے سے کوئی خدا کا بیٹا بن جاتا ہو تو آدم علیہ السلام بغیر

ماں اور باپ کے پیدا ہوئے۔ وہ خدا کے بیٹے کیوں نہیں؟

﴿۳۶﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے سولی پر نہیں چڑھایا۔ بلکہ لوگوں کو مغالطہ

ڈال دیا گیا۔ اور انہیں زندہ سولی پر چڑھے بغیر آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ آخوند خاں

دمشق میں نازل ہوں گے۔ یہودیوں کو ختم کر دیں گے۔ اور یہودی حضرت علیہ
 علیہ السلام کی سخت توہین کرتے ہیں۔ ایسی بدکار قوم کی مذکورہ نے وائے عیسائیوں
 بھی سخت سزا دیں گے اور اسلام کے مطابق چالیس سال حکومت کر کے فوت ہونگے
 اور مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار میں دفن ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں مگر اللہ کے بیٹے نہیں ہیں

④ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا
 رَسُولٌ جَدَّخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
 الرُّسُلُ وَأُمَّهُ مَرْيَمُ
 كَانَتْ يَتِيمَةً
 كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ
 أَنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَكَ
 الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْظُرْ أَنَّى
 يُؤْتَوْنَ لَهُ
 إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللَّهِ
 كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ
 تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ
 لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ إِنَّمَا
 الْمَسِيحُ
 ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ
 وَكَلِمَةٌ جَاءَ
 الْفَقْرَاءَ إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ
 مِنْهُ نَفَاثَاتُ اللَّهِ وَرُسُلُهُ ج

مریم کا بیٹا مسیح تو صرف ایک رسول

ہی ہے جس سے پہلے اور بھی رسول

چکے ہیں اور اس کی ماں بھی ہے۔ دو

کھانا کھاتے تھے دیکھ تم انہیں کیسی

بتاتے ہیں پھر دیکھ وہ کہاں اٹے جاتے

بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک

آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر

کہا کہ ہو جا پھر وہ ہو گیا۔

بے شک مسیح، مریم کا بیٹا اللہ کا

رسول ہے اور اللہ کا کلمہ ہے جسے اللہ نے

تک پہنچایا اور اللہ کی طرف سے ایک جا

سوال اللہ اور اس کے سب رسولوں پر آیا

اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں: اس بات کو چھوڑ دو
تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ بے شک اللہ اکیلا
معبود ہے۔ وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی
اولاد ہو۔

بے شک وہ کافر ہوئے جنہوں نے کہا
کہ اللہ تو وہی مسیح، مریم کا بیٹا ہے کہ وہ
پھر اللہ کے سامنے کس کا بس چل سکتا ہے۔
اگر وہ چاہے کہ مسیح، مریم کے بیٹے اور اسکی
ماں اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے امر کرن سے پیدا ہوئے

جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تجھ کو
ایک باریکی اپنی طرف سے بشارت دیتا ہے۔
اس کا نام مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہوگا۔ دنیا
اور آخرت میں مرتبہ والا اور اللہ کے مقربوں
میں سے ہوگا۔ اور جبکہ وہ ماں کی گود میں
ہوگا تو لوگوں سے باتیں کرے گا اور جبکہ
وہ ادھیڑ عمر کا ہوگا اور نیکیوں میں سے ہوگا۔

لَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً ۗ إِنَّمَا اللَّهُ
وَإِنَّمَا اللَّهُ إِلَهُ
وَاحِدٌ ۗ سُبْحٰنَهُ أَنْ يَكُونَ
لَهُ وَلَدٌ ۗ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ
هُ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
ۗ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
أَن يَأْتِيَنَّكَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
ۗ قُلْ وَمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جَمِيعًا ۗ

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا مَرْيَمُ
إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ
سَمُوهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
صِفًا فِي الدُّنْيَا ۗ وَالْآخِرَةِ ۗ وَ
أَنَّ الْمُقَرَّبِينَ ۗ وَيُكَلِّمُ
النَّاسَ فِي الْمَقَرِّدِ ۗ كَمَثَلِ
مَنْ الصَّٰحِحِينَ ۗ

قَالَتْ مَا يَكُونُ لِي بِذَلِكَ
بَشَرًا قَالَتْ كَذَلِكَ

اللَّهُ وَيَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
إِذَا قَعْنَى أُمَّدًا فَيَا نَسَا
يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

رال عمران - ۴۵ تا ۴۷

مریم نے کہا اے میرے رب مجھے یہاں
کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے کسی آدمی نے
ہاتھ نہیں لگایا۔ فرمایا: اسی طرح اللہ جو
چاہے پیدا کرتا ہے۔ جب کسی کام کا ارادہ
کرتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا، تو وہ
ہو جاتا ہے۔

لیکن سورۃ مریم میں یہ واقعہ دوبارہ ذکر کرتے ہوئے یہ وضاحت کر دی
کہ بن باپ کسی کے پیدا کرنے سے وہ اللہ کا بیٹا نہیں ہوتا۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ
وَلَدٍ لَّا سُبْحٰنَہٗ ؕ (مَرْيَمَ: ۳۵) وہ پاک ہے۔

چنانچہ یہودی جو حضرت مریم علیہ السلام پر تمتم رکھتے ہیں اور عیسائی جو
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں دونوں ہی جھوٹے بہتان تراش
کافر ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر نہیں چڑھایا گیا

حالانکہ انہوں نے ذرا سے قتل کرنے
سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ سے
اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں

وَمَا تَتْلُوا لَهُ وَمَا صَلَّيْتُمْ
وَلَعِنَ شَيْبَةَ لَعْمًا وَاِنَّ
الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَسَفِي

ال عمران ۴۵، ۴۷ - ۳۵

کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں۔
 ان کے پاس بھی اس معاملہ میں کوئی یقین
 نہیں محض گمان ہی کی پیروی ہے ایمانوں نے
 یقیناً مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اسے اللہ
 نے اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اللہ زبردست
 حکمت والا ہے۔

بَيْنَهُمَا مَا لَعَنَ بِهِ
 يَلِيهِ إِلَّا رِيبَ أَعْيُنِنَا ج
 تَتْلُوهُ يَقِينًا ۝ بَلْ
 سَاءَ اللَّهُ وَالَّذِينَ كَانُوا
 اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ان کے بارے میں
 تورات و انجیل میں بھی پیشین گوئیاں موجود ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے تاکہ کافروں کو
 شبہ نہ ہو کہ وحی ان کی اپنی اختراع ہے۔ اب بھی اگر کوئی فندی اور بددیانت
 شبہ کرے تو اس کا علاج جہنم ہے۔

محمد اللہ کے رسول ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۝

مور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تورات و انجیل میں بشارت ہے

یہ اللہ کی آیتیں ہیں ہم تمہیں ٹھیک طور

پر پڑھ کر سناتے ہیں اور بے شک تو ہمارے

۝ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ تَتْلُوهَا

لِيَكَّ بِالنَّصِ ۝

رسولوں میں سے ہے۔

وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ

وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے

النَّبِيِّ الْأَخِيِّ الَّذِي يَجِدُونَهُ
مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَإِنَّا لَنَجِيزُ

ہیں اور جو نبی مہی ہے جسے اپنے ہاں توراہ
اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

وَأِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ

اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا، اے

مَرْيَمُ لِيَتَّبِعَنِي إِنْ أَرَادَ

نبی اسرائیل، بے شک میں اللہ کا تمہاری طرف

رَسُولٌ اللَّهُ إِلَيْكُمْ مَوْعِدًا

رسول ہوں تورات جو مجھ سے پہلے سے

لَمَّا بَيْنَ يَدَيْ مِنَ التَّوْرَةِ

تصدیق کرنے والا ہوں۔ اور ایک رسول

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنَ

کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد

بَعْدِي إِسْمُهُ أَحْمَدٌ (الصَّف-۶)

آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا۔

امی نبی اور امی امت

۲۸) وَمَا كُنْتُمْ تَدْعُوا مِنْ

اور اس سے پہلے نہ تو کوئی کتاب

قَبْلَهُ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ

پڑھتا تھا اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ

بِيَمِينِكَ إِذْ الْأَنْبِيَاءُ الْمُبْتَطَلُونَ ۝

سے لکھتا تھا اس وقت انبتہ پرست ^{بائبل} شک

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک

رَسُولًا مِّنْهُمْ لِيُذْهِبَ

رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا۔

لہذا پترہ ۲۵۲، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱

مشکوٰۃ ص ۵۱۵

جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

بنی اسرائیل کی سیاسی رقیادت، انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ البتہ خلفاء ہوں گے۔

بخاری کتاب المناقب

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے

اور نہ نبی ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ رزندی کتاب المناقب

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا:-

میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو موسیٰ کے ساتھ ہارون کو تھی

مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ بخاری مسلم کتاب المناقب

اب اگر حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نبی نہیں تو ایران کا بھائی

دجال اور قادیان کا غلام احمد دجال کیسے نبی ہو سکتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اور یہ کہ میری امت میں تمیں کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبی

ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ سالانہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی

نبی نہیں۔ راہبواؤد کتاب الفتن

اس حدیث میں آپ نے دو باتیں بتائیں۔

(۱۷) میرے بعد بڑے بڑے تمیں کذاب و جہال ہوں گے۔ جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔

(۱۸) میں خاتم النبیین ہوں اور پھر خود ہی خاتم النبیین کا مطلب واضح کر دیا کہ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

جہاں تک میرا ممان ہے۔ غلام احمد قادیانی و جہال نمبر ۲۹ ہے اور یہ اسرائیل میں ظاہر ہونے والے بڑے و جہال کا پھیلا ہو سکتا ہے اس کے تین دلائل ہیں۔
 (۱) اسرائیلی و جہال کا نقشہ بین الاقوامی سطح پر ہو گا قادیانی و جہال کا نقشہ بھی بین الاقوامی درجہ حاصل کر چکا ہے۔

(۲) اسرائیلی و جہال کے مددگار یہودی اور نصرانی ہوں گے اور اسرائیلی و جہال کے حامی بھی برطانیہ اور امریکہ کے نصرانی اور اسرائیل بھی ہیں۔

(۳) اسرائیلی و جہال دائیں آنکھ سے کاٹا ہو گا قادیانی و جہال کی ایک آنکھ تصویر میں صاف دکھائی نظر آتی ہے۔ اس موضوع پر انشاء اللہ ہم کسی دوسری تصنیف میں مکمل روشنی ڈالیں گے۔

صلوة و سلام

اور تمام رسولوں پر سلامتی ہو۔

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر

صلوة بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ

عَلَى النَّبِيِّ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اٰمَنُوْا بِرُسُوْلِهِ وَاَسْلِمُوْا سَلِيْمًا ۝۱۱۱
اس پر صلوة اور سلام بھیجو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں فرمائے گا، اس کے دس گناہ معاف کرے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا۔

رمشکوٰۃ ص ۱۸۶

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درود شریف کے الفاظ معلوم کئے گئے آپ نے یہ درود شریف بتایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اگرچہ احادیث میں دوسرے الفاظ بھی مذکور ہیں مگر یہ درود افضل ہے۔
اسی کا ثواب زیادہ ہے۔

مقام صحابہ کرام

اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے بارے میں صفات فرمادیا۔

(۱) صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کا تعاون کافی ہے۔

(۲) آپ کو ان کے لیے دعا کرنے اور ان سے مشورہ لیتے کا حکم دیا۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے گواہی دی، کہ صحابہ کرام کے دلوں میں ایمان محبوب ہے

اور کفر سے ان کو نفرت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(۱) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ

اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(۱) فَاعْتَبِرْ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

وَسَادِرُهُمْ فِي الْأَمْرِ ۝

دا سے نبی! تجھے اور ایمانداروں کو

جو تیرے تابع اور صحابہ ہیں اللہ کافی ہے)

دیس انہیں معاف کر دے اور ان

کے لیے بخشش مانگ اور کام میں

ان سے مشورہ لیا کر

اور لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں

(۲) وَلَئِنَّ اللَّهَ حَبِيبٌ إِلَيْكُمْ

ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو
تمہارے دلوں میں اچھا کر دکھایا ہے
اور تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور
نافرمانی کی نفرت ڈال دی ہے۔
یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ کے
فضل اور احسان سے اور اللہ جاننے
والا حکمت والا ہے)

إِيمَانٍ وَنَأْيَنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ
كَرَّةً إِلَيْكُمْ أَكْفَرُوا
نَفْسُوقًا وَالْعَصِيَانَ ط
إِلَيْكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۚ فَصَلِّ
بِنِ اللَّهِ وَنِعْمَةً ط وَاللَّهُ
بِئِنَّ حَكِيمٌ ۝

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام پر راضی ہو چکا ہے

④ بعض صحابہ کرام مکہ سے آنے والے یعنی مہاجرین تھے اور بعض مدینہ
کے رہنے والے یعنی انصار تھے، دونوں کے بارے میں فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ راضی ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی
ہو چکے ہیں اب جو بد بخت صحابہ کرام پر غصہ دکھائے وہ اپنے غصہ
میں مرے۔

⑤ جن صحابہ کرام نے صلح حدیبیہ میں بیعت کی تھی ان کی تعداد چودہ سو
تھی ان کے بارے میں دوبارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو
چکا۔ اور صحابہ کرام کے ہاتھ پر مزید بے شمار فتوحات کی خوشخبریاں دیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

④ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ لَوْ أَنَّهُمْ لَمُسْجِدِينَ وَالَّذِينَ
اتَّبَعُوا لَهُمْ بِإِحْسَانٍ لَّا
رَمَىٰ اللَّهُ عَنْهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
عَنهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ
تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ
الْقَوْلُ الْعَظِيمُ ۝

⑤ لَقَدْ رَمَىٰ اللَّهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي
قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ
عَلَيْهِمْ وَأَتَابَهُمْ فَنَتَحَّ
تَرِيًّا ۝ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً
يَأْخُذُونَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ
عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے ہجرت
والوں اور مدد دینے والوں میں
اور وہ لوگ جو سچی میں ان کی پیروی
وائے ہیں اللہ ان سے راضی ہو
وہ اس سے راضی ہوئے ان کے
ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے
نہریں بہتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ
یہ بڑی کامیابی ہے
بے شک اللہ مسلمانوں سے
ہو جب وہ آپ سے درخت
نیچے بیعت کر رہے تھے پھر
نے جان لیا جو کچھ ان کے
میں تھا پس اس نے ان پر اطمینان
نازل کر دیا اور انہیں جلدی سوج
وسے دی، اور بہت سی غنیمتیں
وسے لگائیں وہ لیں گے اور ان
زبردست حکمت والا ہے،

دشمن صحابہ کافر ہے؟

(۱۶) صحابہ کرام کو ایسا بھرو پھیل لانے والا فصل تزار دیا۔ کہ جس کو کاشتکار دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دیکھ کر خوش تھے کہ بہترین قوم پیدا ہوئی۔ البتہ کافر لوگ صحابہ کرام کو دیکھ غصہ سے جل اٹھتے ہیں۔ صحابہ کرام کا دشمن ہونا کافر کی ایک علامت ہے مسلمان کبھی بھی صحابہ کرام کا دشمن نہیں ہوتا،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے ساتھ صحابہ کرام ہیں۔ کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع سجود کر رہے ہیں، اللہ کا فضل اور اسکی خوشنودی تلاش کرتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا نشان ہے۔ یہی وصف ان کا اور ان میں سے اور انجیل میں ان کا وصف ہے، مثل اس کہیتی کے جس نے اپنی سولی نکالی پھر اسے تومی کر دیا پھر موٹی ہوئی

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ لَعَنَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مَا تَرَاهُمْ سَاجِدًا يَنْتَعِمُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ أَمْثَلُ فِي الْإِنْجِيلِ تَف كَذَّبُوا بِأَحْرَجِ شَطْرَهُ فَانَارَهُ فَاسْتَفْلَطَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ

بِإِيمَانِهِمْ وَعَدَا اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ مِنْكُمْ مَغْفِرَةً
وَإِحْسَانًا
عَظِيمًا ۝

پھر اپنے تئز پر کمڑھی ہو گئی۔ کسا
کو خوش کرنے لگی تاکہ اللہ ان کی
سے کفار کو غصہ دلائے اللہ نے
ان میں سے ایمانداروں اور نیک
کرنے والوں کے لیے بخشش اور
اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

۵. وعدہ استخلاف

⑤ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے وعدہ کیا کہ اگر تم ایمان لائے اور
اچھے عمل کیے۔ تو تمہیں دنیا میں بھی سب سے بڑی حکومت ملے
گی، اور کافر تم سے ڈرتے ہوں گے۔ اور چار وائگ عالم پر اسلام
کاغلبہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان
ذوالنورین رضی اللہ عنہم کے عہد میں اس قدر فتوحات ہوئیں کہ روس
زمین پر سب سے بڑی حکومت مسلمانوں کی تھی۔ اور کافروں کی دولتوں
بڑی سلطنتیں تباہ و برباد کر دی گئیں اور مسلمان روئے زمین پر ایک
ہزار برس تک اطمینان کے ساتھ حکومت کرتے رہے
فرمایا۔

اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے
جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک
عمل کئے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت
عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلوں
کو عطا کی تھی، اور ان کے لیے جس
دین کو پسند کیا ہے، اسے ضرور
مستحکم کر دے گا۔ اور البتہ ان کے
خوف کو امن سے بدل دے گا۔

رَا لِّلّٰهِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لِنَفْسِهِمْ فِي الْاٰثَرٰتِ
سَخَّلْنَا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْ دُوْنِهِ
مِمَّا يَشْتٰوْنَ
وَلِيْلِيْكُمْ يَوْمَ
الْحٰجَةِ اِنَّكُمْ
لَعِنْدَ رَبِّكُمْ
مَعْلُوْمٰتٌ

اتباع صحابہ کرام ہی ہدایت یافتہ کی علامت سے
اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا۔ نہ صرف وہ لوگ ہدایت پر لگے جو صحابہ کرام
کا اسلام قبول کریں، اور جو لوگ طریقہ صحابہ کرام سے دور ہیں وہ بد بخت
یعنی جہنمی ہیں،

اہل بیت کے بارے میں بھی صاف فرما دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں
راہی سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ اگر کسی منافق نے اہل بیت کے کسی
زور پر زبان درازی کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی بیان کی۔ جیسے
کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں قرآن مجید

ہیں ایک رکوع نازل ہوا۔ جس میں ان کی پاکیزگی بیان کی گئی اس کے
کو سزا سنائی۔

فرمانِ خداوندی کہ

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ

بِهِ فَقَدْ أَعْتَدُوا لَهُ وَرَإِن

تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي

شِقَاكِ ۖ فَسَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ

وَهُوَ السَّمِيعُ

الْعَلِيمُ ۗ

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ

عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ

الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۗ

اپس اگر وہ بھی ایمان لے آئیں

تم ایمان لائے ہو، تو وہ بھی

گئے اور اگر وہ نہ مانیں تو وہی

پڑے ہوئے ہیں سو تمہیں

اللہ کافی ہے اور وہی سننے

جاننے والی ہے

اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے

والو، تم سے ناپاکی دور کرے

تمہیں خوب پاک کرے

(گندم یا جو) کے صدقہ کے برابر اور اس کے نصف کے
ثواب میں) نہیں پہنچ سکے گا۔

مشکوٰۃ ص ۵۵۳

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو گالی دیتے
”تمہارے اس بڑے کثوت پر اللہ کی لعنت ہو“

مشکوٰۃ ص ۵۵۴

مندرجہ بالا احادیث میں تمام صحابہ کرام کو ہدایت یافتہ
کو ہدایت قرار دیا گیا۔ صحابہ کرام کے ساتھ دشمنی رکھنے کو باہت
و غضب بتایا۔ اگر صحابہ کرام پر اعتماد نہ رہے، تو یہ قرآن مجید اور
تمام احکامات عبادت وغیرہ سب صحابہ کرام کے بتائے ہوئے
سب سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ بلکہ اہل بیت کے گواہ بھی
اگر صحابہ کرام پر اعتماد نہ ہو۔ تو اہل بیت کہاں سے ثابت ہونے

خلفائے راشدین محمد بن

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ | جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

• تو غار میں میرا ساتھی ہے، اور حوضِ (کوثر) پر میرا ساتھی ہے،

مشکوٰۃ ص ۵۵۵

• تو اللہ تعالیٰ کا آگ سے آزاد کردہ (عتیق) ہے۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۶

• اے ابو بکر! تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔

مشکوٰۃ ص ۵۵۶

• جس قوم میں ابو بکرؓ ہو اس کے سوا کسی دوسرے کو اسی کا امام نہیں

مشکوٰۃ ص ۵۵۵

ہوتا چاہیے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

بارے میں فرمایا:

• اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق (جباری اور ظاہر) کر دیا۔

مشکوٰۃ ص ۵۵۷

- اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمر بن خطاب ہوتے۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۸
- ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ عمر بن خطاب کو چار باتوں سے پرافضلیت حاصل ہے (۱) بدر کے قیدیوں کے متعلق ان کے فیصلہ اللہ نے درست فرمایا (۲) پردے کی آیات ان کی خواہش ظاہر کرتے ہوئیں۔ (۳) حضور نے ان کے لیے اسلام لانے کی دعا کی۔ (۴) پہلے حضرت ابوبکر کی بیعت کی۔

ص ۵۵۸ ملخصاً میں مشکوٰۃ

- میں نے (جنت میں) ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی میں نے پوچھا، یہ کس کا ہے؟ تو (فرشتوں) نے جواب دیا: خطاب کا ہے،

مشکوٰۃ ص ۵۵۷

- ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے۔ اور مسجد میں ہوئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ میں سے ایک آپ کے دائیں جانب اور دوسرے بائیں جانب تھے، اور آپ دونوں ہاتھ تھامے (داخل) ہوئے، آپ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔

مشکوٰۃ ص ۵۶۰

- عزوہ عشرہ میں سخت تنگی کا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نہیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

اونٹ بیع سازوں سامان کے اللہ کی راہ میں دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کے بارے میں فرمایا:

● عثمان آج کے بعد جو عمل بھی کرے اسے کوئی خطرہ نہیں عثمان آج کے بعد جو عمل بھی کرے اسے کوئی خطرہ نہیں۔
(یعنی وہ پکا جنتی ہے)

ص ۵۶۱ مشکوٰۃ

● بیعت رضوان میں جب صحابہ کرام بیعت کر چکے تو حضور خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عثمان اللہ تعالیٰ کے کام میں اور اس کے رسول کے کام میں ہے، پھر اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا۔
اس طرح حضرت عثمان کی طرف خود ہی بیعت کر لی۔ حضرت عثمان کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ دوسرے صحابہ کے اپنے ہاتھوں سے بہتر ہے۔

● جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا رفیق ہوتا ہے، اور میرا رفیق یعنی جنت میں عثمان ہے۔
ص ۵۶۱ مشکوٰۃ

● حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آحد پر چڑھے۔ ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے۔ پہاڑ (خوشی سے ہلنے لگا) آپ نے پاؤں مارا اور فرمایا: اے اعدا، تم جا، نیزے اور ایک نبی، ایک مدیق اور دو شہید ہیں۔

ص ۵۶۲ مشکوٰۃ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

• تو مجھے ایسے بے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون
 السلام تھے البتہ میرے بعد نبی نہیں **ص ۵۶۳ مشکوٰۃ**

• جس کا میں مولیٰ (سرور) ہوں اس کا علی بھی مولیٰ ہے۔ اس کا مطلب
 حضرت علی کی فضیلت ظاہر کرتا ہے۔ اس سے مراد خلافت نہیں ہے
 جیسے کہ بعض رافضی من گھڑت مفہوم نکالتے ہیں۔

اور حقیقت دیکھی جائے۔ کہ تو رافضیوں سے زیادہ عام مسلمان
 علی رضی اللہ عنہ کی عزت کرتے ہیں۔

• تیرے اندر عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت ہے۔ یہودیوں نے ان
 بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی والدہ پر تہمت رکھی اور نصرانیوں نے ان سے
 محبت کی۔ کہ انہیں اس درجہ پر لے گئے جو ان کا بے نہیں۔

• پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 میرے متعلق دو آدمی تباہ ہوں گے۔ ایک از حسد محبت رکھنے والا
 میرے بارے میں وہ گمان کرتا ہے جو میرے اندر نہیں ہے۔ اور دوسرے
 بغض رکھنے والا میرا بغض اس کو ہر شہمت پر آمادہ کرتا ہے۔

یعنی حضرت علی کے دشمن خارجی اور ان سے محبت کی آڑ میں **ص ۵۶۵ مشکوٰۃ**
 دوسرے صحابہ کے دشمن رافضی دونوں ہی تباہ ہوں گے۔

مضمون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دس صحابہ کرام کو دنیا میں جنت
بمشرہ کی خوشخبری عطا کی) فرمایا:

ابوبکرؓ جنت میں ہیں اور عمرؓ جنت میں ہیں اور عثمانؓ جنت میں ہیں اور علیؓ
جنت میں ہیں اور طلحہؓ جنت میں ہیں اور زبیرؓ جنت میں ہیں اور عبد الرحمنؓ بن
وف جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں ہیں اور سعید بن زبیرؓ
جنت میں ہیں اور ابو عبیدہؓ بن جراح جنت میں ہیں۔

ص ۵۶۶ مشکوٰۃ

موت کا بیان

ہر انسان اور قوم پر موت ضرور آئے گی

(۱) اللہ تعالیٰ کے سوا ہر جاندار پر موت آئے گی۔ تم کہیں بھی ہو۔ موت آکر رہے گی۔

(۲) مالی اور جانی نقصانات بھی آزمائش کی ایک قسم ہے، ایسے وقت میں

بَلِّغُوا مَا إِلَيْهِمْ صَبْرًا وَإِلْتِمَاءً ۝

(۳) موت اپنے مقررہ وقت پر ہی آتی ہے اور صرف اللہ کے حکم آتی ہے۔

(۴) ہر انسان ہر قوم کی زندگی اور موت کا وقت مقرر ہے،

(۵) نیند موت کی بہن اور ہمارے لیے قابل عبرت ہے کہ ہر رات کو

نیند یعنی موت طاری ہو جاتی ہے اور بستیاں خاموش اور ویران ہوں

اور صبح کو اٹھ اٹھ کر چلنے پھرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح قیامت کو موت

اٹھنے کا منظر ہوگا۔

(۱) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۝

اور ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے

ہی پاس پھر کر آؤ گے

ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝

تَدْرَاكَ بَيْنَكُمْ
مَوْتًا يَوْمَ

ہم ہی نے تمہارے درمیان موت
مقرر کر رکھی ہے۔

عَلَّ مَنَ عَلَيْكَ فَاِنْ
تَوَدَّجَهُ رَا بِكَ
تَجَلَّالٍ وَاِلَا كَرَامٍ ۝

جو کوئی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا
ہے اور آپ کے پروردگار کی ذات
باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت
والا ہے (

بِنَ مَا تَكُونُوا يَدْرِكُكُمْ
بِتَّ رَلَوْكُمْ فَاِنْ
بِحَ شَيْدَةٍ ۝

تم جہاں کہیں ہو گے، موت تمہیں آ
ہی پکڑے گی اگرچہ تم مضبوط تلحوں
میں ہی ہو (

وَلَتَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ
مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَ
مِنَ الْمَوَالِ وَ
الْأَنْفُسِ وَالْأَشْرَارِ ۝

اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور
مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان
سے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے
والوں کو خوشخبری دے دو وہ لوگ

بِرَالصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ
أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ
أَلَا إِنَّ شَاءَ اللَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ
نَاجِعُونَ ۝ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ

کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے
تو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم
اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے
ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی

مَدْرَاتٍ مِّن تَارِبٍ وَّ رَاحِسَةٍ وَّ تَف
وَأَنَّكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

(۳) تخلیق انسانی کے بعد فرمایا:

ثُمَّ إِنِّي أَعْلَمُ بِمَا عَمِلْتُمْ
لِيَتَّعِبُوا ۝ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَمُ بِمَا
الْقِيَمَةَ يُبْعَثُونَ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ
نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ۝
هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّن
تَرَابٍ ثُمَّ مِّن نُّطْفَةٍ
ثُمَّ مِّن عَلَقَةٍ ثُمَّ
يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ ثُمَّ
لِتَكُونُوا شِوْحًا جَ و مِّنكُمْ
مَّن يَتُوفَّىٰ مِن تَبَلٍ و لِيَتَّبِعُوا
أَجَلًا مُّسَمًّى و لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ ۝

طرف سے مرابنیاں ہیں
اور یہی ہدایت پانے والے

اپھر تم اس کے بعد مرنے
پھر تم قیامت کے دن اٹھا
اور بے شک ہم ہی زندہ کر
مارتے ہیں اور اخیر مالک
روہی ہے جس نے تمہیں مٹی
سے پھر خون جے ہوئے سے
پھر وہ تمہیں بچہ بنا کر نکالتا
باقی رکھتا ہے تاکہ تم اپنی
پہنچو پھر یہاں تک کہ تم بوڑھے
ہو۔ کچھ تم میں اس سے پہلے
ہیں بعض کو زندہ رکھتا ہے
تم وقت مقرر تک پہنچو۔
تم سمجھو

۱۵ البقرہ - ۱۵۵ تا ۱۵۷ المومنون - ۱۶، ۱۵ الحجر - ۲۳

اور اللہ کے حکم کے سوا کوئی امر
نہیں سکتا۔ ایک وقت مقرر لکھا
ہوا ہے (

دوسرے جیب ان کا وقت آتا ہے تو نہ
ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔
اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں (

ہر امت کا ایک وقت مقرر ہے۔
جب وہ وقت آتا ہے تو ایک گھڑی
بھی دیر نہیں کر سکتے ہیں اور نہ سہلگی
کر سکتے ہیں (

اور وہی ہے جو تمہیں رات کو اپنے
قبضہ میں لے لیتا ہے اور جو کچھ تم دن
میں کر چکے ہو وہ جانتا ہے (

وَمَا كَانَ لِذُنُوبِكُمْ أَنْ

تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

كِتَابًا مُّوَجَّهًا لَّكُمْ

فَإِذَا حُجِّبَ عَنْكُمْ آجُلُكُمْ

لَا يَسْتَأْذِنُونَ سَاعَةً وَلَا

سِتْقِدْمُونَ ﴿٤٤﴾

بِحُدُودِ أُمَّةٍ أُجِّلَتْ إِذَا

حُجِّبَ عَنْكُمْ آجُلُكُمْ فَلَا يَسْتَأْذِنُونَ

سَاعَةً وَلَا

سِتْقِدْمُونَ ﴿٤٥﴾

﴿٤٤﴾ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ

بِالنَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمُ

بِالنَّكَارِ ﴿٤٦﴾

۱۷۵ ال عمران - ۱۴۵ النمل - ۶۲ یونس - ۴۹ کہ الانعام

ہر چیز فنا ہو جائے گی

اللہ

صرف اللہ ہی باقی رہے گا

۶۱) پہلی اقوام تباہ کر دی گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کو دوام حاصل ہے۔

۷۱) زمین آسمان اور سورج و چاند الغرض ہر چیز ایک مقررہ مدت تک کے لیے مقررہ مدت تک کے لیے موت ہے

۸۱) آخر کار اللہ ہی باقی اور آخری وارث ہوگا۔

اور ہم ان سے پہلے کئی جماعتیں ہلاک

چکے ہیں۔ کیا تو ان میں سے آہٹ پاتا

ہے یا ان کی بھگ سنا ہے

اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک

ڈالا جو اپنے سامانِ عیش پر نازان

سویران کے گھر ہیں کہ ان کے بعد

نہیں ہوئے مگر بہت کم۔ اور ہم

وارث ہوئے

۹۱) وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُ مِن

قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّن

أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ مِكْرًا

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرِيْبٍ

بَطَرْتَ مَعِيْشَتَهُمَا فِتْنَتِكَ

لَسَلِكُنَّهُمْ لَوْلَا نَحْنُ

مِن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيْلًا وَ

كُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِيْنَ ه۞

۱۰۱) وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُ مِن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّن أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ مِكْرًا وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرِيْبٍ بَطَرْتَ مَعِيْشَتَهُمَا فِتْنَتِكَ لَسَلِكُنَّهُمْ لَوْلَا نَحْنُ مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيْلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِيْنَ ه۞

۱۱۱) وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُ مِن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّن أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ مِكْرًا وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرِيْبٍ بَطَرْتَ مَعِيْشَتَهُمَا فِتْنَتِكَ لَسَلِكُنَّهُمْ لَوْلَا نَحْنُ مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيْلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِيْنَ ه۞

۱۲۱) وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُ مِن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّن أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ مِكْرًا وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرِيْبٍ بَطَرْتَ مَعِيْشَتَهُمَا فِتْنَتِكَ لَسَلِكُنَّهُمْ لَوْلَا نَحْنُ مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيْلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِيْنَ ه۞

۱۳۱) وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُ مِن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّن أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ مِكْرًا وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرِيْبٍ بَطَرْتَ مَعِيْشَتَهُمَا فِتْنَتِكَ لَسَلِكُنَّهُمْ لَوْلَا نَحْنُ مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيْلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِيْنَ ه۞

۱۴۱) وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُ مِن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّن أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ مِكْرًا وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرِيْبٍ بَطَرْتَ مَعِيْشَتَهُمَا فِتْنَتِكَ لَسَلِكُنَّهُمْ لَوْلَا نَحْنُ مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيْلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِيْنَ ه۞

ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان دونوں کے درمیان ہے کسی مصلحت ہی سے اور ایک خاص وقت تک کے لیے پیدا کیا ہے،

حالانکہ آسمانوں اور زمین کا ورثہ تو اللہ ہی کے لیے ہے،

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے، اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے،

اکیا وہ یہ نہیں دیکھتے، کہ بے شک ہم زمین کو ہر طرف سے گٹاتے چلے جاتے ہیں سو کیا یہ لوگ غالب آنے والے ہیں۔

بے شک ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور ان کے بھی جو اس پر ہیں اور ہمارے طرف لوٹائے جائیں گے،

⑥ مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

وَاللَّهُ مِيرَاتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

يُورِثُ اللَّيْلِ فِي النَّهَارِ وَيُورِثُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ لَا وَسَخَدًا لِّلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ۚ كُلُّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ مِنْ نَحْوِهِمْ فَأَنزَلْنَا مِنْهَا مَنَاطِدَ الْمُنَادِ ۚ

⑧ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِنَّا يُرْجَعُونَ ۚ

۱۰ آیت فاطر - ۱۳ -

۱۴ انبیاء - ۲۲ - ۲۵ مریم - ۲۰ -

علاماتِ قیامت

قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کرنے سے پہلے مختصر طور پر چند علاماتِ قیامت لکھی جاتی ہیں۔ قیامت کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ کب آئیگی؟ البتہ قُرب قیامت کی چھوٹی علامات یہ ہیں۔ قُرب قیامت کو قننے ظاہر ہوگا۔ علم اٹھ جائیگا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا کی کثرت ہوگی۔ شراب عام ہو جائے گی۔ مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ امانتیں نااہلوں کے سپرد کی جائیں گی۔ یعنی نیکے اور نالائق لوگ حکمران ہوں گے، لوگ زکوٰۃ کو حیرانہ سمجھیں گے۔ زکوٰۃ دینے میں سُخا کریں گے، غیر دینی تعلیم عام ہوگی۔ باپ پر ظلم کریں اور دوست کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ ماں کی نافرمانی کریں اور بیوی کی تابعداری کریں گے۔ مسجدوں میں شور برپا ہوگا۔ بد معاشرے لوگ حاکم بن جائیں گے۔ انسان کی برائی سے بچنے کے لئے اُس کی عزت جائے گی۔ گانا بجانا اور باجے عام ہو جائیں گے۔ بعد والے لوگ بے لوگوں پر لعنت کریں گے۔ دجیسے کہ بد معاشرے رافضی، صحابہ کرام کے خلاف بکواس کرتے ہیں۔ الغرض اس قسم کی کئی علامات ظاہر ہوں گی۔

بڑی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ

مسلمانوں پر چاروں طرف سے کافروں کا ہجوم ہوگا۔ یہودیوں کا فلسطین میں اجتماع بھی علاماتِ قیامت سے ہے۔ یہودی لوگ دجال کے معاون بن گئے۔ جب مسلمان تمام طرف سے پریشان ہوں گے تو امام مہدی ظاہر ہوئے۔ جن کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ یہ مدینہ منورہ میں ہوں گے چنانچہ وہ مکہ

جائیں گے۔ اور مکہ میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان طواف کی حالت میں نیک لوگ ان کو پہچان کر ان سے بیعت کریں گے۔

پھر یہ امام مہدی افواج جمع کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوں گے۔ اور وہاں سے شام کی طرف جائیں گے۔ وہاں عیسائیوں سے بہت جنگیں ہوں گی۔ امام مہدی کی بیعت کے سات سال یا اس کے قریب عرصہ کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔ اس کی دائیں آنکھ کافی ہوگی۔ یہودیوں کی فوجیں اس کی مدد کریں گی۔ یہ عجیب شعبدے بازیاں دکھائے گا۔ اس کے حکم سے بارش ہوگی۔ اناج پیدا ہوگا۔ درخت پھل دار ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے امتحان کی خاطر اس کے ہاتھ ایسے عجیب امور صادر ہونے دے گا۔ اور پہلے وہ رسول ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر اتریں گے۔ اور صبح کو دجال کی افواج پر حملہ کریں گے۔ اور دجال کو لہ کے مقام پر ماریں گے۔

ان سے فارغ ہوں گے کہ شمال مشرق کے کسی نامعلوم مقام پر بن د ایک قوم یا جوج ماجوج نکلے گی۔ زمین میں فساد کرے گی۔ لوگ ان سے بچنے کے لئے قلعوں میں چھپ جائیں گے۔ کچھ مدت کے بعد اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہلاک کرے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی چالیس برس تک الحاف کے ساتھ حکومت کر کے وفات پائیں گے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار میں دفن ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ کے کا دعویٰ کرے گا۔

بڑی علامتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ مشرق مغرب اور عرب
 کے علاقوں میں ایک ایک خسف ہوگا۔ کہ وہاں زمین نیچے دھنس
 جائے گی۔ پھر کچھ مدت کے بعد ایک رات تین رات کے برابر
 لمبی ہوگی۔ اور جب صبح ہوگی تو سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔
 اب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اس کے کچھ مدت کے بعد ہی کوہِ صفا سے ایک عجیب و غریب
 جانور نکلے گا۔ جو ساری دنیا میں پھرے گا۔ اور مومن و کافر دونوں کے
 چہروں پر نشان ڈال دے گا مومن کا چہرہ نورانی اور کافر کا چہرہ منحوس
 ہو جائے گا۔ اور مومن و کافر ایک مجلس میں جمع ہوتے ہیں صاف
 پہچانے جائیں گے۔ مغرب سے طلوعِ آفتاب کے ایک سو بیس سال
 بعد اچانک صور پھونکا جائے گا۔ اور اس سے پہلے پہلے تمام مسلمان
 وفات پا چکے ہوں گے۔ دنیا میں صرف کافر ہی ہوں گے۔

دنیا کے بالکل آخری ایام میں جیشہ والوں کی ہر طرف حکومت ہوگی۔
 یہ بہت ہی بے جیا ہوں گے۔ گدھوں اور کتوں کی طرح سڑکوں پر بدکاری
 کرتے ہوں گے۔ صور کی آواز آہستہ آہستہ تیز ہوگی۔ اور تمام جاندار مر جائیں
 گے۔ اور زمین و آسمان تباہ ہو جائیں گے۔ علاماتِ قیامت کے متعلق
 ہم انشاء اللہ ایک دوسری تصنیف میں تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔

قیامت اچانک اور ضرور آئیگی

- (۱) موت کے بعد قیامت تک بزمِ خ کا عالم رہے گا۔
- (۲) اس عالم میں سزا اور جزا کا کچھ کچھ سلسلہ رہے گا۔
- البتہ مکمل سزا اور جزا قیامت کو ملے گی۔
- (۳) قیامت ضرور آئے گی اس کا وقت مقرر اور اس میں پہل یا دیر نہیں ہوگی
- (۴) قیامت کے آنے کا ظم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے اور ایسی اچانک آئے گی کہ کسی کو وصیت کرنے یا گھر تک جا سکنے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔
- (۱) وَمِنْ ذَمَّ آيَاتِهِ بَرِّخَ إِلَى
يَوْمٍ يُبْعَثُونَ ۝
- اور ان کے آگے قیامت تک ایک
پروہ پڑا ہوا ہے (عالم بزمِ خ ہے)
- اس عالم میں برسے لوگوں کو سزا ملتی ہے۔ فرمایا۔
- (۲) النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا
عُدُوًا وَعَبَثِيًّا ۝
- روہ صبح و شام آگ کے سامنے لائے
جاتے ہیں
- (۳) وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ
وَلَا تَأْتِي بِنَفْسٍ أَوْ لَاحٍ ۝
- اور بے شک قیامت آنے والی ہے
جن میں کوئی شک نہیں اور بے شک

لے المؤمنون۔ ۱۰۰ آئے المؤمن۔ ۱۶۶

يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝

إِنَّ مَا تَكُونُوا يَأْتِ

بِكُمْ بِاللَّهِ جَمِيعًا ۝

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

قُلْ تَكْفُرُ بِمِيعَادِ يَوْمٍ

لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً

وَلَا تَسْقِدُونَهَا ۝

۴۷) إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ

السَّاعَةِ بَيِّنٌ

بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً تَتَنَبَّهُوْنَ

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ مَادًّا

وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝

مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً

وَأَحْدَاثًا تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ

يَخِضُّونَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ

يَرْجِعُونَ ۝

اللہ قبر والوں کو دو بارہ اٹھائے گا

تم جہاں بھی ہو گے، تم سب کو اللہ تم

سمیٹ کر لے آئے گا۔

(بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے)

کہہ دو تمہارے لئے ایک دن کا وعدہ

ہے کہ جس سے نہ ایک گھڑی پیچھے ہو

سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔

بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے

کہ کب آئے گی

بلکہ وہ ان پر اچانک آئے گی پھر وہ

ان کے ہوش کھودے گی پھر اسے

ٹال نہیں سکیں گے اور نہ انہیں مہلت

دی جائے گی

وہ صرف ایک چیخ کا انتظار کر رہے ہیں

جو انہیں آئے گی اور وہ آپس میں

جھگڑ رہے ہوں گے۔ پس نہ تو وہ

وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے

گھروں کی طرف واپس آسکیں گے

طحاوی، ۱۸۱، البقرہ، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹

زمین و آسمان برباد ہو جائیں گے

(۵) زمین لرز اٹھے گی پہاڑ پھٹ کر روٹی کے گالوں کی طرح اڑنے لگیں گے اور آسمان پھٹ کر تباہ ہو جائے گا۔

(۶) سورج اور چاند بے نور ہو جائیں گے اور ستارے بچھ جائیں گے۔

یَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ هَلْ
فَإِذَا انشَدَّتِ السَّمَاءُ
كَانَتْ رُطَادًا كَالدَّهَانِ ۝
جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے۔
اپھر جب آسمان پھٹ جائے گا
اور پھٹ کر گلابی تیل کی طرح سرخ
ہو جائے گا۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِزِّ ۝
اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگ دار روٹی کی
طرح ہوں گے۔

يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمِ الْعِثَّةِ ۝
إِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ
لُغَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ
الْقَمَرُ ۝
فَإِذَا النُّجُومُ كُتِبَتْ ۝
پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا پس
جب آنکھیں چندھیا جائیں گی۔ اور
چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور سورج
اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔
پس جب ستارے مٹا دیئے جائیں گے۔

موت اور دوبارہ زندگی

(۷) اس زمین اور آسمان کو بدل کر دوسری زمین اور آسمان کو لایا جائے گا۔

لَهُ الْفُرْقَانُ الْعَاقِبَةُ ۝
لَهُ الْمَعَارِجُ ۝ ۹ ۝ قِيَامَتُهُ ۶ ۝ تَا ۹ ۝ ۱۰ ۝ مَرسلت ۸

(۸) زمین اور آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے۔

(۹) پہلی بار صور بھونکا جائے گا تو سب اہل زمین اور اہل آسمان بے پروا

ہو جائیں گے سوائے اس کے کہ جس کو اللہ تعالیٰ ہی بچالے۔

پھر کچھ مدت کے بعد دوبارہ صور بھونکا جائے گا۔ تو سب لوگ قبروں سے

اور اپنے مرنے کے بعد کے مقامات سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور

دیکھتے ہوں گے۔

(۱۰) نیک لوگ روز قیامت کی پریشانیوں سے محفوظ رہیں گے

(۱۱) قیامت کو پہلے زمانہ کے اور بعد کے زمانہ کے سب لوگ جمع ہوں گے۔

(۱۲) ہر آدمی تنہا اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ اور کوئی اس کا سفارش اور دوسرے

بن کر آنے کی جرات نہیں کرے گا۔

جس دن اس زمین اور زمین بدلی جا

گی اور آسمان بدلے جائیں گے،

اور یہ زمین قیامت کے دن سب ا

کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس

دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے،

اور صور بھونکا جائے گا۔ تو سب

ہو جائے گا جو کوئی آسمانوں اور

کوئی زمین میں ہے۔ مگر جسے اللہ

۷- يَوْمَ تَبْيَضُّ بُيُوتُ الَّذِينَ

عَدُوًّا لِلْآئِمَّةِ مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

۸- وَالْآئِمَّةُ مِنْ جَمِيعًا تَبْيَضُّ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ

مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ وَهُنَّ

۹- وَتُنْفَخُ فِي السُّورِ فَصَعِقَ

مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي

الْأَرْضِ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

چاہے۔ پھر وہ دوسری دفعہ چھوٹا
جائے گا۔ تو یکا یک وہ کھڑے دیکھ
رہے ہوں گے)

(جو کوئی نیکی لائے گا۔ سوا سے اس
سے بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن
کی گھبراہٹ سے بھی امن میں ہوگا)
یہ فیصلہ کا دن ہے ہم تمہیں اور پہلوں
کو جمع کر دیں گے)

لاور ہر ایک ان میں سے اس کے ہاں
اکیلا آئے گا)

لَمَّا نَفَخْنَا الْبُرْجَانِ فَاذْهَبْ
يَوْمَ يَنْظُرُونَ ۝

(۱۱) مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ خَيْرٌ مِّمَّا جَاءَ وَهُوَ

مَنْ نَزَعَ يَوْمَ يُنْفِخُ الْمُنُونُ ۝

(۱۲) هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جُجِعْنَا
لَا وَاللَّيْلِ ۝

(۱۳) وَكَلَّمْنَا إِبْرَاهِيمَ يَوْمَ
نَقِيلَتِ قَدًّا ۝

قیامت کو زندہ ہو کر حساب دینا ہوگا

(۱۳) قیامت کو ہر شخص برہنہ اٹھایا جائے گا۔ جیسے پہلی بار برہنہ پیدا ہوا تھا۔ البتہ
خوف کی شدت کے باعث لوگوں کو ایک دوسرے کی برہنگی کا احساس نہ ہوگا۔

(۱۴) لوگ قبروں سے تیزی سے نکل کر میدانِ قیامت میں آئیں گے۔

(۱۵) خدا تعالیٰ کے سامنے قطار میں باندھے فیصلہ کا انتظار کریں گے۔

(۱۶) اگر تمہیں شبہ ہے۔ تو دیکھو تم ماں کے پیٹ میں نو ماہ تک بند رہے۔
جب نکلے تو ایسا بچہ تھے۔ کہ بدن پر لباس نہیں، یوں لے کی طاقت نہیں

۱۷ الزمر - ۶۸ ۱۸ النمل - ۸۹ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

بالکل دوسروں کے رحم و کرم پر پھر آہستہ آہستہ بڑا کیا۔ کوئی دنیاوی میں مر گیا۔
کوئی سخت بڑھاپے تک پہنچا۔

⑭ تمہارا نام و نشان نہ تھا۔ تو تمہیں پیدا کیا۔ اب دوبارہ پیدا کرنا تو بالکل
آسان بات ہے۔ تم لوہے سے سخت دھات بن کر زمین میں گھس جاؤ۔
مگر قیامت کو اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ کر کے باہر نکالے گا۔ اور زندگی بھر
کے کفر اور ظلم پر محاسبہ کرے گا۔

⑬ جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا
دوبارہ بھی پیدا کریں گے، یہ ہمارے
ذمہ وعدہ ہے بے شک ہم پورا
کرنے والے ہیں

⑬ كُنَّا بَدَاؤًا أَوَّلَ خَلْقٍ
نُعِيدُهُمْ وَعَدًّا عَلَيْنَا
إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝

⑭ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے
نکل پڑیں گے گویا وہ کسی نشانی پر
دوڑے جا رہے ہوں

⑭ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنْ
الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَانُوا إِلَى
نُفُوسِهِمْ يَفِرُونَ ۝

⑮ اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف
باندھ کر

⑮ وَعَرِّضُوا عَلَىٰ مَائِكَ
صَفًّا ۝

⑯ اے لوگو! اگر تم کو زندہ ہونے میں شک
ہے تو ہم نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر قطرہ
سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر

⑯ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ
فِي شَكٍّ مِّنْ الْبَعْثِ فَإِنَّا
لَخَالِقِيكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

لَحْلِ الْأَنْبِيَاءِ - ۴۰ - ۱۷۱ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰

اور مسلمانوں کے چہرے تروتازہ اور روشن ہوں گے۔ اس لئے کہ دنیا میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ اور بندوں کے ساتھ نیک سلوک کیا۔

جس دن بعض منہ سفید اور بعض منہ

سیاہ ہوں گے سو وہ جن کے منہ

سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے

گا۔ کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے

اب اس کفر کے بدلے میں عذاب

چکھو۔ اور وہ لوگ جن کے منہ

سفید ہوں گے تو وہ اللہ کی رحمت

میں ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ

رہیں گے

(۱) یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌُ وَتَسْوَدُّ

وُجُوهٌُ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ

وُجُوهُهُمُ أَكْفَرْتُمْ

فَدَايِمًا نَعْمًا فَنُذِقُوا

عَذَابًا بِمَا كُنْتُمْ

عَافُونَ ۚ وَأَمَّا الَّذِينَ

بُيِّنَتْ لَهُمْ سُبُوٰهُمُ فَبِئْسَ

أُجْرًا لِّمَا كَانُوا

يَعْمَلُونَ ۚ

اس دن بچے بوڑھے ہو جائیں گے ہر ایک پر

دہشت ناک خاموشی ہوگی

(۱۹) قیامت کے دن اس قدر خوف و ہراس طاری ہوگا۔ کہ ماں بچے کو بھلا دے

گی۔ لوگوں پر دہشت ناک خاموشی طاری ہوگی

(۲۰) انسان اپنے والدین بیوی بچوں اور بہن بھائیوں سے دور بھاگے گا۔

اور ہر ایک کو اپنا ہی فکر ہوگا۔

(۲۱) بچوں پر خوف کے مارے بڑھا پھاچھا جائے گا۔

۲۲) انسان کہے گا کہ آج بھاگ کر کہاں جاؤں؟ جواب ہوگا۔ اللہ کے ساتھ
پیش ہو جاؤ۔

۲۳) دنیا کے گہرے دوست آپس میں دشمن بن جائیں گے۔ البتہ نیک لوگ
دوست ہوں گے۔

۲۴) دنیا کی زندگی چند گھنٹے سے زیادہ طویل محسوس نہ ہوگی۔

(جس دن اسے دیکھو گے، ہر دودھ پلانے والی، اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔ اور تجھے لوگ مدہوش نظر آئیں گے۔ اور وہ مدہوش ہوں گے۔ لیکن اللہ تم کا عذاب سخت ہوگا)

اس دن پکارنے والے کا اتباع کرنے کے اس میں کوئی کجی نہیں ہوگی اور رحمن کے ڈر سے آوازیں دے جائیں گی۔ پھر تو پاؤں کی آہٹ سے سوا کچھ نہیں سنے گا)

(پھر جس دن کالوں کا بہا کرنے والا)

۱۹۔ یَوْمَ تَرَوُنَا سَدًّا مَّحْدُودًا
مُرْفَعَةً عَمَّا أَتَوْا وَتَتَّبِعُ كُلُّ شَيْءٍ حَاسِدًا
مِنَّا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝

يَوْمَ يُنَادِيكَوْنُ الدَّارِعَىٰ
لَا يَرْجِعُ لَنَفْسِهِ وَخَشَعَتِ
الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا
تَسْمَعُ إِلَّا نَادَا
۝۲۰

فَادَا جَاءَتِ الصَّاعَةُ ۝

برپا ہوگا جس دن آدمی اپنے بھائی
سے بھاگے گا، اور اپنی ماں اور
اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور
اپنے بیٹوں سے، ہر شخص کی ایسی
حالت ہوگی جو اس کی اوروں کی طرف
سے بے پرواہ کر دے گی،

پھر تم کس طرح بچو گے اگر تم نے انکار
کیا۔ اس دن جو لڑکوں کو بوڑھا کر
دے گا،

اس دن انسان کہے گا کہ بھاگنے کی
جگہ کہاں ہے۔ ہرگز نہیں، کہیں پناہ
نہیں، اس دن آپ کے رب ہی کی
طرف ٹھکانہ ہے،

اس دن دوست بھی آپس میں دشمن
ہو جائیں گے۔ مگر یہیزگار لوگ،
فرمائے گا تم زمین پر گنتی کے کتنے
برس رہے۔ کہیں گے، ایک دن یا
اس سے بھی کم رہے ہیں، پس آپ گنتی

ذَمَّ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أُخِيهِ ۝
أُمَّةٍ وَآيِيهِ ۝ وَصَاحِبِيهِ
بَنِيهِ ۝ لِكُلِّ أَمْرٍ ۝
مِنْكُمْ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝

۲) نَكَيْفَ تَقُولُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ
وَمَا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيبًا ۝

۳) يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ
يُنَافِقُ ۝ كَلَّا وَنَا ۝
إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ
الْمُسْتَقَرُّ ۝

۴) الْآخِلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝
۵) قَالَ كَذَّبْتُمْ فِي
الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۝ قَالُوا
بِئْسَ يَوْمًا ۝ أَوْ بَعْضَ

۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱

كَامًا مِّنْ اَرْضِيْ كِتٰهٍ
 وَاٰدَ ظَلْمِيْهِ فَسُوْنٌ يَّدْعُوْنَ اِيْتِيٰنًا
 وَيُصَلِّيْ سَعِيْرًا
 وَوَضِعَ الْجَنَابِ فَتَرَى
 الْمَجْرُمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا
 فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ لِيُوَيْلِتْنَا
 مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا
 يُعَادِيْ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً
 اِلَّا اَحْصَا مَا هُوَ وَّوَجَدْنَا
 مَا عَمِلُوْا حٰصِرًا
 وَّ لَا يَظْلِمُ
 نٰسًا
 اَحَدًا ۝۴۰

گمراہ لیڈر اور ان کے ماننے والے

(۲۹) قیامت کے دن ہر گروہ کو اس کے سردار کے ہمراہ بلایا جائے گا۔

(۳۰) اولاد اپنے گمراہ والدین اور عوام اپنے گمراہ اور بد معاش لیڈروں کے خلاف بددعا کریں گے۔ کہ اسے اللہ یہ لوگ خود گمراہ تھے انہوں نے ہمیں بھی گمراہ

۱۵۰ الانشقاق۔ ۷ تا ۱۲ ۱۵۱ الکہف۔ ۲۹

کیا انہیں دو گنا مار دو۔ جو اب ملے گا۔ دونوں کی دو گنا سزا ہے۔ تم بھی بد معاش
 تھے۔ اسی لئے تم نے نیک لوگوں اور اسلام پر چلنے والوں کا ساتھ دینے کی
 بجائے دنیاوی اغراض کے باعث شرابیوں زانیوں اور بد معاشوں کا
 ساتھ دیا۔

(جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقہ کو ان کے
 سرداروں کے ساتھ)

(جس دن ان کے منہ آگ میں الٹ دیئے
 جائیں گے۔ وہ کہیں گے اے کاش
 ہم نے اللہ اور رسول کی تابعداری کی
 ہوتی۔ ہم اور کہیں گے اے ہمارے
 رب ہم نے اپنے سرداروں اور
 بڑوں کی تابعداری کی سوائیوں نے
 ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب
 انہیں دو گنا عذاب دے اور ان
 پر بڑی لعنت کر۔

اے ہمارے رب ہمیں ان ہی نے
 گمراہ کیا سو تو ان کو آگ کا دو گنا عذاب
 دے۔ فرمائے گا دونوں کو دو گنا

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَايِمٍ
 بِمَا مَلَاحَ جِ

يَوْمَ نَقَلُّوْ وُجُوْهُكُمْ فِي
 نَارٍ يَّقُوْنُوْنَ يَلِيْتُنَا
 لَعْنَا اِنَّهٗ رَا طَعْنَا الرَّسُوْلًا
 وَقَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا طَعْنَا
 مَا دَتْنَا وَكُفِرْنَا
 اَضَلُّوْنَا السَّبِيْلًا
 رَبَّنَا اِنْتُمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ
 الْعَذَابِ وَالْعَنَفُ لَعْنًا
 كَبِيْرًا هٓ

رَبَّنَا هُوَ لَا اَضَلُّوْنَا
 فَاِنَّكُمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ
 النَّارِ هٓ قَالَ يٰ كُلُّ ضِعْفٍ

ہے اور لیکن تم نہیں جانتے

لَعْنٌ لِّمَن لَّمْ يَتْلُوهَا ۝

اچھے اور بُرے اعمال کا وزن ہوگا

﴿۱۳۱﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ

الَّذِينَ هُمْ الْمُقْلِحُونَ ۝

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ،

فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا

أَنفُسَهُمْ كَمَا نَوَّ

أَيَّاتِنَا يُظْلِمُونَ ۝

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ

لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ

شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ

حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَاهَا

وَكُنَّا بِهَا حَسِيبِينَ ۝

(اور واقعی اس دن وزن بھی ہوگا،

جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا۔ سوائے

لوگ کامیاب ہوں گے۔

اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ لوگ ہوں

جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لئے

ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے

(اور قیامت کے دن ہم انصاف

ترازو قائم کریں گے۔ پھر کسی پر

بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر

کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا۔

اسے بھی ہم لے آئیں گے اور

ہی حساب لینے کے لئے کافی ہیں)

اہل جنت پر انعامات ہوں گے

مقربین اور اصحاب الیمین

لہ الاعراف - ۶۱۸ . لہ الانبیاء - ۷۷

(۳۱) جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان کو سلام کریں گے۔ یہ کنس قدر عزت افزائی ہے اور وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ جہاں بیماری غم اور بڑھاپا نہیں ہوگا۔

(۳۲) بلند درجہ کے جنتی نہایت ہی اعلیٰ قسم کی نعمتوں میں ہوں گے۔ جو مقربین کہلائیں گے البتہ یہ بلند درجہ صحابہ کرام اور اس کے قریب کے بہت لوگوں کو حاصل ہوگا۔ بعد کے زمانہ میں کم لوگ یہ مقام حاصل کر سکیں گے۔

(۳۳) دوسرے درجہ کے جنتی اصحاب یمین کہلائیں گے۔ پہلے اور بعد کے زمانہ کے بہت لوگوں کو یہ مقام حاصل ہوگا۔

اور وہ لوگ جو اپنے رب ڈرتے رہے
جنت کی طرف گروہ درگروہ لے جائے
جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس
کے پاس پہنچیں گے اور اس کے
دروازے کھلے ہوئے ہوں گے
اور ان سے ان کے دادوغہ کہیں گے
تم پر سلام ہو، تم اچھے لوگ ہو، پس
اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ
اور وہ کہیں گے اللہ کا شکر ہے،
جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا۔
اور ہمیں اس زمین کا وارث کر دیا کہ ہم

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا
إِلَى الْجَنَّةِ مُرَمِّقًا
وَإِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ
وَأَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
مَلَائِكَةُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
كُلُوا وَشَابِعُوا فِي
مَجَالِسِكُمْ وَلَهُمْ فِيهَا
زُجَّاجٌ مَّوَدَّعَةٌ
وَمِنْ الْجَنَّةِ
نَيْلٌ نَّشَاطٌ فَنِعْمَ

اَجْدُ الْعِزْلِيِّنَ ۝

(۳۲) وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝
 اُولَئِكَ هُمُ الْمُتَقَدِّمُونَ ۝
 فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ۝ ثَلَاثَةٌ
 مِّنَ الْاُولَئِينَ ۝ وَقَلِيلٌ
 مِّنَ الْاٰخِرِينَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ
 مَّوْجُوْهَةٍ ۝ مُتَّكِفِيْنَ
 عَلَيَّهَا مُتَقَابِلِيْنَ ۝ يَطُوفُ
 عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝
 بِاَحْجَابٍ وَّاَبَارِيقٍ ۝
 وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ لَا
 يَصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَا لَا
 يَنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ
 مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝
 وَلَحْمٍ طَيِّبٍ مِّمَّا
 يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحَوْرٍ
 عِزٍّ ۝ كَاَمْثَالِ

جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ پس
 خوب بدل رہے عمل کرنے والوں کا۔
 اور سب سے اول ایمان لانے والے
 سب سے اول داخل ہونے والے
 ہیں۔ وہ اللہ کے ساتھ خاص قرابہ
 رکھنے والے ہیں نعمت کے باغ
 میں ہوں گے۔ پہلوں میں سے بہت
 سے، اور پھیلوں میں سے تھوڑے
 سے۔ تختوں پر جو جڑاؤ ہوں گے
 آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے
 بیٹھے ہوں گے۔ ان کے پاس
 ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں
 گے آمدورفت کیا کریں گے آنجور
 اور آفتابے اور ایسا جام شراب
 لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے بھر
 جائے گا، نہ اس سے ان کو درد
 ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور
 آئے گا۔ اور میوے جنہیں وہ چاہیں

لہ الزمر ۲۱-۲۲

کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو
ان کو مرغوب ہوگا۔ اور بڑی بڑی آنکھوں
والی خوریں، جیسے موتی کٹی تھوں
میں رکھے ہوئے ہوں۔ بدلے
اس کے جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ
وہاں کوئی لغو اور گناہ کی بات نہیں
کریں گے مگر سلام سلام کہنا۔

اور داہنے والے، کیسے اچھے ہوں گے
داہنے والے وہ بے کانٹے کی بیڑیوں
میں ہوں گے۔ اور گتے ہوئے کیلوں
میں اور لمبے سایوں میں، اور پانی
آبشاروں میں۔ اور باافراط میوؤں
میں، جو نہ کبھی منقطع ہوں گے اور
نہ ان میں روک ٹوک ہوگی۔ اور
اوپنے فرشوں میں، ہم نے انہیں
(عروں کو) ایک عجیب انداز سے پیدا
کیا ہے پس ہم نے انہیں کنواریاں
بنا دیا ہے دل بھانے والی ہم عمر

تَوَلَّوْا الْمَكْنُونَ ۝

۝ حِذَا عَرْسِنَا

۝ اِنَّا يَغْمُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ

۝ مَا لَغَوَّا وَلَا نَأْتِنَا ۝

۝ اِلَّا قَبِيلاً

۝ سَلَمًا

۝ سَلَمًا ۝

۝ وَاصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ مَا

۝ حِبِ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ

۝ مَمْنُونٍ ۝ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۝

۝ زَيْلٍ مَّمْدُودٍ ۝ وَوَسَّاءِ

۝ مَكْحُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةَ كَثِيرَةٍ ۝

۝ مَقْلُوعَةٍ ۝ وَكَأَنَّ مَسْجُوعَةٍ ۝

۝ فَدَشِ مَدْرُوعَةٍ ۝ اِنَّا

۝ نَشَاءُ ۝

۝ جَعَلْنَاهُمْ اَبْكَارًا ۝ عَرَبًا

۝ تَرَابًا ۝ لَا مَحْجِبَ

۝ لِيَمِينٍ ۝ ۝ تَلَّهٖ ۝ مِّنْ

۝ لَفِ الْوَاقِعِ ۝ - ۱۰ تا ۲۶ ۲۷

الْأَذْرِيْنَ ۝

ثَلَاثَةَ مِثْقَاتٍ

الْأَخْرِيْنَ ۝

بنایا ہے دابنوں والوں کے

بہت سے پہلوں میں سے ہو

اور بہت سے پھلوں میں سے

دوزخیوں کو خوفناک سزائیں ملیں گی جو

گندھک کا لباس آگ اور پیپ

(۳۵) کافروں کو الگ کر دیا جائے گا۔ اور ان کی زبانیں بند کر دی جائیں گی اور

جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۳۶) کافر افسوس کے ساتھ اپنے ہاتھوں پر کاٹے گا۔ کہ کاش میں اسلام کا

دینا اور کفر اور ظلم سے دور رہتا اور ظالموں کا سامتی نہ بنتا۔

(۳۷) کافروں کو ڈنگروں کی طرح ہانکتے ہوئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور

ہمیشہ دوزخ میں سزا پاتے رہیں گے۔

(۳۸) کافروں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا۔ اور انہیں زخموں کا پیپ پیسے کے

لئے ملے گا۔

(۳۹) انہیں گندھک کا لباس پہنا دیا جائے گا اور چاروں طرف آگ جل رہی ہوگی

جس سے ان کے بدن مجلس جائیں گے۔ اور طرح طرح کے عذاب میں

رہے گا ہر دن نیا عذاب ہوگا۔

(۴۰) جہنم کے سات حصے ہوں گے۔ اور ہر حصہ میں درجہ بدرجہ کافر اور بدست

لے الواقعہ۔ ۲ تا ۴م

اپنے کئے کی سزا بھگتتے ہوں گے۔

دوزخیوں پر سخت عذاب ہوگا

اے مجرموں! آج انک ہو جاؤ۔
 یہ دوزخ ہے جس کا تم کو وعدہ تھا۔ آج
 کے دن اس میں جا پڑو، اس کے بدلہ
 میں کہ تم کفر کرتے تھے۔ آج ہم ان
 کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان
 کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان
 کے پاؤں گواہی دیں گے۔ جو وہ
 کھاتے تھے،

اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ
 کھائے گا۔ کہے گا، اے کاش، میں
 بھی رسول کے ساتھ راہ چلتا۔ اے
 میری خرابی، کاش میں نے فلاں کو
 دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے
 گمراہ کر دیا نصیحت سے، بعد اس کے
 کہ میرے پاس نصیحت آئی تھی۔

﴿۳۲﴾ وَامْتَارُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا
 الْمُجْرِمُونَ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ
 الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ه
 صَلَّوْا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ
 تَكْفُرُونَ ه الْيَوْمَ نَخْتِمُ
 عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا
 أَيْدِيهِمْ وَتَشْفِدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا
 كَانُوا يَكْسِبُونَ ه

﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ
 عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ لِيئْسَ بِي
 ذِمَّتُ اللَّهِ خَلِيلًا ه
 لَقَدْ أَخَذْنَا مِنَ الذِّكْرِ
 بَعْدَ إِذْ
 جَاءَنِي الْوَعْدُ

(۳۷) فَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا
 إِلَىٰ جَهَنَّمَ نَامِرًا ۖ حَتَّىٰ
 إِذَا جَاءُوهَا فَتَحَتْ
 أَبْوَابَهَا وَقَالَ لَهَا
 خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ
 رُسُلٌ مِّنكُمْ يُنذِرُونَ
 عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا بِتَكْوِينِ
 وَرِزْقِنَا وَمَنْ لَّا يَفْقَهُ
 يَوْمَئِذٍ مَّاذَا قَالُوا
 بَلَىٰ ۖ وَكُنْ حَقَّتْ كَلِمَتُ
 الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝
 قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ
 خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فِيهَا
 مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

(۳۸) وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ
 قَدْ دُخِلُوا فِيهَا فَدَعَوْا
 إِلَىٰ أَشَدِّ
 الْعَذَابِ ۖ يَعْرِفُونَ
 الْمَجْرِمُونَ

لہ الزمر - ۱۷۱ ۱۷۲ سورہ مؤمن - ۴۶

اور جو کافر ہیں دروغ کی طرف گئے
 گروہ ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک
 جب اس کے پاس آئیں گے تو ان
 کے دروازے کھول دیئے جائیں
 گے اور ان سے اس کے داروغوں
 گئے، کیا تمہارے پاس تم ہی میں
 رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے
 رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے
 آج کے دن کے پیش آنے سے تم
 ڈراتے تھے۔ کہیں گے ہاں! یہ
 عذاب کا حکم (علم آنا) لیکن میں منکروں
 ہو چکا تھا۔ کہا جائے گا۔ دروغ
 کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ
 میں ہمیشہ رہو گے، پس تکبر کر
 والوں کے لئے کیسا برا ٹھکانہ ہے
 اور جس دن قیامت قائم ہوگی (حکم
 فرعونوں کو سخت عذاب میں لے جائے
 اجر) اپنے چہرے کے نشان سے پہچانے

جائیں گے پس پیشانی کے بالوں اور
پاؤں سے پکڑے جائیں گے

اسے پکڑو، پس اسے طوق پہنا دو۔

پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔ پھر

ایک زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے

اسے جکڑ دو۔ بے شک وہ الشہر

یقین نہیں رکھتا تھا۔ جو عظمت والا ہے

اور نہ وہ مسکین کے کھانا کھلانے کی

رغبت دیتا تھا سو آج اس کا یہاں

کوئی دوست نہیں۔ اور نہ کھانا ہے

مگر زخموں کا دھون۔ اسے سوائے

گناہ گاروں کے کوئی نہیں کھائے گا،

اور تو اس دن گناہ گاروں کو زنجیروں

میں جکڑے ہوئے دیکھنے گا کرتے ان

کے گدھک کے ہوں گے۔ اور ان

کے چہروں پر آگ لپٹی ہوگی۔ تاکہ اللہ

ہر شخص کو اس کے کئے کی سزا دے

بے شک اللہ بڑی جلدی حساب لینے

سَمْعًا فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي

أَقْدَامِهِ

وَيُؤْخَذُ بِذُنُوبِهِ

وَيُؤْخَذُ بِذُنُوبِهِ

مَلْسَلَةً ذُرْعًا سَبْعُونَ

إِعْظَامًا فَاسْتَلْكُوا هَٰؤُلَاءِ

أَنَّ كَآيُومِينَ يَا لَيْلِي

ظَلِيمٍ وَلَا يَخُصُّ

الطَّعَامُ الْمُسْعِفِينَ

يَسَّ لَهُ الْيَوْمَ

مِنَّا حَيْمٍ وَلَا يَخُصُّ

أُمَّ الْآمِنِ فَتَلِينِ وَلَا يَخُصُّ

الْحَاظِيُونَ هَٰؤُلَاءِ وَتَنَزَّى

بِجَرْمِينَ يَوْمَئِذٍ مَّقْدَرِينَ

الْكَافِرِينَ سَرَابِيلُهُمْ

مِنْ قَطْرَانٍ وَتَخْشَى وَجُوهَهُمْ

تَأْرَهُ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا

كَسَبَتْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ

والا ہے۔

(پھر جو کافر ہوئے، ان کے کٹے
کے کپڑے قطع کئے گئے ہیں اور
کے سروں پر گھومتا ہوا پانی ڈالا
گا۔ جس سے جو کچھ ان کے پیٹوں
ہے اور کھالیں جھلس دی جائیں
اور ان پر لوہے کے گرز پڑیں گے
جب گھبرا کر وہاں سے نکلنا چاہیں
اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور
دوزخ کا عذاب چکھتے رہوں۔
(اور ہر سرکش ضدی نامراد ہوا
اس کے پیچھے دوزخ ہے اور اسے
پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔
گھونٹ گھونٹ پئے گا اور اسے
سے نہ اتار سکے گا۔ اور اس پر
طرف سے موت آئے گی۔ اور
نہیں مرے گا۔ اور اس کے پیچھے
عذاب ہوگا۔)

فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِعَتْ
لَهُمْ شِيَابٌ مِّنْ شَايِبٍ
يُعَثُّ مِنْ فَوْقِ سُرُورِهِمْ
الْحَمِيمُ ۝ يُصْفَرُ بِهِ
مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ
وَالْقُلُوبُ مَقَامِعٌ مِّنْ حَدِيدٍ
كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا
مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا
وَذُرُّوا عَذَابَ الْعَذَابِ ۝
وَحَابٌ كُلُّ جَبَّارٍ
عَنِيدٍ ۝ مِّنْ دَرَائِمٍ جَهَنَّمَ
وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ ۝
يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ
وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ
مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ
وَمِنْ دَرَائِمٍ عَذَابٌ
غَلِيظٌ ۝

الحج - ۲۲ تا ۲۹ - ۱۵ تا ۱۷ -

الاعتراض کافر لوگ اکثر کہا کرتے ہیں۔ کہ ایک غیر مسلم دنیا میں کاڑخانے لگاتا ہے۔ انسانی بھلائی اور ملک کے مفادات کے لئے کام کرتا ہے۔ کیا ایسے شخص کو بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ جواب یہ ہے کہ اسلام کے عقائد اور اعمال کا دوسرے ادیان کے ساتھ مقابلہ کریں اور میں کچھ بھی انصاف پایا جاتا ہو تو یقیناً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اسلام کے عقائد حقیقی ہیں۔

اسلام کے اعمال انسانی فطرت کے مطابق اور دنیا میں اطمینان دامن اور میں خدا کی رضامندی کی ضمانت ہیں۔ اور اسلام ہی سچا اور اللہ کا دین ہے۔ جنت و دوزخ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے آپ اپنی کوشش میں اپنے ناپسندیدہ اور کلمے کی اجازت نہیں دیتے۔

جس نوکر کو آپ ماہانہ مختصر تنخواہ دیتے ہیں اور رہائشی سہولتیں عطا کرتے ہیں اگر آپ کے مخالف ہو جائے تو آپ اسے فوراً برطرف کر دیتے ہیں اور اسے اپنے جانے کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ آپ نے نوکر کو پیدا نہیں کیا آپ اپنی سی امداد کے بعد اس کی مخالفت گوارا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ جس نے انسان پیدا کیا۔ روزی دی۔ عزت دی سب سے بڑھ کر احسانات کئے۔ وہ اسکی مخالفت کو نزا دے اور جنت سے محروم کر کے جہنم میں ڈال دے۔ تو اس پر کیا اعتراض ہے۔ جہنم تو دراصل کافر کے اپنے کرتوتوں کا انجام ہے۔ درنہ اللہ تعالیٰ خود ظالم نہیں کرتا۔

لَمَّا سَبَعَةُ اَبْوَابُ ۝ (اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر

لِكُلِّ نَبَاٍ مِّنْهُ جُزْءٌ
مَّقْشُورٌ ۝

دروازے کے لئے ان لوگوں کو
انگ انگ حصے ہیں

جنات کی پیدائش آگ سے ہوئی

شیطان انسان کا دشمن ہے ۶

① اللہ تعالیٰ نے جنات کو آگ سے پیدا کیا۔

② ابلیس جن تھا۔ اور اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی چنانچہ ملعون ہوا۔

③ ابلیس اور شیطان ایک کا نام ہے۔ اور شیطان انسان کا دشمن ہے۔

کو چاہیے کہ شیطان کو اپنا دشمن سمجھے۔

① ذَا الْجَبَانِ خَلَقْتَهُ مِنْ تَبَلُ

اور ہم نے اس سے پہلے جنوں

کے شعلے سے پیدا کیا۔

مِنْ تَارِ السُّورِ ۝

شیطان پر لعنت

② قَالَ ابْلِيسُ مَا مَنَعَكَ

(فرمایا) اے ابلیس! تمہیں اس

اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا

بِيَدِي ۝ اَسْكَبْتَ اَمْ اَكُنْتُ

جسم میں نے اپنے ہاتھوں سے

مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيْرٌ

کیا تو نے تکبر کیا۔ یا تو بڑوں

مِنْهُ ۝ خَلَقْتَنِي مِنْ

تھا۔ اس نے عرض کیا، میں اس

بہتر ہوں۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا
 اسے مٹی سے بنایا، فرمایا پھر تو یہاں
 سے نکل جا۔ کیونکہ راندہ گیا ہے۔
 اور تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے،
 (میں تجھ سے اور ان میں سے جو تیرے
 تابع ہوں گے سب سے جہنم بھر
 دوں گا۔)

(بے شک شیطان (اللہ) رحمن کا
 نافرمان ہے)

(اور شیطان تو انسان کو رسوا کر نوا لیا ہے،
 بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے،
 پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی
 اولاد کو کار ساز بتاتے ہو حالانکہ وہ
 تمہارے دشمن ہیں، بے انصافوں
 کو برا بدل ملا)

(فرمایا، یہاں سے اترو، تم ایک دوسرے
 کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے زمین
 میں ٹھکانہ ہے اور ایک وقت تک

بَارِءٌ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝
 قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا
 اِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَ اِنَّ
 نَجْمِكَ لَعَنَتِي اِلَى يَوْمِ
 دِيْنٍ ۝ لَا مَلٰئِكَةَ جَهَنَّمَ
 نِكَ وَمِمَّنْ يَتَّبِعُكَ مِنْكُمْ
 جَمِيعًا ۝

اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
 لَرَخِيْمًا ۝

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسٰنِ خَدُوْلًا ۝
 اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
 لِلْاِنْسٰنِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝

اَسْتَخِذُوْنَهُ وَذُرِّيَّتَهُ

اَوْلِيَاۤءًا مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ
 عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ لِّلظٰلِمِيْنَ بَدَا ۝

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ
 لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَاَنْزَلْنٰ
 فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرًّا وَمَتٰعًا

۱۷ ص۔ ۵، تا ۸، ۷ ص۔ ۸۵، ۸۶ ص۔ ۸۷، ۸۸ ص۔ ۸۹، ۹۰ ص۔ ۹۱، ۹۲ ص۔ ۹۳، ۹۴ ص۔ ۹۵، ۹۶ ص۔ ۹۷، ۹۸ ص۔ ۹۹، ۱۰۰ ص۔

إِلَىٰ حِينٍ ۖ

نفع اٹھانا ہے

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ

وہ بے شک شیطان تو تمہارا دشمن ہے

عَدُوٌّ فَتَّخَذُوهُ عَدُوًّا ۗ

تم بھی اسے دشمن سمجھو۔ وہ تو اپنی

إِنْسَانِيَّةً جَزَبَتْكُمْ لِيَكُونُوا

جماعت کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخوں

مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۗ

میں سے ہو جائیں،

شیطان کیسے گمراہ کرتا ہے

(۴) شیطان کو قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت حاصل ہے۔

(۵) شیطان انسانوں کو طرح طرح سے گمراہ کرتا ہے۔ بڑے کاموں کی خوبیاں

بنا بنا کر سمجھاتا ہے۔ اور خصوصاً شراب نوشی اور جوئے بازی کی راہ پر

چلاتا ہے۔ یہ دونوں کام اکثر جرائم کی جڑ ہیں۔

(۶) ذکر اللہ اور نماز سے غافل کرتا ہے تاکہ انسان شیطان کے قابو میں رہے۔

(۷) بدکاری اور بے حیائی کے کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

(۸) قَالَ مَرَيْتَ فَأَنْتَ نَظَرْتَنِي ۗ

(عرض کی،) اے میرے رب! پھر مجھ

إِلَىٰ يَوْمٍ يَبْعَثُونَ ۗ قَالَ

(مردوں) کے زندہ ہونے تک مہلت

فَأِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۗ إِلَىٰ

دے، فرمایا پس تمہیں مہلت ہے وقت

يَوْمِ السَّوْتِ الْمَعْلُومِ ۗ

معیّن کے دن تک،

(۹) وَنَسِيَ لَعْنَةَ الشَّيْطَانِ ۗ

(اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں

آراستہ کر دکھائے اور انہیں راہ سے
روک دیا اور وہ کچھ دار تھے،
(اور شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے
کرتا ہے)

(شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور
جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی
اور بغض ڈال دے۔ اور تمہیں اللہ کی
یاد اور نماز سے روکے)

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں
پر نہ چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں
پر چلے گا، سو وہ تو اسے بے حیائی
اور بڑی باتیں ہی بتائے گا،

عَالَمُهُمْ فَعَدَّ هُمْ عَنِ
بَيْلٍ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ۝۱۰
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ
إِلَّا غُرُورًا ۝۱۱

۱۰ اِنَّكَ يَرْيِدُ الشَّيْطَانُ
نَ يُوَقِّعُ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ
بِغَضَبٍ آءٍ فِي الْخَيْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ
لَتَكُوْنَنَّ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الْقَبْلَةِ ۝۱۱
۱۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَتَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
مَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ
أَمْرٌ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۝۱۲

شیطان اور اس کے چیلے

- (۸) انسانوں کو شکلیں بدلنے اور کان ناک کاٹنے کی ترغیب دیتا ہے۔
(۹) دل میں بڑے کام کے لئے دسوس ڈالتا ہے۔ اور جو لوگ مسلسل گناہ کرتے
رہتے ہیں آخر کار شیطان صفت بن کر شیطان ہی بن جاتے ہیں ان سے بچنے
شدید ضرورت ہے۔

(۱۰) حضرت آدم علیہ السلام کو دھوکہ کے ساتھ جنت سے اس نے نکلوا یا۔

۸ دَقَالَ لَا تَخْذَنْ مِنْ

عِبَادِكَ نَعِيْبًا مَّفْرُوْدًا ۝

لَا ضَلٰٓئِقَ لَكُمْ مِنْهُ

وَلَا مَرَنَةٌ لِّبَيْتِكُمْ

اِذْ اَنْزَلْنَا الْاَنْعَامَ وَاَلْمُرْتَمِمٰٓتُمْ

فَلْيَعْبُدُوْا خَلْقَ اللّٰهِ

اور شیطان نے کہا کہ اے اللہ

تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر

گا۔ اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کروں

اور البتہ ضرور انہیں امیدیں دلاؤں

اور البتہ انہیں ضرور حکم کروں گا کہ جانوروں

کے کان چیریں اور البتہ انہیں ضرور

کروں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں

بدلیں۔

۹ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝

مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ

النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ

الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُّوَسْوِسُ فِي

مُخَدَّرِ النَّاسِ ۝ مِنْ

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

کہہ دو، میں لوگوں کے رب کی پناہ

لیتا ہوں، لوگوں کے بادشاہ کی

لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے

پھیلانے والے (شیطان) کے شر

سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے

ڈالتا ہے، جنوں اور انسانوں میں

سے۔

۱۰ اِنۡسُوْا لِمَا الشَّيْطٰنُ

يُّبۡدِيْ لَكُمَا مَا وَّيۡ

دبھرا نہیں شیطان نے بہکایا تاکہ ان کی

شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپانی

چاند سے بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ مگر آسمان کے قریب نہیں ہو سکتے۔ آج
شیطان میرت انسان اگر چاند پر چلے جائیں اور اہل زمین پر ظلم کرتے رہیں تو یہ
کوئی اعزاز نہیں بلکہ یہ شیطان کے چیلے ہیں۔ اور بس!

(۱۳) بعض بد معاش لوگ شیطانوں کے دوست ہوتے ہیں بعض جنات مسلمان
اور بعض کافر ہیں (۱۴) جنات میں سے صحابہ کرام بھی گزرے ہیں۔

اور اگر آپ کو شیطان سے کوئی وسوسہ
آئے لگے تو اللہ کی پناہ مانگئے بے شک
وہی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے
پس اللہ کی پناہ مانگئے مردود
شیطان سے)

(اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اسے
سخت پہروں اور شعلوں سے بھرا ہوا
پایا۔ اور ہم اس کے ٹھکانوں میں سننے
کے لئے بیٹھا کرتے تھے پس جو کوئی اب
کان دھرتا ہے تو وہ اپنے لئے ایک
انگارد تاک لگائے ہوئے پاتا ہے۔
اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے
ساتھ نقصان کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان

۱۱ دَامَا يَنْزُغَنَّكَ مِنَ
الشَّيْطَانِ تَزْعُوقًا فَاسْتَعِذْ
بِاللَّهِ وَإِنَّهُ مُرَوِّدُ
السَّمِيْعِ

الْعَلِيْمِ ۝

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۝ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ وَآتَا
نَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَا مُلْتَأَةً
عَدَسًا شَدِيْدًا وَشُعْبًا
نَمَّ يَسْتَمِعِ الْاِنَّ مِنْهَا
مَقَاعِدَ لِلْسَّمِيْعِ يَجِدُ لَهُ
شِقَابًا رَمَدًا ۝ وَآتَا لَا
تَدْرِي اَشْرُّ اَرَادُ مِنْ

مَنْ اَنْ تَقْعُدَ مِنْهَا مَقَاعِدًا يَسْمَعُ

کی نسبت ان کے رب نے بھلائی کا
ارادہ کیا ہے)

ہم نے دنیا کے آسمان کو ستاروں سے
سجایا ہے اور اسے ہر ایک سرکش
شیطان سے محفوظ رکھا ہے وہ عالم
بالا کی باتیں نہیں سن سکتے اور ان
پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے
ہیں بھگانے کے لئے اور ان پر ہمیشہ کا
عذاب ہے۔ مگر جو کوئی اچک لے
جائے تو اس کے پیچھے دیکتا ہوا انگارہ
پڑتا ہے)

(اور کچھ تو ہم میں سے نیک ہیں اور کچھ اور
طرح کے، ہم بھی مختلف طریقوں پر تھے)
لاور کچھ تو ہم میں سے فرمانبردار ہیں۔ اور
کچھ نافرمان۔ پس جو کوئی فرمانبردار ہو گیا
سوا ایسے لوگوں نے سیدھا راستہ تلاش
کر لیا۔ اور لیکن جو ظالم ہیں سو وہ دوزخ
کا ایندھن ہوں گے۔)

فِي الْأَمْثَلِ مِنْ أَمْ أَمَا دَرِي بِسَمِّ
تَابِعُوا مَا شَاءَ اللَّهُ
إِنَّا نَتَيْنَا السَّمَاءَ
الذُّنُوبِ بِزِينَةٍ نَحْرَأَكِبُ
مَحْفُظًا مِنْ كُلِّ
شَيْطَانٍ مَّارِدٍ لَّا يَسْمَعُونَ
إِلَى السَّلَاءِ الْأَعْلَى وَ
يُقَدِّفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ قَدِ
دَهْوُوا أَدْلَعُوا عَذَابٍ وَابِنٍ
إِلَّا مَنْ خِطَفَ الْخَطْفَةَ فَاتَّبَعَهُ
شِرَافًا نَاتِبًا هُوَ

(۱۳) وَأَنَا مِنَ الظَّالِمِينَ
وَمِنَّا دُونَ ذَلِكَ طَعْنَا
طَرَائِقَ تَدَدًا هُوَ وَأَنَا
مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَ
الْقِسْطُونَ طَنَسْنَا أَسْأَلُ
فَأُوَالِيكَ تَحَرُّوْا مَا شَاءَ هُوَ
أَمَّا الْقِسْطُونَ نَكَانُوا لِحَعْمِ عَطْبَاءَ

۱۳۸ - الجن - ۱۱ - ۱۱۸ - الجن - ۱۱۸ - الجن - ۱۱۸

۱۶۷ ﴿قَدْ أُورِجِي إِلَىٰ آتِهِ اسْتَبَعْ
 نَفَرًا مِّنَ الْحِجْرِ فَقَالُوا
 إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ
 يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا
 بِهِ وَلَوْ كُنَّا تُشْرِكًا
 بَرِيتَنَا
 أَحَدًا ۖ ۝

کہہ دو، کہ مجھے اس بات کی وحی آئی ہے
 کہ کچھ جن (جگہ سے قرآن پڑھتے) سن گئے
 ہیں۔ پھر انہوں نے (اپنی قوم سے) جا کر
 کہہ دیا۔ کہ ہم نے عجیب قرآن سنا
 ہے۔ جو نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے
 سو ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ اور ہم
 اپنے رب کا کسی کو شریک
 ٹھہرائیں گے۔

توشتی اور آفت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

- (۱۱) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز ایک مناسب انداز سے بنائی ہے۔
 (۱۲) ہمارے ارادے بھی اللہ کے ارادوں کے اذن سے ہیں،
 (۱۳) اہل دنیا پر جو آفت آتی ہے، وہ پہلے سے طے شدہ ہے اور اس میں کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔

- (۱۴) فراخی اور تنگی، زندگی اور موت سب اللہ کی طرف سے ہے اور یہ آزمائش ہے ایسے حالات میں صبر سے کام لو۔ تو ابرے لے گا۔ ورنہ دنیا کی تکلیف اور بے صبری کی سزا دوہرنی مار پڑے گی۔

اور اس نے ہر چیز کو پیدا کر کے اندازہ پر قائم کر دیا (۱) خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا ۝

اور اللہ نے تمام کاموں کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے (۲) وَ أَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ بِعَدَدِهِ ۝

اور ہم نے ہر آدمی کا نامہ اعمال اس کی
گردن کے ساتھ لگا دیا ہے اور قیامت
کے دن ہم اس کا نامہ اعمال نکال کر سامنے
کر دیں گے

اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی سے آزمانے
کے لیے چاہتے ہیں اور ہماری طرف لوٹنے
چاہتے ہیں

لاور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں
اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے
مزدور آزمائیں گے

اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔
وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی
ہے تو کہتے ہیں۔ ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم
اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

كُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ
فِي نَفْسِهِ ذِكْرًا وَنُخْرِجُوهُ
مِمَّا يَلْفِئُ ۚ عَسَىٰ يَلْفِئُ
وَمَا يَلْمِ

نَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ
ۚ وَالْإِنْسَانُ
ظَالِمٌ كَاذِبٌ

لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْفِتْرِ ۚ وَالْجُوعِ وَنَقْصِ
الْمَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ
الْمُحْسِنِينَ ۚ الَّذِينَ إِذَا
مَضَتْ مَصِيبَةٌ لَّوَالُوا
بِهِمْ وَإِنَّا إِلَيْهِ
نَاجِعُونَ ۚ

گناہ سے آفات آتی ہیں

استغفار اس کا علاج ہے

⑤ عام طور پر گناہوں کی وجہ سے آفات آتی ہیں ،

④ گناہ ہو جائے تو توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔

③ خدا کی رحمت سے ناامیدی کفر اور گمراہی ہے ،

⑤ مَا آصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ

فَإِنَّ اللَّهَ وَمَا آصَابَكَ مِنْ

سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ۚ

وَإِنْ تُصِيبْهُمْ حَسَنَةٌ

يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ

وَإِنْ تُصِيبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا

هَذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلُّ

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ

اچھے جو بھلائی بھی پہنچے وہ اللہ کی

سے سے اور جو اچھے برائی پہنچے۔

تیرے نفس کی طرف سے ہے)

اور اگر انہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے

کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے

اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے۔

کہتے ہیں۔ کہ یہ تیری طرف سے

کہ دے ، کہ یہ سب اللہ کی طرف

سے ہے۔)

اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ
تمہارے ہاتھوں ہی کے کیے ہوئے
کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے
گناہ معاف کر دیتا ہے۔

کہہ دو اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی
جبانوں پر ظلم کیا ہے۔ اللہ کی رحمت
سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ
سب گناہ بخش دے گا۔ بے شک
وہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

دکھا، اپنے رب کی رحمت سے
ناامید تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں،
بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں
ہوتے۔ مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔

لَا آتَاكُمْ مِنْ مَّصِيبَةٍ
فَسَبَّتُمْ أَيْدِيَكُمْ
وَأَنْتُمْ كَافِرُونَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَقْنَطُوا
رَحْمَةَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
لَذُوْبٌ جَبِيْعٌ إِنَّهُ
نُورٌ الرَّحِيْمُ

لَا تَقْنَطُوا عَنْ رَحْمَةِ
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
لَذُوْبٌ جَبِيْعٌ إِنَّهُ
نُورٌ الرَّحِيْمُ

باب دوم

اوامر اسلام

نیت دما سنت رکھو

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس رسول کی طرف ہے۔ تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔ اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہے۔ اسے حاصل ہو یا عورت کی طرف۔ کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے۔ جس طرف اس نے ہجرت کی۔ (متفق علیہ) مشکوٰۃ ص ۱۱

اللہ کا دین اسلام ہے

اور تمہارا نام مسلمان ہے

① اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی قبول کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تمام مروج ادیان جھوٹ اور کفر و فساد کا پلندہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام ایک دینِ کامل بنا کر عطا فرمایا ہے۔ اسلام کے علاوہ دوسرے ادیان جزوی رہنمائی کرتے ہیں اور وہ بھی ناقص اور ناقابلِ قبول۔ اسی لئے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ہمیں زندگی بھر مسلمان رہنا چاہیے اور موت تک اسلام سے ہی وابستہ رہنا چاہیے۔

اگر کسی نے اسلام کے علاوہ کوئی بھی دوسرا دین اختیار کیا تو وہ قبول نہ ہوگا۔ چنانچہ اسے غداروں کی جگہ جہنم میں جانا ہوگا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہی احسان ہے کہ وہ بندوں کے سینے اسلام کے لئے کھول دیتا ہے ورنہ خود انسان تو مادیت اور شیطانیّت کی پرستش میں مست رہتا ہے۔ البتہ ہدایت کی دعا مانگنے والے انشاء اللہ محروم نہ ہوں گے۔ -

مکمل طور پر اسلام کا پابند ہونا ضروری ہے۔ جو شخص کچھ اسلام اور کچھ دوسرے کسی بھی کافرانہ دین کی پروری کرے وہ شیطان ہے۔

پہلے زمانہ میں بھی اور آج کے دور میں بھی خدا کے سچے تابعداروں کا نام مسلمان ہے

بے شک دین اللہ کے ہاں فرمانبردار
(یعنی اسلام ہی ہے)

آج میں تمہارے لئے دین مکمل
کر چکا اور میں نے تم پر احسان
پورا کر دیا اور میں نے تمہارے

إِنَّ السَّيِّئِينَ عِنْدَ اللَّهِ
الْأُولَىٰ لَأَنتُمْ قَدْ كَفَرْتُمْ
أَلَيْسَ مَا أَخَذْتُمْ مِنْكُمْ
رَبِّكُمْ وَأَنْتُمْ عَلَىٰ عِقَبٍ
وَقَدْ كَفَرْتُمْ بِكُمْ أَنْتُمْ
دِينًا زَالِمًا (۳۰)

داسلے اسلام ہی کو دین قرار

دیے شک اللہ نے تمہارے

یہ دین چن لیا سو تم ہرگز نہ

دراغنا لیکم مسلمان ہوا

(اور جو کوئی اسلام کے

کوئی دین چاہے تو وہ

ہرگز قبول نہیں کیا جائے

وہ آخرت میں نقصان

والوں میں سے ہوگا۔

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمْ

الْإِسْلَامَ فَلَا تَكْفُرُوا

بِإِلَٰهِيكُمْ مَّا كُنْتُمْ

تَكْفُرُونَ ۚ (البقرہ ۱۳۲)

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ

دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ

وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ

الْأَخْسَرِينَ ۚ (آل عمران ۸۵)

(اور جو کوئی اسلام کے

کوئی دین چاہے تو وہ

ہرگز قبول نہیں کیا جائے

وہ آخرت میں نقصان

والوں میں سے ہوگا۔

(آل عمران ۸۵)

(سو جسے اللہ چاہتا ہے

وہ تو اس کے سینے کو

کے قبول کرنے کے لئے

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ

الْإِسْلَامِ دِينًا

فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ

وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

مِنَ الْأَخْسَرِينَ ۚ

(آل عمران ۸۵)

فَمَنْ يَشَاءِ اللَّهُ

يَهْدِيهِ ۚ وَإِلَّا يَضَلُّ

الْبَلَاغُ ۱۲۵

(۱۲۵) دیتا ہے، الانعام ص ۱۲۵
 (آپ پر اسلام لانے کا احسان
 جتانے ہیں۔ کہہ دو مجھ پر اپنے
 اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ۔
 بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ
 اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی
 کی اگر تم سچے ہو)
 (سارے ایمان والو، اسلام میں سارے
 کے سارے داخل ہو جاؤ)

رَانَعَام
 يَمْنُونُ عَلَيَّ أَنْ اسْتَمُوا
 قَدْ لَأَتَمُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ
 بَدِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ
 أَنْ هَدَاكُمْ
 لِإِيْمَانٍ إِنْ كُنْتُمْ
 صَادِقِينَ ۝ (الحجرات - ۱۷)

(۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا ادْخُلُوا فِي
 السَّلَامِ كَافَّةً ۝ (البقرة ۲۰۸)
 (۵) هُوَ سَمُّكُمُ الْمُسْلِمِينَ
 مِنْ قَبْلُ وَ فِي هَذَا
 رَكَعَاتُهَا أَوْ رَأْسُ قُرْآنٍ فِي مِثْلِهَا
 (الحج - ۷۸)

رسول اللہ کا احترام

کتاب و سنت کی اطاعت

①۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے سراپا
 رحمت بنا کر بھیجا۔ یہاں تک کہ اگر کسی قوم میں حضور میں حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم موجود ہو تو وہاں عذاب نہیں آتا۔

②۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے کلام کرنا جس سے بے تکلفی ہو یا باتوں میں آپ سے آگے بڑھ کر یا میں شدید ہے۔ بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے جائے تو صدقہ دے تاکہ آپ سے محوب فیض حاصل ہو۔ اسی طرح اگر کسی عالم دین ملاقات کرتے جائے تو بھی ان آداب کی پابندی کرے اور صدقہ کرے اور استغفار کرتا جائے کیونکہ علماء کرام، انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور جس قدر ادب زیادہ ہوگا۔ اسی قدر وہ علم زیادہ حاصل ہوگا بخواتم تعالیٰ کو محبوب ہے۔

③۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ زندگی پر چلنے سے ہی دنیا آخرت میں کامیابی ہوگی۔ آپ کے بعد آپ کے شاگرد ان اور یعنی صحابہ کرام کے طریقہ زندگی پر چلنے کا نام اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

④۔ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چند احادیث درج کی جاتی ہیں

① وَ مَا آتَاكُمْ مِنْهُ
لَا تَكُنَّ تَخْفَاةً لِلْعَلِيِّنَ

بھیجا ہے، الانبیاء۔ ۱۰۱
اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں
تیرے ان میں ہوتے ہوئے
عذاب دے،

وَ مَا كَانَ اللَّهُ
يُعَذِّبُهُمْ وَ أَنْتَ
فِيهِمْ

(انفال۔ ۳۳)

النَّبِيِّ أَوْلَىٰ
بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ
أَنْفُسِهِمْ وَأَنْتَ أَوْلَىٰ
بِأُمَّتِكُمْ
• (الاحزاب - ۶)

رفیق مسلمانوں کے معاملہ میں
ان سے بھی زیادہ دخل دینے
کا حقدار ہے اور اس کی
بیویاں ان کی مائیں ہیں)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا
أصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ
يَلْقَوْنَ الْكَحْضَ بِغَيْرِكُمْ
بِغَيْرِ
• (المحجرات - ۱)

اے ایمان والو، اپنی آوازیں
نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو
اور نہ بلند آواز سے رسول
سے بات کیا کرو جیسا کہ تم
ایک دوسرے سے کیا کرتے
ہو (المحجرات - ۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَقْبَلُوا بَيْنَ
يَدَيْهِ أَسْوَاقَ اللَّهِ
وَالْقَوْلِ اللَّهِ
• (المحجرات - ۱۱)

اے ایمان والو، اللہ اور اس
کے رسول کے سامنے پہل نہ
کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے
تو ہوا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِذَا تَابَعْتُمْ
الرَّسُولَ فَقَبِّمُوا بَيْنَ
يَدَيْهِ نَجْدًا كَمَا مَدَّتَهُ
• (المحجرات - ۱۱)

اے ایمان والو جب تم رسول
سے لگوتھی کرو تو اپنی لگوتھی
سے پہلے صدقہ دے لیا کرو
یہ تمہارے لئے بہتر اور زیادہ

ذِيكَ خَيْرٌ تَكْرُوًا وَآظْمًا

فَإِنْ كُنْتُمْ تَجِدُوا فِائًا

اللَّهُ يَغْفِرُ مَا بَيْنَهُمَا لِمَن جَاءَهُ (المجادلة ۱۲)

والا ہے) المجادلۃ - ۱۲

لَقَدْ كَانَ

تَكْمٌ فِي مَا سُوِيَ اللَّهِ

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن

كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ

أَنبَدَهَا الْفَخْرَ وَ

ذَكَرَ اللَّهُ كَثِيرًا (احزاب ۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی تب تک ایماندار نہیں

ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کی خواہش اس (اسلام) کے تابع نہ ہو جائے

جو میں لایا ہوں۔ (مشکوٰۃ ص ۳)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ مرسل روایت کیا کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑیں ہیں جب تک

تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ (وہ دو یہ

ہیں) (۱) اللہ کی کتاب (۲) اس کے رسول کی سنت۔ (موطا امام

مالک) مشکوٰۃ ص ۳

حضرت عریان بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ وسلم کا

وعظ روایت کیا۔ آپ نے فرمایا۔

پاکیزہ بات ہے۔ پس اگر نہ پاؤ

تو اللہ بخشنے والا نہایت رحم

(البتہ تمہارے لئے رسول اللہ

میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ

اور قیامت کی امید رکھتا ہے

اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے)

پس تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین (حضرت ابو بکر حضرت عمر فاروق حضرت عثمان حضرت علی وغیرہ) کی سنت کی پابندی لازم ہے۔ اس سے وابستہ رہو اور ڈاڑھوں سے مضبوطی سے پکڑو اور محدثات (بدعات) سے خاص طور پر بچو کیونکہ ہر محدث، بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (مشکوٰۃ ص ۳)۔

علم اسلام حاصل کرو

علمائے اسلام کا احترام کرو !

①۔ اللہ کا سچا ڈر رکھنے والے صرف علماء ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کی معرفت

رکھتے ہیں

②۔ ہر علاقے کے کچھ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ علم اسلام حاصل کرنے کے لئے جائیں اور عالم بننے کے بعد واپس آکر اپنی قوم کو اسلام کی تعلیم دیں۔

③۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے پہلے معلم تھے۔ آپ نے اسلام کی تعلیم دی لوگوں کو کتاب و حکمت سکھائی اور گناہوں سے پاک کیا۔ آپ کے طریقہ پر چلنے والے علماء ہی ہیں اور وہی دائرہ میں انبیاء علیہم السلام ہیں۔

④۔ جو لوگ اسلام کی تعلیم حاصل کرتے اور سچا دین حاصل کرنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے گا۔

- ⑤۔ احادیث میں بھی علم دین اور علمائے اسلام کی اہمیت اور درجات مذکورہ ہیں جو مختصر طور پر درج کی گئی ہیں۔
- ⑥۔ احادیث مبارکہ میں علم دین کی اہمیت بیان کی گئی اور علمائے اسلام کے درجات بیان ہوئے۔

①۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (الفاطر: ۲۸)

(بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے عالم ہی ڈرتے ہیں)

②۔ فَذُكِرْتُمْ فِي سَائِرِ الْقُرْآنِ كَمَا ذُكِرْتُمْ فِي الْقُرْآنِ الْمُبِينِ (التوبة: ۱۲۲)

(سو کیوں نہ نکلا ہر فرقے میں سے ایک حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور حیب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو انکو ڈرائیں تاکہ وہ پچھتے رہیں۔)

③۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (آل عمران: ۱۰۴)

(وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بے شک

تَمِيْنِ ۛ (الجمعة - ۲)

وہ اس سے صریح گمراہی میں تھے

④ وَالَّذِينَ
جَمَعُوا بَيْنَ النَّفْسِ يَتَمَدَّد
سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ
لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۛ

(النکبوت - ۶۹)

اور جنہوں نے ہمارے لئے
کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی
راہیں سبھا دیں گے اور بے شک
اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے

⑤ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

جو راہ پر چلا کہ اس میں علم (اسلام) حاصل کرے اللہ تعالیٰ نے اسے
جنت کی ایک راہ پر چلنے والا کر دیا۔ اور فرشتے خوش ہو کر (اسلام) کے
طالب علم کے لئے اپنے پیر بچھا دیتے ہیں۔ اور زمین میں جو مخلوق ہے
اور آسمانوں میں جو ہے اور پانی کے اندر مچھلیاں بھی عالم کے لئے رزق
مغفرت کرتی ہیں اور عبادت کرنے والے ہر عالم کا درجہ اس قدر بلند ہے
جیسے کہ تمام ستاروں پر چودھویں رات کے چاند کا درجہ بلند ہے اور
علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی وراثت
درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ ان کی وراثت علم (اسلام) ہوتا ہے جس نے
یہ علم (اسلام) حاصل کیا۔ اس نے مکمل حصہ لیا (مشکوٰۃ ص ۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا! ایک فقیہ (عالم دین) شیطان پر ایک ہزار عبادت گزار
سے زیادہ بھاری ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا! اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز کر دے جو ہم
سے کچھ سے پھر جیسے سنے ویسے ہی (دوسرے تک پہنچا دے کئی وہ
جن کو پہنچایا جاتا ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے
ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۵) ،

⑥ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم تین ہیں (۱) آیت محکم (جو منسوخ نہ ہو۔ اور
اس میں کسی دوسری تاویل کا احتمال نہ ہو)

- ۲۔ سنت قائمہ طریقہ نبوت جس پر صحابہ کرام کامزن رہے
 - ۳۔ فریضہ عادلہ (کتاب و سنت سے مستنبط ثابت شدہ حکم)
- اور اس کے علاوہ جو ہے وہ قالتو ہے، (مشکوٰۃ ص ۳۵)

حضرت حسن (بصری) سے مرسل روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اس حالت میں موت آئی کہ وہ علم حاصل
کر رہا تھا تاکہ اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور انبیاء
علیہم السلام کے درمیان جنت میں ایک درجہ کافرق ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور اسے

سکھائے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۳)

مسجد اور نماز کی اہمیت

اس کا طریقہ اور فضائل و مسائل

- ①- مسجد میں جانے وقت اچھا لباس پہنو اور مسجدوں میں عبادت کر کے انہیں آباد کرو۔
- ②- مرد اور عورت دونوں پر نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا فرض ہے خود نماز پڑھو اور گھر والوں کو بھی نماز کا پابند بناؤ۔
- ③- پہلے انبیاء علیہم السلام حضرت اسحاق حضرت یعقوب حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب کو نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا۔
- ④- مسلمان حکمران کا فرض ہے کہ سرکاری حکم کے ذریعہ مسلمانوں کو نماز کا پابند بنائے۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دے۔
- ⑤- نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے والے مسلمان ہی آپس میں بھائی ہیں۔
- ⑥- نماز میں عاجزی اختیار کرو۔ اور نماز کے آداب کا خیال رکھو۔
- ⑦- نماز پڑھتے رہنے سے آخر کار برائیوں سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے بشرطیکہ اللہ کی رضا کی خاطر نماز پڑھے اور زندگی کے تمام مسائل بھی نماز کی برکت سے حل ہوتے ہیں۔ اور سابقہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔
- ⑧- بے نمازی جہنم میں جائے گا۔ اور مشرک کی طرح سخت مجرم ہے۔

۹۔ باجماعت نماز ادا کیا کرو۔

۱۰۔ ہر مسلمان پر جمعہ فرض ہے۔ البتہ غلام، عورت، نابالغ بچہ اور بیمار مستثنیٰ ہے۔

۱۱۔ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل کی بھی عادت ڈالو البتہ نفل نمازوں میں نماز تہجد سب سے افضل نماز ہے۔

۱۲۔ سب سے آخر میں تم نے نماز کا طریقہ درج کر دیا ہے۔

۱۳۔ ان باتوں کو توجیہ سے پڑھئے۔

مسجد کو آباد کرو!

اسے آدم کی اولاد، تم مسجد کی ہر حاضرین کے وقت اپنا زینت لباس پہن لیا کرو (الاعراف - ۳۱)
اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا سو وہ لوگ امیدوار ہیں کہ ہدایت پانے والوں میں سے

۱ یٰۤاَيُّهَا اٰدَمُ
خُذْ زَوْجَكَ مِنْ جَنَّةٍ
عِنْدَ هٰذَا مَسْجِدٍ
اِنَّمَا نَعْبُدُ
مَسْجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاَتٰ
الزَّكٰوةَ وَكَمَّ بِحَيْثُ اَمَرَ
اللّٰهُ نَفْسِيْ اُوَلِيْكَ اَنْ
تَكُوْنُوْا مِنْ الْمُتَّقِيْنَ

(التوبة - ۱۸) ہوں

نماز پڑھنا فرض ہے

(۲) (مردوں کو حکم دیا۔)

وَأَتِمُّوا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ
(اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ

(دو)

(عورتوں کو بھی حکم دیا۔)

وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ
(اور (اے عورتو) نماز قائم کرو
اور زکوٰۃ دو)

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا
(بے شک نماز اپنے مقررہ وقتوں
میں مسلمانوں پر فرض ہے)

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ
(سب نمازوں کی حفاظت کرو اور
(خاص کر) درمیانی نماز)

اپنے گھروالوں کو بھی نماز پڑھنے کا حکم دو۔ چنانچہ فرمایا۔
وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ
اور اپنے گھروالوں کو نماز کا حکم کر
وَأُصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور خود بھی اس پر قائم رہو)

حالت جنگ میں نماز پڑھنے کا طریقہ مقرر کر دیا کہ

(۳) وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ
(اور جب تو ان میں ہو پس اس میں)

البقرة - ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ احزاب - ۲۲ ۲۳ ۲۴ نساء - ۱۰۳ ۱۰۴ البقرة - ۲۳۸ ۲۳۹

لَهُمْ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا بَأْسَابِقِهِمْ إِذْ وَقَعُوا لَعَلَّهُمْ يُسْرُونَ
 فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن دُونِكُمْ لَا يَأْتِيَنَّكُم مِّنْهَا فَسَوَادٌ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ
 وَأَلْيَسَ لَكُمْ وَاللَّيْلُ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ الْمُسْتَضَاءُ
 وَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہونا
 سے ایک جماعت تیرے ساتھ
 کھڑی ہونی چاہئے اور وہ
 ہتھیار ساتھ لے لیں پھر
 سجدہ کریں تو تیرے پیچھے
 جائیں اور دوسری جماعت
 جس نے نماز نہیں پڑھی وہ
 ساتھ پڑھے اور وہ بھی
 بچاؤ اور ہتھیار ساتھ رکھیں

النساء - ۱۰۲

مسلمانوں کے حاکم کے لئے طریقہ مقرر کر دیا کہ جب حاکم بنے تو

میں نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرے
 (۴) الَّذِينَ إِذْ مَكَانَهُمْ
 فِي الْأَكْثَرِ مِنْ أَتَامُوا الصَّلَاةَ
 وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَنُوا
 بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا
 عَنِ الْمُنْكَرِ ط

وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا
 حکومت دے دیں تو نماز
 کریں اور زکوٰۃ دیں اور
 کام کا حکم کریں اور گمراہی
 سے روکیں

(۵) اور واضح کر دیا کہ نمازی اور زکوٰۃ دینے والے ہی اسلامی

افراد ہیں۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاقَامُوْا
صَلٰوةً وَآتَوْا الزَّكٰوةَ
وَآتَوْكُمْ فِي الْاَيَّامِ طَلَعِ

(اگر یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں
اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے
بھائی ہیں)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اپنے بچوں کو نماز کا حکم کرو جبکہ وہ ست برس کے ہو جائیں۔ اور
دس برس کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو اس پر انہیں مارو
ان کے بستریے الگ الگ کر دو۔ ابو داؤد ص ۵۸ مشکوٰۃ
چنانچہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہ سمجھتے۔ ترمذی ص ۵۹
اور جس نے نماز ترک کر دی اسے سمجھتے تھے۔ کہ شاید یہ کافر ہو چکا۔ کیونکہ
نمازی مسلمان کی قسم برطانیہ اور اس کے ایجنٹوں کے دور حکومت میں
پیدا ہوتی ہے پہلے نہ تھی)

نماز میں خشوع اور توجہ

(۱) حَفِظُوْا عَلٰی الصَّلٰوةِ
الْمَلُوْجَةِ الْوُسْطٰى وَ
تَوَمَّوْا لِلّٰهِ تَطِيْبًا ۝

سب نمازوں کی حفاظت کرو۔
اور (خاص کر) درمیانی نماز کی
اور اس کے لئے ادب کے ساتھ
کھڑے رہا کرو)

۱۱۔ التوبہ۔ ۱۱۔ ۱۱

بڑے گناہوں سے بچے (صحیح مسلم ص ۵۷ مشکوٰۃ)
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ
 سے پوچھا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟
 نے فرمایا: نماز اپنے وقت پر (متفق علیہ ص ۵۸ مشکوٰۃ)
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ
 نے فرمایا۔ تم نے دیکھا کہ تم میں سے جس کے دروازے پر ایک
 پانچ بار روزانہ اس میں نہاٹے۔ تو کیا اس کے بدن پر کچھ
 رہے گا۔ (ص ۵۸ کرام) نے جواب دیا۔ اس پر کچھ میل باقی نہ رہے
 نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے۔ کہ ان کی برکت
 اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتا ہے۔ (متفق علیہ ص ۵۷ مشکوٰۃ)

بے نمازی جہنمی ہے

وَأَنْتُمْ لَا تَتَّقُونَ اللَّهَ
 فَكُنْتُمْ كَالْحٰكِمِ الْمُنٰقِبِ
 راند نماز قائم کرو اور مشرکوں
 میں سے نہ ہو جاؤ
 ایک دوسرے سے گناہ گاروں
 کی نسبت پوچھیں گے۔ کس چیز
 نے تمہیں دوزخ میں ڈال دیا
 قَالُوا لَمْ نَكُنْ

مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝

وہ کہیں گے ہم نمازی نہ تھے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے اور ان (منافقین) کے درمیان
نماز کا عہد ہے۔ جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔ (یعنی اپنا
ظاہر کر دیا۔) (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ ص ۵۸ مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ
دینے کا فرق ہے۔ (صحیح مسلم ص ۵۸ مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ایک روز آپ نے نماز کا ذکر کیا
فرمایا۔ جس نے اس کی حفاظت کی (یعنی نماز پڑھنا رہا) قیامت کے

اس کے لئے نور اور برہان اور نجات ہوگی۔ اور جس نے اس کی
حفاظت نہ کی۔ (یعنی نماز پڑھنا چھوڑ دی) اس کے لئے کوئی نور نہ ہوگا
اور نہ برہان اور نہ نجات ہوگی۔ اور قیامت کے دن (بے نماز آدمی) مثل

قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (صحیح
داہمی، بیہقی، شعب الایمان ص ۵۹ مشکوٰۃ)

اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فرعون بادشاہ تھا مگر

نمازی بادشاہ اور صدر فرعون کے ساتھ جہنم میں جائیں قارون
 دارمقا ممکن ہے کہ بے نمازی سرمایہ دار قارون کے ہمراہ جہنم میں
 ہا مان وزیر تھا۔ ممکن ہے کہ بے نمازی وزیر ہا مان کے ہمراہ جہنم میں
 اور ابی بن خلف لیڈر تھا۔ ممکن ہے کہ بے نمازی لیڈر
 ن خلف کے ہمراہ جہنم میں جائیں اور بے نمازی عوام بگد معاشوں کے
 جہنم میں جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب)

باجماعت نماز ادا کرو

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ
 آتُوا الزَّكَاةَ وَارْتَدُّوا
 الْأَعْيُنَ عَنَّا
 (اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ
 دو اور رکوع کرنے والوں کے
 ساتھ رکوع کرو)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ باجماعت نماز، تنہا کی نماز سے ستائیس
 برافضل ہے (متفق علیہ ۹۵ مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان
 میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم کروں لکڑیاں لائی جائیں

پھر میں نماز (کی جماعت) کھڑی کرنے کا حکم دوں اس کے لئے اذان پڑھی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم کروں وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں لوگوں کی طرف جاؤں ایک روایت میں ہے (یعنی ان لوگوں کی طرف جاؤں) جو نماز (باجماعت) میں حاضر نہیں ہوتے۔ تو ان کے گھروں کی دنگ لگا کر چلا دوں۔ بخاری ۹۵ مشکوٰۃ

نماز جمعہ

اسے ایمان والو، جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دئی جائے تو ذکر الہی کی طرف لپکو اور غریب فروخت چھوڑ دو تمہارے یہی بات بہتر ہے اگر تم علم رکھو

⑩ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِذَا نُودِيَ لِلْمَلَأَةِ مِنْ
يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا
إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذُنُوبِ
الْيَوْمِ الَّذِي كُنتُمْ
تَعْلَمُونَ ۗ

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ دن جمعہ پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے چار کے یعنی غلام یا عورت یا بچہ (نا بالغ) یا بیمار ہو۔ ابو داؤد ۱۲۱۰ مشکوٰۃ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا ضروری ہے۔ سوائے بیمار کے یا مسافر کے یا عورت کے یا بچہ کے یا غلام کے جو کسی کھیل مشغلہ یا تجارت میں لگ کر جمعہ سے بے پروائی کرے اللہ تعالیٰ اس سے بے پروائی کرے گا اور اللہ تعالیٰ بے پروا و حمد والا ہے۔

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ہو سکے طہارت حاصل کرے اور تیل لگائے یا گھر میں خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے پھر نکلے کہ دو کے درمیان جدائی نہ ڈالے (یعنی دو مسلمانوں کو لڑانے کی بات نہ کرے یا مسجد میں داخل ہو کر صفوں کو پیرتا ہوا نہ بڑھے) پھر جو اس کا مقدر ہے نماز پڑھے۔ پھر جب امام کلام شروع کرے تو یہ خاموش ہو جائے۔ تو اس کے اور دوسرے جمعہ تک اس کی مغفرت ہوگی (صحیح بخاری) بحوالہ حدیث مشکوٰۃ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں جو پہلے پہلے آئے اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ دوپہر کو آنے والا اس کی طرح ہے جو اونٹنی خیرات کرتا ہے۔ پھر (بند میں آنے والا) اس کی طرح جو گائے خیرات کرتا ہے پھر بھیڑ

کی ۱۔ صحیح مسلم بحوالہ ص ۱۰۶ مشکوٰۃ

روایات میں کم و زیادہ رکعات بھی ہیں مطلب یہ کہ کبھی کم کبھی زیادہ رکعتیں پڑھیں۔ ۴ سے ۱۲ رکعت تک جتنی چاہے پڑھ لے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بلند تر درجہ والے حاملین قرآن اور رات (کو تہجد پڑھنے) والے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۱۱

لوافل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ
عصر سے پہلے چار سنت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت غیر مؤکدہ) پڑھے، اللہ تعالیٰ اس
پر رحم کرے (اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ملے گی) اس سے بڑھ کر
کیا نعمت ہو سکتی ہے، احمد، ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۱۰۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول
مغرب کے نفل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب
کے بعد میں نفل پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے
گا۔ ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۰۴۔ (میں نے پڑھ سکے تو چھ رکعت ہی پڑھ لے
اس کا بھی کافی ثواب ہے۔)

نمازِ اشراق

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جو صبح کی نماز یا جماعت

پڑھے۔ پھر بیٹھا ذکر اللہ کرتا رہے حتیٰ کہ سورج نکل آئے۔ پھر دو رکعت پڑھے تو اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکمل مکمل ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ^{۱۹۹} اور اگر چار رکعت پڑھے۔ تو بنی اسمعیل سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

نمازِ صبحی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نمازِ صبحی (چاشت کے وقت میں) بارہ رکعت پڑھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا گھر بنائے گا۔ ترمذی، وابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ^{۱۱۶}۔ اس نماز کی برکت سے روزی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

نمازِ عید

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدِ فطر اور عیدِ الفصحی کے دن عید گاہ کی تشریف لے جاتے۔ اور سب سے پہلے نماز ادا فرماتے پھر فارغ ہو کر لوگوں کی طرف رخ کرتے اور لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے آپ انہیں نصیحت اور وعظ فرماتے اور حکم دیتے اور اگر کوئی شکر بھیننا ہوتا تو اس کا حکم کرتے یا کسی دوسری بات کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے (مشکوٰۃ ص ۱۲۵)۔ حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دو سے زیادہ بار عیدیں کی نمازیں پڑھیں

نہ اذان ہوتی اور نہ اقامت ہوتی (مشکوٰۃ ص ۱۲۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب عید کا دن ہوتا رہا اور آپ
نماز عید کے لئے تشریف لے جاتے تو آتے جاتے وقت حضور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدل دیتے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۶)

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا جان سے
نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں عیدوں کی نمازوں
میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں
قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں (ناشد) کہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۶) احناف کے نزدیک ہر
عید الفطر پڑھنے سے قبل عدۃ فطر ادا کرے اور عید الفطر پڑھنے کے
بعد قربانی کرے۔ مسلمانوں پر یہ دونوں دن اذہمست اور خوشی
کے ہیں

طریقہ نماز

(۱۲) نماز کی رکعتیں

نماز فجر	۲ سنت مؤکدہ	۲ فرض	۲ سنت مؤکدہ
نماز ظہر	۴ سنت مؤکدہ	۴ فرض	۲ سنت مؤکدہ
نماز عصر	۴ سنت غیر مؤکدہ	۴ فرض	
نماز مغرب	۳ فرض	۲ سنت مؤکدہ	۴ یا ۲ نوافل
نماز عشاء	۴ سنت غیر مؤکدہ	۴ فرض	۲ سنت مؤکدہ

اگر اذان کو اٹھنے میں کوئی شبہ ہو۔ تو سونے سے پہلے ہی ۳ دن پڑھے۔

ورد نماز تہجد کے بعد وتر پڑھنا بہتر ہے۔

نماز پڑھنے کے لئے قبلہ کی طرف رخ کر کے بالکل سیدھا کھڑا ہو

کاٹوں کی نوک تک اٹھائے۔ یادوں کا ندھوں کے برابر اٹھائے اور

اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد دنیا کا کلام کرنا، سلام دینا یا سلام کا جواب

دینا، چلنا پھرنا، ادھر ادھر دیکھنا اور کھانا پینا وغیرہ حرام ہے۔ اس کے

بعد یہ دعائیں پڑھے۔

اے اللہ تو پاک ہے اور

تیری حمد ہے اور تیرا نام برکت

والا ہے اور تیری شان بلند

ہے اور تیرے بغیر کوئی معبود

نہیں (

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ

تَعَالَى جَبْرُوكَ وَكَلِمَاتُكَ

غَيْرُكَ

جو احادیث میں مذکور ہے یاد ہو تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے پھر

یہ پڑھے۔

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

مردود شیطان سے، اللہ کے نام

سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان

نہایت رحم والا ہے

اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے اور کوئی سورت تلائے پھر رکوع

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ

کرے اور پشت سیدھی رکھے۔ اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں کے
ساتھ دونوں گھٹنے پکڑے۔ اور یہ دعا ۳ یا ۵ یا ۷ بار پڑھے۔

(پاک ہے میرا عظیم پروردگار)

سُبْحَانَ تَائِي الْعَلِيِّ

اور اگر یہ بھی پڑھے تو بہت زیادہ ثواب ملے گا۔

(پاک ہے تو اے اللہ ہمارا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا

پروردگار اور تیری حمد ہے

وَرَبِّكَ مُدَّتْ أَكْثَرُ خَيْرِي

اے اللہ مجھے معاف فرما دے)

پھر سیدھا کھڑا ہو۔ اور یہ دعا پڑھے۔

(اللہ نے اس کی سن لی جس نے

سَمِعَ اللَّهُ يَمَنِي

اس کی حمد کی اے ہمارے رب

يَا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

تیری حمد ہے بہت بہت حمد

كَمَدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبْنُوحًا

پاک برکت والی)

فِيهِ

اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے۔ پیشانی اور ناک زمین پر
لگائے اور دونوں متھیلیاں دونوں کالوں کے برابر میں رکھے اور
یہ دعا ۳ یا ۵ یا ۷ بار پڑھے۔

(پاک ہے میرا پروردگار بزرگ)

سُبْحَانَ تَائِي الْأَعْلَى

اور شروع والی دوسری دعا بھی ایک بار پڑھ لے۔ پھر اللہ اکبر

کہہ کر بیٹھ جائے۔ بائیں پاؤں کو بچائے اور اس پر بیٹھ جائے۔

دایاں پاؤں اس طرح کھرا کرے کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں اس کے

بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّسْ لِيْ
وَاٰمَاتِيْ وَاهْلِيْ
وَمَا فِيْ وَاٰمَاتِيْ

دائے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ
پر رحم کر اور مجھے ہدایت دے
اور مجھے عافیت دے اور مجھے
روزی عطا فرما۔

اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اور حسب سابق
دعا میں پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو اور حسب سابق
دوسری رکعت مکمل کرے۔

اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھے۔ تو دوسری رکعت کے بعد

یہ دعا پڑھے

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ
الصَّلٰوٰتُ وَالتَّحِيَّاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
الرَّبِّيُّ وَنَاوَمَةُ اللّٰهِ
وَبِرَقَاتِهِ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

تمام بدنی اور ذہنی اور
مالی عبادتیں صرف اللہ کے لئے
ہیں اے نبی آپ پر سلامتی ہو
اور اللہ کی رحمت اور اس
برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے
تمام نیک بندوں پر سلامتی
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے بغیر کوئی معبود نہیں اور
میں گواہی دیتا ہوں بے شک

حضرت محمد اس کے بندے اور

لا حول ہیں

اس کے بعد اٹھ کر کہہ کر کھڑا ہوا اور باقی رکعتیں مکمل کر کے آخری
رہ میں بیٹھے اور اگر دو رکعت والی نماز پڑھے تو یہی آخری قعدہ
ہے چنانچہ آخری قعدہ میں مندرجہ بالا دعا کے بعد دو شریعت
ہے اور قرآن مجید اور حدیث مبارک میں مذکور دعائیں پڑھے
پھر آخری قعدہ میں درج ذیل کے بعد یہ پڑھے

اے اللہ محمد اور آپ کی آل محمد

رامت محمد پر رحم فرما جیسے کہ تو

نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحم

فرمایا ہے شک تو حمد والا بزرگ

ہے اے اللہ محمد اور آل محمد

رامت محمد پر برکت فرما جیسے کہ

تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر

برکت فرمائی ہے شک تو حمد والا

بزرگ ہے اے رب مجھے کر

وے نماز قائم کرنے والا اور

میری اولاد سے، اے ہمارے

رب اور دعا قبول فرما، اے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ سَمِيعٌ

عَلِيمٌ اللَّهُمَّ صَلِّ بِأَمْرِكَ

عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

سَمِيعٌ عَمِيمٌ يَا أَعْزَمَ

الْعِزَّةِ وَالْقُوَّةِ وَمِنْ

دَعَائِي تَابْنَا وَتَقَبَّلْ

دَعَاءَنَا يَا بِنَا الْعَفْوَ لِي وَ

لِوَالِدَائِي وَ لِلْمُؤْمِنِينَ

يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ہمارے رب انجے اور میرے

والدین اور تمام ایمان داروں

کو بخش دے جس دن کہ حساب

قائم ہوگا

اس کے بعد دائیں طرف چہرہ گنا کر یہ کہے۔ اَسْلَمْتُ مِنْكُمْ
وَ تَأْتِيهِ اللَّهُ (۱۲) اس کے بعد اس طرح بائیں طرف سلام کرنے

اب نماز ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ایک بار اللہ اکبر اور تین بار
استغفر اللہ کہے۔ اس کے بعد کی دعائیں اور اوراد احادیث میں

دیکھ لئے جائیں اور اس کتاب کے حصہ اذکار کا مطالعہ بھی فرمائیں۔
(۱۳) رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا

بھی سنت ہے

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ بھی جائز ہے اور اس میں کچے ہرج نہیں

باجماعت جہری بناؤں میں آمین قدرے آواز سے کہنا بھی

درست ہے یہ باتیں صحابہ کرام سے ثابت ہیں اس لئے کہ اگر کوئی شخص

فقہ حنفی کا پابند نہیں بلکہ فقہ شافعی، حنبلی یا مالکی کا پابند ہے تو اس میں

کچھ کراہت نہیں اور اگر کوئی شخص متعین فقہ کا پابند نہیں بلکہ صرف کتاب

سنت کے اتباع پر بس کرتا ہے تو بھی کوئی ہرج نہیں ایسے امور ہمیں

دوسروں سے لڑنے اور مجاہدات کھڑے کرنے سے زیادہ بہتر اطاعت

کتاب و سنت و آثار صحابہ کرام ہے۔

زکوٰۃ، قربانی اور صدقات کی اہمیت اور فضائل

- ①۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سب پر نماز پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا فرض قرار دیا۔
- ②۔ نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہی آپس میں مسلمان بھائی ہیں۔
- ③۔ پہلے زمانہ کے انبیاء علیہم السلام جیسے کہ حضرت اسمعیل اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔
- ④۔ ملک کے مسلمان حکمران کا فرض ہے کہ لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دے۔
- ⑤۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے دوزخی ہیں۔ جہاں انہیں ہو لٹا کر سزائیں ملیں گی۔
- ⑥۔ مصادر زکوٰۃ آٹھ ہیں کہ جن پر زکوٰۃ خرچ کی جا سکتی ہے۔
- ⑦۔ قرض ادا کرنے کے بعد کسی شخص کے پاس اس قدر نقد مال یا مال تجارت یا سونا یا چاندی بچ جائے کہ اس کی قیمت نصاب زکوٰۃ تک پہنچ جائے۔ تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے اس حصہ میں زکوٰۃ کے مسائل احادیث کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔

نماز پر صوا اور زکوٰۃ دو

① وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ

وَأْتُوا الزَّكَاةَ وَ

مَاتُوا بِمَدَائِنِكُمْ

مِنْ خَيْرٍ نَحْنُ بِكُمْ

عِنْدَ اللَّهِ إِنَّ

اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

بَعِيرٌ ۚ

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ

وَأْتُوا الزَّكَاةَ

وَأَطِيعُوا أَمْرَ

رَبِّكُمْ لَعَلَّكُمْ

تُفْلِحُونَ

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ

وَأْتُوا الزَّكَاةَ

وَأَطِيعُوا أَمْرَ رَبِّكُمْ

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو

اور جو کچھ تم نیکی سے اپنے واسطے

آگے بھیجو گے اسے اللہ کے

ہاں پائے گے بے شک اللہ جو

کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے

اور تم عورتیں نماز قائم کرو اور

زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے

رسول کی فرمانبرداری کرو

اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم

کرین اور زکوٰۃ ادا کریں تو دین

اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز

پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم

کرتا تھا

اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز

پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم

لہ البقرۃ - ۱۱۰ الاعراب - ۳۳ سے التوبہ - ۱۱۱ لکھ مریم - ۵۵ -

مسلمانوں کے حاکم کافر من ہے کہ لوگوں کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم کرے۔

۴) الَّذِينَ اِنْ مَنَّ عَلَيْهِمْ
 فِيْ اَكْثَرِ مَا اَقَامُوْا
 السَّلٰوةَ وَاَتَوْا زَكٰوةً
 وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَوْا
 عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ
 اَكْبَرُ فِيْ رُءُوْفِ رَبِّهِمْ

وہ لوگ اگر تم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیکی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور ہر کام کا انجام تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

زکوٰۃ نہ دینے والے جہنمی ہیں

۵) وَلَا يَجْسِبَنَّ
 اِلَيْهِمْ يَجْسَبُونَ
 يَمَّا اَتَمَّ اللهُ مِنْ
 فَسَلِيهِمْ مَدَّ خَيْرًا لِّمَدَّةِ
 بَلْ هُوَ شَرٌّ لِّمَدَّةِ
 سَيُطْرَقُونَ مَا يَخْلِفُوا
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور جو لوگ اس چیز پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے وہ یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں بُرا ہے قیامت کے دن وہ مال طوق بنا کر ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں

وَالَّذِينَ يَكْنِزُوْنَ
 الثَّمٰرَ وَالنِّسْيَةَ

وَلَا يُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَبْذُورًا

بَعْدَ ابْتِهَاسِهِمْ يَوْمَ يُنْفِقُونَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

فَمَا لَهُمْ قَتْلُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ كَانُوا لَاحِقِينَ

خرچ نہیں کرتے انہیں اور

عذاب کی خوشخبری سنا دیتے

جس دن وہ دوزخ کی آگ

گرم کیا جائے گا پھر اس سے

کی پیشانیاں اور سپلو اور پھٹ

راستی جائیں گی یہ وہی ہے جو

نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو

کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے

بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والا

بڑا کرے والے کو پست نہیں

کرتا جو لوگ نخل کرتے ہیں اور

لوگوں کو نخل سکھاتے ہیں اور

نے انہیں اپنے فضل سے جو

ہے اسے چھپاتے ہیں اور تم

کافروں کے لئے ذلت کا عذاب

تیار کر رکھا ہے

زکوٰۃ کے مصارف

(۶) إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ
 لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ
 وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهِمُ
 وَالْمَوْلُودِ الَّذِينَ
 فِي الصُّبُورِ وَاللَّذِينَ
 فِي الْحَبْلِ وَالنَّكَاتِ
 الَّذِينَ يُنَادُونَكَ
 مِنَ الصُّبُورِ إِنَّ
 اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

زکوٰۃ مقلسوں اور محتاجوں اور
 اس کا کام کرنے والوں کا حق ہے
 اور جن کی دل جوئی کرنی ہے اور
 غلام کی گردن چھوڑانے میں ماور
 قرض واردوں کے قرض پیش اور
 اللہ کی راہ میں اور مسافر کو۔ یہ
 اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے
 اور اللہ جانتے والا حکمت والا ہے

زکوٰۃ کی اہمیت

احادیث کی روشنی میں

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی سونے یا چاندی کا مالک ہو یا نقد مال یا مال تجارت
 کا مالک ہو، اور وہ اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) نہ دے تو قیامت کے دن اس
 کے چوڑے ٹکڑے بنائے جائیں گے پھر انہیں دوزخ کی آگ میں گرم

بمشکوٰۃ مشر

کر کے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ کو داغا جائے گا۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو مال ملا تو اس پر تیب ہی زکوٰۃ لازم ہے کہ جب اس پر ایک سال گزر جائے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۵۷)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام کو ساتھ کر زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف جنگ کی۔ اور فرمایا۔ اللہ کی قسم جو نہ اللہ نماز کے درمیان فرق کرے گا۔ تو میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۵۷)
واللہ لکسی کے پاس ۱۰۰۰۰ تولہ سوتا یا ۱۰۰۰۰ تولہ چاندی یا ۱۰۰۰۰ کی قیمت کے برابر مال تجارت یا نقد روپیہ ہو تو سال گزرنے کے بعد اس پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔ (گھر کے سامان مکان اور آلات پر زکوٰۃ نہیں۔)

زکوٰۃ کے لئے ضروری ہے کہ زکوٰۃ لینے والا ایک انسان ہو۔ اور مسلمان بھی ہو۔

اس قدر غریب ہو۔ کہ خود اس پر زکوٰۃ فرض نہ ہو۔ اور سبب یعنی بنی ہاشم میں سے نہ ہو۔

غیر مسلم، غیر انسان، مسجد، مراٹے، ہسپتال، یعنی آدمی، سیاسی پارٹی جو پراپیگنڈہ اور جلسوں پر زکوٰۃ خرچ کرے۔ اور بنی ہاشم کو زکوٰۃ ادا کرنا اور بیت نہیں۔

زکوٰۃ کے مال سے مقروض کا قرض ادا کرنا، غلام آزاد کرنا مسلمان

قیدی کو چھڑانا اور زکوٰۃ جس پر واجب نہ ہو اس کی مدد کرنا اور سنت
ہے علم دین میں مصروف لوگوں اور جہاد کرنے والوں پر خرچ کرنا اور سنت
ہے بشرطیکہ یہ نصاب کے مالک نہ ہوں۔

قربانی کرو

فَصَلِّ لِرَبِّكَ
وَاجْتَزِ الْكُوفَةَ (۲)

(پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور
قربانی کرو)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ سے پوچھا!
اے اللہ کے رسول، یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ یہ
تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔ انہوں نے عرض کیا
اے اللہ کے رسول ان میں ہمارے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہر
ہال کے عوض ایک نیکی ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے
رسول۔ پھر اذن؟ آپ نے فرمایا۔ اذن کے ہر بال کے عوض ایک
نیکی ملے گی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک مدینہ منورہ
میں قیام پذیر رہے اور (ہر سال) قربانی کرتے رہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

صدقہ فطر اور نذر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک کے آخر فرمایا، اپنے روزوں کا صدقہ (فطر) سکاو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ فرض کیا ہے۔ کہ کھجور یا جو سے ایک صاع (سائے تین سیر) اور گندم سے نصف صاع (تقریباً پونے دو کب) ہر آزاد یا غلام پر فرضی ہے چاہے مرد ہو یا عورت ہو یا چھو یا بڑا ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزے میں بخش گئی اور بے ہمتی کی طرف سے زکوٰۃ ہے اور مسکینوں کے لئے کھانا ہے (مشکوٰۃ ص ۱۶)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ نذریں دو ہوتی ہیں جس کی طاعت (نیکی) کی نذر مانی تو وہ اللہ کے لئے ہے اسے پوری کرے اور جس نے گناہ کی نذر مانی تو وہ شیطان کے لئے ہے اس کو پوری نہ کرے۔ اور اس کا کفارہ ادا کرے جو قسم (نوٹے) کا ہونا۔ (یعنی تین روزے رکھے)۔ مشکوٰۃ ص ۲۹۹

عام صدقات

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ رب تعالیٰ کے غصہ کو بھجاتا ہے اور بری موت کو مٹاتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دینار وہ ہے جو توتے ایشد کی راہ میں خرچ کیا ایک دینار وہ ہے جو توتے غلام آزاد کراتے میں خرچ کیا۔ ایک دینار وہ ہے جو توتے ایک مسکین پر خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جو توتے اپنے گھروالوں پر خرچ کیا۔ سب سے زیادہ اجر اس کا ہے جو توتے اپنے گھروالوں پر خرچ کیا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور کی مقدار کے برابر خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ (حلال) ہی قبول کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے۔ پھر اس کے خیرات کرنے والے کے لئے اس کو پالتا ہے جیسے کہ تم میں سے ایک آدمی بھیرے کو پالتا ہے آخر کار وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۸)

روزہ

اس کی اہمیت اور فضائل

①۔ مسلمانوں پر ہر سال میں ایک قمری ماہ روزے رکھنا فرض ہے چاہے مرد ہو یا عورت ہو۔

- (۲) - اگر کوئی مریض ہو یا مسافر ہو۔ تو صحت کے بعد یا سفر سے واپس آنے کے بعد روزے ادا کرے۔
- (۳) - روزے کے دو گز سے فضائل و مسائل احادیث کی روش میں واضح کر دئے گئے ہیں۔
- (۴) - جو شخص شب قدر کو رات بھر عبادت کرے اس کو ایک ہزار ماہ کی عبادت سے بڑھ کر ثواب ملے گا۔ اور یہ رات ہر سال رمضان کی ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۶ یا ۲۹ رات کو ہوتی ہے۔
- (۵) - صدقہ فطر ادا کرنے سے روزے میں کمی پوری ہو جاتی ہے۔
- (۶) - عید کے دن نیا لباس پہننے خوشبو لگائے اور کھلے میدان میں نماز پڑھو۔ ادا کرے اس دن خوب زاری سے دعائیں کرے یہ دن دعاؤں قبول ہونے کا خاص دن ہے

رمضان کا روز رکھنا فرض ہے

- (۱) - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
- (۲) - اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پر ہیزگار ہو جاؤ۔ سو جو کوئی تم میں سے اس صیام

مَنْكُمُ الشَّهْرَ فَيُصْبِحُهُ

مَنْ كَانَ مَرِيضًا

أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ

مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

پالے تو اس کے روزے رکھے۔

اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو

تو دوسرے دن سے گنتی پوری

رکھے۔

روزے کے فائدے

نعت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فرمایا جس نے ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی طلب کرتے ہوئے

کے روزے رکھے۔ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور

رکھتے ہوئے اور ثواب کی طلب کرتے ہوئے قیام رمضان کیا۔

پڑھیں، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور جس نے ایمان

نے اور ثواب کی طلب کرتے ہوئے شب قدر کو قیام کیا۔

تاکہ تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے (مشکوٰۃ ص ۳۷)

نعت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

نے فرمایا ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

نعت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے
(مشکوٰۃ ص ۱۷۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

میرا سب سے محبوب بندہ وہ ہے جو (غروب آفتاب کے بعد

سب سے پہلے افطار کرے۔) یاد رہے کہ یہودی اور ان سے ملنے والے

لوگ ستارے لگاتار ہونے کے بعد روزہ کھولتے (مشکوٰۃ ص ۱۷۱)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی روزے دار کو افطار کرانے یا مجاہد کو سامان

جہاد دے تو اس کے لئے اس جیسا اجر ہے (مشکوٰۃ ص ۱۷۱)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی افطار کرے تو کھجور کے ساتھ

افطار کرے یہ برکت ہے اگر (کھجور) نہ پائے تو پانی سے افطار کرے

یہ پاک کرنے والا ہے (مشکوٰۃ ص ۱۷۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو غلط گوئی اور غلط کاری نہ چھوڑے تو اللہ کو اس

کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے (مشکوٰۃ ص ۱۷۱)

روزے کی حالت میں تمام گناہ کے کاموں سے بچنا چاہئے

اس لئے روزہ کا مطلب ہی یہی ہے۔ کہ کھانے پینے کا روزہ رکھے

ہیں کہ حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور یہ بہت ہی روزے دار آدمی تھے۔ آپ نے فرمایا۔ چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو افطار کر لو۔ (یعنی سفر میں افطار کی اجازت ہے البتہ گھر واپس آنے کے بعد انہیں ادا کرنا ہوگا) حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے روزے باقی ہوں۔ تو اس کی طرف سے ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ اسی طرح اگر کوئی بوڑھا ہو جائے اور صحت کی امید نہ رہے تو وہ بھی یہی قدرہ دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے پیارے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز (تہجد) ہے ص ۱۸۷ مشکوٰۃ

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد سوال میں چھ روزے رکھے۔ یہ صیام دھرا ہمیشہ روزے کی طرح ہے ص ۱۹۰ مشکوٰۃ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن اور عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

(ص ۱۹۰ مشکوٰۃ)

شبِ قدر اور عید الفطر

(۲) اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ
فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِمَا وَضَّحْنَا
مَا آذَانُكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ
لَيْلَةُ الْقَدْرِ بِمَا وَضَّحْنَا
مَنْ أَلْفِ شَهْرَةٍ
تَنْزِيلُ الْمَلَكِ وَالرُّوحِ
فِيهَا يَأْتِيهِمْ مِنْ كُلِّ
أَمْرٍ مَسْرُوفٍ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو
شبِ قدر میں اتارا ہے۔ اور
آپ کو کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے
شبِ قدر ہزار سینوں سے بہتر ہے
اس میں فرشتے اور روح نازل
ہوتے ہیں اپنے رب کے حکم سے
ہر کام پر وہ صبح روشن ہونے
تک سلامتی کی رات ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس طاق راتوں (۲۱ یا ۲۳ یا
۲۴ یا ۲۶ یا ۲۹ راتوں) میں تلاش کرو۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے غلام آزاد، مرد اور عورت چھوٹے اور بڑے مسلمان پر صدقہ و فطر
یک صاع کھجور یا جو مقرر فرمایا۔ اور حکم دیا کہ نماز (عید) کی طرف
کلنے سے پہلے ادا کرو۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ذہبیان کے آخر میں فرمایا اپنے
روزے کا صدقہ نکالو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ

ایک صاع (تقریباً ساتھ تین سیر) کھجور یا جو سے یا نصف صاع (پندرہ
 دو سیر) گندم کا فرض کیا۔ چاہے آزاد ہو یا غلام ہو، عورت ہو یا مرد
 ہو اور (چاہے) بچہ ہو یا بڑا ہو (اور اور انسانی، مشکوٰۃ ص ۱۶۰)
 ④ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب شب قدر آتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک
 جماعت میں اترتے ہیں۔ اور ہر بیٹھ کر یا کھڑے ذکر کرتے والے بندے کے
 لئے دعا کرتے ہیں۔ اور جب عید کا دن ہوتا ہے۔ یعنی عید الفطر کا دن آتا ہے
 تو ان کے باعث فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو! اس
 مزدور کی کیا جزا ہے جس نے کام مکمل کیا! وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب
 اس کی جزا یہ ہے۔ کہ اس کو مکمل اجر عطا کیا جائے۔

اللہ فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری بندویوں
 نے وہ فرض مکمل کیا جو ان پر لازم تھا۔ پھر وہ دعائیں زاری کرتے ہوئے نکلے۔
 مجھے میری عزت، میرے جلال، میری بلندی مسکان کی قسم میں ان کی دعا ضرور
 قبول کروں گا۔ پھر فرماتا ہے۔ اس حال میں واپس جاؤ، کہ میں نے تمہیں بخش دیا
 اور تمہاری برائیوں کو نیکیاں بنا دیا۔

بتایا کہ وہ بخشنے ہوئے واپس آتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

حج

اس کی اہمیت اور فضائل و مسائل

① خانہ کعبہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ اور روئے زمین پر پہلا قبلہ ہے۔ اور ہدایت کا مرکز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم اور جائے امن قرار دیا اور حرم مکہ کے رہنے والوں کو روزی میں فراوانی بخشیں اور اطراف عالم سے پھلوں کی روزی کثرت سے بھیجی۔

② مسلمانوں کو تکم و پایا کہ نماز پڑھتے قبلہ کی طرف رخ کر لیں۔

③ مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیا کہ جو شخص سفر حج کی استعداد رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار ضرور حج کرے۔

چنانچہ حضرت ابراہیم واسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کر کے دنیا والوں کو حج کرنے کے لیے آواز دی، اللہ تعالیٰ نے یہ آواز سب جگہ پہنچا دی۔ چنانچہ اب لوگ سوار اور پیدل حج کرنے پہلے آرہے ہیں۔ نیز خانہ کعبہ کا طواف کرنے، حج اور عمرہ کرنے، مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا حکم دیا۔

④ آیات کے بعد حج کے مسائل اور طریقہ درج کیا جاتا ہے جو احادیث کے ساتھ احادیث سے ماخوذ ہے۔

خانہ کعبہ اور مسجد حرام

بے شک لوگوں کے واسطے جو پہلا گھر مقرر ہوا ہے جو مکہ والا ہے۔ اور سب جہانوں کے لیے راہ نما ہے۔ اس میں نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم اور جو اس میں داخل ہو جائے والا ہو جاتا ہے۔

(آل عمران - ۷)

اکیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے امن کی جگہ بنا دیا ہے اور اس کے آس پاس سے (چپکے سے) اکیا ہم نے انہیں حرم میں جگہ بنا دی جو امن کا مقام ہے جہاں سے میوں کا رزق ہماری طرف آتا ہے۔

① اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ؕ فِيهِ اٰيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
وَمِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ ؕ وَمَنْ وُضِعَ لَكَ اٰمِنًا

اَوَّلَ بَيْتٍ وَّ اٰنَا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يَخْفَىٰ مِنَ النَّاسِ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ

اَوَّلَ بَيْتٍ وَّ اٰنَا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا يَخْفَىٰ مِنَ النَّاسِ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ

شَيْءٍ رَّبَّنَا قَاتِلْ لَنَا الْفُجُورَ جَانِبًا

اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے
رب اے امن کا شہر بنا دے اور
اے رہنے والوں کو کھیلوں سے
بزدل دے جو کولی ان میں سے اللہ
اور قیامت کے دن پر امان لائے

وَإِذْ قَالَ
إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ
هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَ
اتَّقِ أَهْلَهُ مِنَ النَّاسِ
مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ يَا لِلَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ طرہ بقرہ - ۱۲۶

وَمِنْ حَيْثُ

راور جہاں سے آپ نکلیں تو اپنا منہ
مسجد حرام کی طرف کیا کریں اور آپ
کے رب کی طرف سے یہی حق میں ہے
اور اللہ تمہارے کام سے نائل نہیں

فَرِحْتَ قَوْلٍ وَجْهَكَ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وَإِنَّهُ لَنَحْوٌ مِنْكَ وَ

مَا لِلَّهِ بِغَائِلٍ مِمَّا تَعْمَلُونَ

(النقرة - ۱۲۹)

حج کرنا فرض ہے

اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا، اگر وہ
ہے جو شخص اس تک پہنچنے کی
رکھتا ہو اور ہوا نکار کرے تو پھر اس
جہان والوں سے بے پرواہ ہے

③ وَ لِلّٰهِ عَلَى
النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ
اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفِيْرٌ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (البقرہ - ۹۷)

اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے
کہ تیرے پاس پا پایا وہ اور پتے
و بے اونٹوں پر دور دراز راستوں
سے آئیں

وَ اٰذِنُ فِي
النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ
رِجَالًا وَّ عَلَى كُلِّ مَنَابِرٍ
مِّنْ كُلِّ وَجْءٍ عَمِيْقٍ ۝
(الحج - ۲۷)

اور قدیم گھر کا طواف کریں

وَلِيَطَّوَّفُوْا
بِالْبَيْتِ الْعَمِيْقِ ۝ (الحج - ۲۹)

اور اللہ کے لیے حج اور عمرہ پورا
کرو

وَ اَتِمُّوْا
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط (البقرہ - ۱۹۶)

اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا

وَ اَيِّدُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰهِيْمَ مَصْلُوْبًا ط (البقرہ - ۱۲۵)

اے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں
 میں سے ہیں۔ پس جو کعبہ کا حج یا عمرہ
 کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان
 کے درمیان طواف کرے اور جو کوئی
 اپنی خوشی سے نیکی کرے تو بیشک
 اللہ نذر دان جاننے والا ہے (

إِنَّ الصَّفَا
 وَالْمُرْوَةَ مِنَ شَعَائِرِ اللَّهِ
 فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ
 فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ
 بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
 فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ
 (البقرہ-۱۵۸)

حج کے فائدے اور مسائل

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب کیا، فرمایا

اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے اس لیے حج کرو....

(مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس میں کوئی فحش اور بے ہودہ چیز نہ کرے تو ایسے واپس آیا جیسے کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے یعنی گناہوں سے پاک ہو کر واپس آیا (مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

حضرت ابولہامیہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو حج سے کوئی ظاہری حاجت (یعنی سفر خرچ ہو وغیرمانہ روکے اور نہ کوئی ظالم بادشاہ یا روکنے والا زمین نہ روکے اور نہ وہ منظر لائے مگر حج نہ کرے۔ تو چاہے وہ یہودی مرے یا عیسائی مرے (مشکوٰۃ ص ۲۲۳)

یعنی وہ کیا خاک مسلمان ہے کہ مال اور صحت ہوتے ہوئے بھی حج کے لیے نہ جائے !

حضرت ابو زین عقیل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا -
اے اللہ کے رسول میرا واک بہت بوز عا ہے - وہ حج اور عمرہ نہیں کر سکتا - اور سواری بھی نہیں کر سکتا -

آپ نے فرمایا : اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرو -
(مشکوٰۃ ص ۲۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو لبیک من شہرہ من شہرہ کی طرف حاضر ہوں (وہ آدمی شہرہ کی طرف حج کر رہا تھا) تو آپ نے پوچھا ؟
شہرہ کون ہے - ؟

اس نے کہا : میرا بھائی ہے یا قریبی ہے (کہا)
آپ نے فرمایا : کیا تو نے اپنا حج کر لیا ہے ؟
اس نے کہا : نہیں

آپ نے فرمایا : پہلے اپنا حج کرو -
پھر (اگلے سال) شہرہ کی طرف سے حج کرو -
(مشکوٰۃ ص ۱۳۲)

حج کا طریقہ

حج کی تین اقسام ہیں

۱۱) حج مفرد - ۱۲) حج قرآن - ۱۳) حج تمتع

حج مفرد - اس سے مراد یہ ہے کہ صرف حج کی نیت سے اہرام باندھے۔

حج قرآن - اس سے مراد یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے اہرام باندھے۔

حج تمتع - اس سے مراد یہ ہے کہ ابھی صرف عمرہ کی نیت سے اہرام باندھے پھر عمرہ ادا کرنے کے بعد حج کا اہرام دوبارہ باندھے حرم منیٰ کے باہر کچھ ایسے مقامات مقرر ہیں کہ جن سے گزرنے کے پہلے اہرام باندھنا چاہیے۔

اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور دوسرے راہ سے آنے والوں کے لیے جحفہ، اہل عراق کے لیے ذات عرق، اہل نجد کے لیے قرن اور منیٰ اور والوں کے لیے بلحیم میقات ہے۔

اہرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوالبین غسل کر لیں اور صلے ہوئے آثار کو دو بے ستلی چادریں پہن لے۔ ایک نیچے باندھ لے اور دوسری چادر دائیں کاٹھ سے نیچے سے گزار کر بائیں کاٹھ پر ڈال لے۔ سر کھلا رہے۔

اور پھر دو نفل پڑھ کر تلبیہ کہے : یعنی یہ الفاظ کہے :

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

لَبَّيْكَ يَا أَحْمَدُ وَالنِّعْمَةُ

لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ

حاضر ہوں اسے میرے اللہ حاضر ہوں

حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں حاضر

ہوں بے شک تمام حمد و نعمت

تیرے لیے اور ملک بھی تیرے لیے

ہے تیرا کوئی شریک نہیں،

احرام باندھنے کے بعد حج سے فارغ ہونے تک سلا ہو الباس نہ پہننے۔

سرنہ ڈھکے۔ جماعت نہ بنوائے۔ خوشبو نہ لگائے۔ جماع نہ کرے۔ شکار

نہ کرے کسی جاندار کو نہ مارے اور نہ ہی کوئی لغو بات کرے۔

عورتیں سلا ہو اگر پراہن سکتی ہیں۔ البتہ چہرہ کھلا رہے ہاں اگر کوئی سامنے

مرد گزرے تو کسی دوسری چیز سے پردہ کر سکتی ہیں۔

حج کے فرائض

۱ نیت کرنا۔ اور احرام باندھنا اور تلبیہ پڑھنا

۲ عرفات کے میدان میں زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ٹھہرنا

۳ طواف زیارت کرنا جو ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک کیا جاسکتا ہے

حج کے حاجیات یہ ہیں۔

۱- عرفات سے واپسی کے وقت رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا اور وہاں

مغرب و عشاء تک نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

- ۲ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا
- ۳ حبرات پر کتک مارنا
- ۴ حج قرآن اور حج تمتع کرنے والا قربانی کرے
- ۵ بال کھوانا یا منڈولانا۔
- ۶ طواف و دایع کرنا

عمرہ کے فرائض

- ۱ نیت کرنا۔ الحرام باندھنا اور تلبیہ پڑھنا
 - ۲ خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔
 - ۳ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا
- عمرہ کا واجب یہ ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد
نہ منڈوائے یا بال کٹوائے۔

والدین اور دوسرے اقرباء کا حق

① اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد مخلوق میں سب سے زیادہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے۔ اگر ان پر بڑھاپا آجائے۔ تو ان کے سامنے بچھے رہو۔ اور اشارہ کے طور پر بھی ترش روئی نہ کرو اور ان کے لیے دعائیں کرتے رہو۔

② اگر والدین کسی گناہ یا شرک کرنے کا حکم دیں۔ تو ان کی اطاعت مست کرو۔ البتہ انہیں نرمی سے سمجھاؤ۔ اور دنیا کی زندگی میں ان کی خدمت ہی کرتے رہو۔

③ اس حصہ میں والدین، بیوی، اولاد، رشتہ داروں، مسلمانوں، پڑوسیوں اور عام مخلوق کے بارے میں ایک ایک حدیث تحریر کی جاتی ہے۔ تاکہ ان سب کے حقوق معلوم ہو سکیں۔

والدین کی خدمت کرو

① وَقَفَى دَبَّتْ
اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کس
کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا مَّا رُفِعَ
 يَبْلُغُنَّ عُتْرَتَكَ الْغَيْبَةَ
 أَوْ كِلَا هُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا
 أَوْفٍ وَلَا تَنْهَمْ مِمَّا وَقُلْ
 لَهُمَا قَوْلًا كَسِيمًا وَ
 انْخِضْ لَهُمَا بِنَاحِ الدُّنْيَا
 مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ مَائِدًا
 أَسْمَاءَهُمَا كَمَا يَلْبَسُنِي صَغِيرًا

اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور
 اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک
 یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو
 انہیں اذیت بھی نہ کہو اور نہ انہیں
 جھڑکو اور ان سے ادب سے بات
 کرو اور ان کے سامنے شفقت سے
 عاجزی کے ساتھ جھکے رہو۔

اور کہو اے میرے رب جس طرح
 انہوں نے مجھے بچپن سے پالایا
 اس طرح تو بھی ان پر رحم فرما
 اور اگر نچھ پر اس بات کا زور ڈالیں
 کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنا
 جس کو تو جانتا بھی نہ ہو۔ تو ان کا کہنا
 نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ
 نیکی سے پیش آ۔

وَإِنْ جَهَدَكَ
 عَلَيَّ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ
 لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا
 وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا
 مَعَهُ وَفَارَهُ

③ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے
 اللہ کے رسول! والدین کا ان کے بچے پر کیا حق ہے؟

آپ نے فرمایا، وہ دونوں تیرے جنت ہیں اور تیرے دوزخ ہیں۔
 یعنی ان کی خدمت کا انجام جنت ہے اور ان کی نافرمانی کا انجام دوزخ ہے،
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، والدین کی اطاعت کرنے والا اللہ کا حبیب والدین
 پر ایک نظر رحمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر کے عوض ایک
 حج مقبول لکھ دیتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا اگرچہ ہر روز سو بار نظر کرے۔
 آپ نے فرمایا، ہاں اللہ سب سے بڑا اور بہت پاک ہے۔
 یعنی اللہ کی عطا محدود نہیں)

بیوی اور اولاد کا حق !

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاهًا
 اے ایمان والو اپنے آپ کو اور
 اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ
 چنانچہ ماں باپ کا فرزند ہے، کہ اپنی اولاد کی تربیت اسلام کے
 قواعد کے مطابق کرے۔ انہیں اسلام کی تعلیم دے اور حبیب اولاد
 کی عمر سات برس ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دے اور بالغ ہونے
 کے بعد اسلام کے پابند کے ساتھ اس کا نکاح کرے۔
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا

حکم دو جبکہ وہ سات برس کی ہو جائے۔ اور نماز چھوڑنے پر اور جبکہ وہ نو برس کی ہو جائے اور ان کے لستر الگ الگ کر دیا۔
 "باپ کی طرف سے اولاد کے لیے اس سے بہتر کوئی عطیہ نہیں
 کہ وہ ان کی اچھی تربیت کرے"

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوڑ لکھیں کو پالا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں نیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ وہ عورتیں اس طرح ہوں گے اپنی انگلیوں کو ملا لیا۔ یعنی میرے ساتھ ہوگا۔

"جس شخص کی بیٹیاں یا بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ بہت سلوک کرے۔ اور ان کو اچھی تربیت کرے اور کسی اسلام کے پاس کے ساتھ ان کی شادی کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت عطا فرمائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایمانداروں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو تمام اخلاق سب سے بہتر ہو اور اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے بہتر نرم دل ہو۔"

۱۰ مشکوٰۃ ص ۵۸ ۱۰ مشکوٰۃ ص ۲۲۱

۱۱ مشکوٰۃ ص ۲۸۲

رشتہ داروں کا حق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحمہم، الرحمن کے آثار رحمت سے ہے جس نے تجھ کو قریبی برادری سے تعلق جوڑا میں اس سے جوڑوں گا اور جس نے تجھ سے تعلق توڑا تو میں اس سے توڑوں گا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اور یتیم کو پالنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور درمیان میں ذرا سا خلا رکھا چاہے یتیم اس کا ہو یا کسی غیر کا ہو۔ (یعنی یتیم کی کفالت کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں ہو گا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بیوہ اور مسکین پر خرچ کرنے والا اللہ کی راہ میں محنت کرنے والے کی طرح ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس عبادت کرنے والے

کی طرح ہے۔ جو سست نہیں پڑتا اور اسی روزہ دار کی طرح ہے جو اپنے
 نہیں کرتا۔

عام مسلمانوں کا حق

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر قلم کرتا ہے۔ اور نہ اسے
 بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے اور جو اپنے بھائی کی ضرورت (پوری
 کرنے) میں لگا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت میں ہوتا ہے۔ اور جو
 مسلمان سے تنگی دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تنگیوں میں
 سے ایک تنگی دور کر دے گا۔ اور جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔
 حضرت عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اربیل مجھے پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ
 مجھے گمان ہوا کہ اسے وارث بنا دیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بنایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

وہ ایماندار نہیں جو خود سیر ہو کر کھائے اور اس کے قریب ہیں اس کا پرٹوسی

برہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بنایا کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ پس اللہ کو مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب

ہے جو اس کے خیال و مخلوق کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرے۔

ذکر اللہ کی اہمیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اے ایمان والو! اللہ کو بہتر

اذكروا الله ذكراً كثيراً

کیا کرو

قرآن و حدیث نے واضح کر دیا کہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرو اور

مختلف صورتیں ہیں۔

(۱) قرآن مجید کی تلاوت ۱۲۱ حدیث پڑھنا ۳۰ علم دین حاصل

اور سکھانا۔ ۱۴۱ کثرت سے لا الہ الا اللہ پڑھنا۔ ۱۵۱ کثرت سے تسبیحات

(۶) نوافل پڑھنا۔ (۷) استغفار کرنا (۸) اور شریف پڑھنا الغرض ذکر اللہ کی

صورتیں ہیں۔

پریشان دلوں کو ذکر اللہ سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور دنیاوی

کی حاجات کثرت ذکر کی برکت سے اطمینان سے پوری ہو جاتی ہیں الغرض

حاجت اور ہر غم کا علاج ذکر اللہ ہے حصہ نقیصہ میں اس کے بارے میں

دیکھئے۔

حلال و حرام

سے لوگو حلال کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو یعنی نیک کام کرو۔ رسولوں کو بھی حلال کھانے کا حکم دیا۔

جو لوگ اللہ نے حلال کر دیا اور اللہ کے حرام کر دہ کو حرام نہیں سمجھتے ان سے جنگ کرو۔ اور خوردہ چیزوں کو حلال یا حرام نہ بتاتے پھر وہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ کسی چیز کو حرام کرے۔ یہ اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

جو جانور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کیا جائے اسے کھانا حلال ہے مگر جس جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا جائے وہ کھانا حرام ہے۔

اسلام کی خاطر ہم ہونے والی جنگ میں شامل ہونے والا مال غنیمت سب سے پاکیزہ مال ہے۔ افسوس مسلمانوں پر ہے آج اسلام کے لیے جنگیں کم کر دیں اور پاکیزہ تریں ماں سے محروم ہو گئے۔

پاک اور پید ایک جیسے نہیں ہوتے دونوں کا انجام مختلف

- ④ بغیر ذبح کئے مرنے والا، خون، سوراخوں میں چیز کو اللہ کے سوا کسی بت یا پیر فقیر وغیرہ کے نام پر نذر نیاز وغیرہ دیا جانے۔ اور ایسی چیزیں کھانا حرام ہیں اور حرام کھانے دور کا انجام جہنم ہوگا۔
- ⑤ آخر میں حلال حرام کے بارے میں چند اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔
سے بچنے کی خاطر احادیث نقل نہیں کی گئیں۔

حلال کھاؤ

- ① يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا
فِي آكَادْرُفِنِ حَلَالًا طَيِّبًا
فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ
حَلَالًا طَيِّبًا زَمَنًا
- دائے لوگو ان چیزوں سے کھاؤ
زمین میں حلال پاکیزہ ہیں
اپس جو مال تمہیں غنیمت میں
اور پاکیزہ، طاب ہے اسے کھا
پھر تمہیں اللہ نے جو کچھ سے
روزی وی ہے کھاؤ،
اور اللہ کے احسان کا شکر کر
صرف اسی کی عبادت کرتے
دائے رسولو! پاکیزہ چیزیں
اچھے کام کرو
- فَكُلُوا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللَّهُ مِنْهُ طَيِّبًا
وَاشْكُرُوا لِلَّهِ
اللَّهُ إِنَّ كُنْتُمْ لَأَيَّاهُ تَعْبُدُونَ
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ كُلُوا
مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا

اور اللہ کے رزق سے جو چیز حلال
پاکیزہ ہو، کھاؤ۔
اور اللہ سے ڈرو اس پر تم ایمان رکھتے

ہو۔

ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور
آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے
اور نہ اسے حرام جانتے ہیں۔ جسے
اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا

ہے۔

اور اپنی زبانوں سے جھوٹ بنا کر
نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام
ہے۔

اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں
جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے،
سو تم اس جانور میں سے کھاؤ جس پر
اللہ کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کے

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ
حَلَالًا طَيِّبًا

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَوَدَّ

أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ

قَاتِلُوا الَّذِينَ

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَكَانَ

يَوْمَ الْآخِرَةِ الْكَاذِبِينَ الَّذِينَ

مَآخِزَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

وَلَا تَقُولُوا

بِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ اللَّيْلِ

هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ

بِمَا تَتْلُو بِلِسَانِكُمْ

مَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى

بِكُلِّ مِمَّا

ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

حکموں پر ایمان لانے والے ہو،
 اور جس چیز پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا
 اس میں سے نہ کھاؤ اور بے شک
 یہ کھانا گناہ ہے۔

پس جو مال تمہیں غنیمت میں حلال اور
 طیب ملا ہے اسے کھاؤ

کہ دو، کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں۔
 اگرچہ تمہیں ناپاک کی کثرت بھی معلوم
 ہو۔ سو، اسے عقل مندو، اللہ سے
 ڈرتے رہو تاکہ تمہاری نجات ہو

كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝

وَمَا تَأْكُلُوا

مِمَّا كَرِهَتْ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۝

فَكُلُوا مِمَّا

غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۝

قُلْ لَا يَتَّبِعُنِي

الْحَيْثُ وَالطَّيِّبُ وَكُلُوا مِمَّا

كَثَرَتْ الْحَيْثُ فَاتَّقُوا اللَّهَ

يَا دُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ۝

(۴)

(۵)

حرام نہ کھاؤ

حرام کیا کیا ہے؟

دھم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون
 اور سور کا گوشت اور وہ جس پر اللہ
 کے سوا کسی غیر کو پکارا جائے اور

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ

الْمَيْتَةُ وَالِدَامُ وَنَحْمُ

الْبُحَيْرِ وَمَا أُهْلَ بِغَيْرِ اللَّهِ

(۶)

سورۃ الانعام - ۱۱۸
 سورۃ الانعام - ۱۲۱
 سورۃ الانفال - ۶۹
 سورۃ المائدہ - ۱۱۰۰

اور مہلا گھٹ کر مرنے والا اور چوٹ
سے مرنے والا اور بلندی سے گر کر
مرنے والا اور سینک مارنے سے
مرنے والا اور جسے کسی درندے نے
پھاڑ ڈالا ہو مگر جس کو تم نے ذبح کر لیا
ہو اور جو کسی متحان ذبح کیا جائے۔
(یعنی مزار وغیرہ پر) اور یہ کہ جو بے
کے تیروں سے تقسیم کرو۔ یہ سب
گناہ ہیں آج تمہارے دین سے کافر
نا امید ہو گئے سو ان سے نہ ڈرو اور

مجر سے ڈرو

(شکار کرنے والے پرندے اور درندے یا وہ جانور جن کی غذا گندگی کھانا
ہے یہ سب حرام ہیں جیسے شیر بھڑیا گیدڑ بی کتا بندر شکار بازگدھ
وغیرہ)

اور جو پرندے یا جانور شکاری نہ ہوں وہ کھانے جائز ہیں۔ جیسے طوطا، مینا
مانتہ، چوہا، بٹیر، مرغابی، کتوز، نیل گائے، ہرن، بطن، خرگوش وغیرہ
جائز ہیں۔

گمریو جانوروں میں گائے، بھینس، اونٹ بکری مرغی ایسے جانور کی جائز ہیں۔

دریائے صرف مچھلی حلال ہے باقی سب دریائی جانور حرام ہیں جو ذبح نہ کیا جائے وہ حرام ہے۔ غیر مسلم جو اہل کتاب نہ ہو۔ اس کا ذبح ہے۔ اگر اہل کتاب بسم اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اور ^{احتیاطاً} مسلمان رہے ہوں تو جائز ہے۔

ہر قسم کی شراب حرام اور نجس ہے اس کا کھانا اور لگانا دونوں حرام ہیں دو اب میں شراب پڑی ہو۔ اس کا استعمال بھی حرام ہے۔ شراب کے علاوہ دوسری منشیات مثلاً افیون وغیرہ اگر اس مقدار کھائے کہ نشہ ہو جائے تو حرام ہے ورنہ نہیں مگر اس کی عادت سخت معینہ اور آخر میں تباہ کن ہے۔

۱۰۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا جائز نہیں سڑکے پینے رشیم اور سونا
ہے۔ عورت کے لیے حرام ہے۔

جہاد

اس کی اہمیت اور فضائل

- ① جہاد کی ہر وقت تیاری رکھو۔ افواج اور اسلحہ تیار رکھو۔
- ② سب سے پہلے قریب کے کفار سے جہاد کرو پھر آگے بڑھو۔ اور کفار کا خوب حجم کر مقابلہ کرو جب تک کفر قائم ہے جہاد قائم ہے اور اطاعت کرنے اور جزیہ دینے جہاد کرو۔
- ③ اگر تم نے دنیا کے مالوں، اولاد اور مکانات سے جدا ہونے کے خون سے جہاد چھوڑ دیا تو تم عذاب کے لیے تیار رہو۔
- ④ البتہ جہاد میں کسی پر ظلم نہ کرو اور اللہ کا ذکر کرتے رہو۔
- ⑤ مجاہدین اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنت میں بلند کر پھینچیں گے۔
- ⑥ اگر کفار صلح کرنا چاہیں تو مناسب سمجھو تو معاہدہ کر لو۔ اور اگر کفار معاہدہ توڑیں تو انہیں خوب مار دو۔
- ⑦ اللہ کی راہ میں وطن چھوڑنے مال اور جان خرچ کرنے والوں کے لیے بلند ترین جنت اور انعامات ہیں،

مِنَ الْعُقَاةِ وَالنَّجِيَّةِ وَأَفِيكُمْ غِلْظَةٌ ۖ

کہ تم میں سختی پائیں

اے نبی! کافروں اور منافقوں سے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

جہاد کرو اور ان پر سختی کرو

الْعُقَاةَ وَالْمُنَافِقِينَ وَأَغْلَظْ عَلَيْهِمْ

اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ

وَتَقْتُلُوا مَنَاحِدًا

شکر کا غلبہ نہ رہنے پائے اور

لَا تَكُونُوا قَتْلَةً وَيَكُونُ

سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔

السَّيِّئِينَ كُلَّهُ بِلَّهِ ۖ

ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور آخرت

تَقْتُلُوا السَّيِّئِينَ

کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور نہ

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ

اسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ اور

الْآخِرَةِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ

اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔

اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَلَا

اور سچا دین قبول نہیں کرتے ان

بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْحَقِّ مَنَ

لوگوں میں سے جو اہل کتاب ہیں یہاں

السَّيِّئِينَ أَوْ تُسَاءَلُوكُم بِ

تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے

عَنِّي يُقَالُوا الْيَهُودِيَّةُ عَنْ

جہاد دیں

يَدَيْكُمْ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۗ

اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

ترغیب دو۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ

۱۲۸۔ الانفال

۱۲۹۔ التَّوْبَةُ

۱۳۰۔ التَّوْبَةُ

۱۳۱۔ التَّوْبَةُ

۱۳۲۔ التَّوْبَةُ

جہاد نہ کرنے کی سزا

اگر دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے بند بھنے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو،

تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیار سے ہیں،

تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ نافرمانی کرنے والوں کو راستہ نہیں دکھاتا،

(۳) قُلْ إِن كَانَ
 آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
 وَأَخْوَاؤُكُمْ وَأَنَّوَا جُكُودًا
 عَنِ نِيرَانِكُمْ وَأَمْوَالٌ
 بِنَافْتَرْتُمُوهَا
 وَتِيغَارٌ يُخْشَوْنَ كَسَادَهَا
 وَمَسَاكِينُ تُرِيدُونَهَا حَبِيبًا
 إِلَيْكُمْ فَذَلِكُمْ أَصْلَابُكُمْ
 وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِنَا فَتَرْتَمُوا
 حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ
 ذَا لَهِ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ
 الْفَيْقِينَ ۝ ۱۲

جہاد کے آداب

(۴) وَتَبَلَّوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقْتَلُونَ
 وَلَا تَعْتَدُوا وَإِن سَأَلْتُمُ
 لَا يُحِبُّ الْمُحْتَدِينَ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُتِلْتُمْ
 فَاتَّبِعُوا أَوْادَكُمْ فَإِنَّ لَكُمْ فِيهَا نِعْمَةٌ
 وَتُؤْتُونَ الْأَمْثَالَ
 (۱)

(۱) اللہ کی راہ میں لڑو جو تم سے لڑے
 وہ زیادتی نہ کرو بے شک اللہ
 زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا
 راے ایمان والو! جب کسی فوج سے
 لڑو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت
 یاد کرو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔
 حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا: اللہ کے نام، اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت
 پر لڑو، کسی فانی (شدید) بوجھ سے کو قتل نہ کرو۔ نہ ہی چھوٹے بچے کو اور
 عورت کو قتل کرو۔ اور حیانت نہ کرو اور اپنی غنیمت جمع رکھو اور اصلاح کرو
 اور احسان کرو۔ اللہ تمہارے حسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
 اس طرح اسلام نے دشمن کو قتل کرنے سے منع کیا۔

البقرة - ۱۹۰ - آلہ الانفال - ۱۲۵ - آلہ شکرہ - ۲۶۲ - آلہ شکرہ - ۲۴۳

اسلام نے حکم دیا کہ جب جنگ کے لیے نکلو تو دشمن کو تین باروں
ایک اختیار کرنے کا حکم کرو۔

۱۔ اسلام قبول کرے۔ پھر اس کی سلطنت اس کے پاس رہے گی۔

۲۔ جزیہ ادا کرے۔ اور اسلام کی ماتحتی قبول کرے۔

۳۔ جنگ کے لیے اور سزا بھگتے کے لیے تیار ہو جائے۔

کیونکہ یہ زمین اللہ کی ہے۔ اور اللہ کے دین اسلام کے فداواروں
لیے دنیا و آخرت میں ذلت اور جہنم ہے

مجاہد اور شہید کے فضائل

⑤ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ

مَعَانِيْمِ بَنِيّٰنَ مَرْمُوْسَ لَهٗ

اِنَّ اللّٰهَ

اَشْرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

ابے شک اللہ تو ان کو پسند کرتا ہے

جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے

ہیں۔ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی گولیاں

ہیں۔

دبے شک اللہ نے مسلمانوں سے

ان کی جان اور ان کا مال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے
اس کی طرح ہے جو روزے دار، رات بھر عبادت کرنے والا، اللہ کی آیات
والا (فرمانبردار) روزے (اور نماز میں سستی نہ کرے، آخر کار اللہ کی راہ میں
جہاد کرنے والا واپس آجائے۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجاہد کو سامان جہاد دیا۔ اس نے جہاد کیا
اور جس نے مجاہد کے اہل خانہ کی کفالت کی۔ اس نے جہاد کیا۔
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی راہ میں شہید ہونے سے فرض کے سوا ہر گناہ معاف ہو جائے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
نے فرمایا: جو اس حال میں مر جائے کہ اس نے جہاد نہیں کیا۔ اور اس کے
میں جہاد کا خیال نہیں آیا تو وہ تفاق کے ایک حصہ پر مرا۔
حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے سچے دل کے ساتھ اللہ سے شہا مانگی۔ اللہ تعالیٰ
اسے شہداء کے درجہ تک پہنچا دے گا۔ چاہے وہ اپنے بسترے پر فوت

۱۰ مشکوٰۃ ص ۲۲۹ ۱۱ مشکوٰۃ ص ۲۲۹ ۱۲ مشکوٰۃ ص ۲۲۹ ۱۳ مشکوٰۃ ص ۲۲۹ ۱۴ مشکوٰۃ ص ۲۲۹

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
م کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا:

ایک آدمی مال غنیمت کی خاطر لڑتا ہے۔ ایک آدمی شہرت حاصل کرنے
لیے لڑتا ہے، اور ایک آدمی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے ان میں
اللہ کی راہ میں کون ہے؟

آپ نے فرمایا: جو اس لیے جنگ کرے تاکہ اللہ کا کلمہ (اسلام) بلند
و اللہ کی راہ میں ہے۔ (یعنی وطن یا قوم کے نام پر اور جمہوریت و
سیت کے نام پر یا مال و دولت کے باعث لڑنا جہاد نہیں بلکہ یہ حیوانا
گدھوں کا باہم لڑنا ہے۔ اور ایسا مرنے والا شہید نہیں بلکہ دوزخی ہے)۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
م نے فرمایا: مشرکوں کے سائنتہ اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے
تذہب اور کوشش

حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لیے چھ انعام ہیں۔

۱۔ شہادت جوتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے ۲۔ جنت میں اسے اس
تمام دکھایا جاتا ہے ۳۔ قبر کے عذاب سے پناہ دی جاتی ہے۔

اہم سب سے بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہو جاتا ہے (۱۵) اس کے
 وقار کا تاج رکھا جاتا ہے۔ جو دنیا اور جوایں میں ہے اس سے زیادہ
 یا قوت کا ہوتا ہے (۱۶) بہتر حورِ عین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے
 اقربا میں ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے
 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
 علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا اور آپ صبر پر تشریف فرماتے
 اور ان (کافروں) کے لیے تیار رکھو قوت! خبردار قوت
 دیر چلانا اور آج کل بندوق چلانا ہے!

خبردار قوت ارمی ہے۔ خبردار قوت ارمی ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول
 اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جس نے رمی دیر چلانا یا بندوق چلانا
 پھر اسے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا فرمایا، کہ اس نے نافرمانی کی

۳۳ مشکوٰۃ ص ۳۳۳ ۵ مشکوٰۃ ص ۳۳۶

۳۴ مشکوٰۃ ص ۳۳۶ -

معاہدہ

اور وہ صلح کے لیے مائل ہوں تو تم
بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ
رکھو۔

وَإِنْ جَاءَكُمْ
بِالسَّلَامِ فَاقْبَلُوهَا وَتَوَكَّلْ
عَلَى اللَّهِ

اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ
دیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں
تو کفر کے سرداروں سے لڑو ان کی قسموں
کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آجائیں

وَإِنْ تَنَازَعْتُمْ
أَيَّمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ
وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا
أَيَّمَةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ آيَمَانُهُمْ
يَتَمُوتُونَ

ہجرت کی اہمیت و فضائل

پھر جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے
گھروں سے نکلتے گئے۔ اور میری راہ
میں ستائے گئے اور لڑے اور
مارے گئے البتہ میں ان سے ان کی

فَاتِلُوا
أَيَّمَةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ آيَمَانُهُمْ
يَتَمُوتُونَ

تَيَّابِيهِمْ وَلَا ذَلِيلًا لَهُمْ فِي جَنَّةٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

تَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ

عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّرَابِ ۝

وَالَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

سَيُورِلُهُمُ اللَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ آيَاتًا

وَلَقَدْ آتَيْنَاهُم مِمَّا

أَسْأَلُوا مِنْهُ مِنْ قَبْلُ وَلَٰكِن كَثُرُوا

وَمَنْ يَجْرُفِي

سَيُورِلُهُمُ اللَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ آيَاتًا

وَلَقَدْ آتَيْنَاهُم مِمَّا

أَسْأَلُوا مِنْهُ مِنْ قَبْلُ وَلَٰكِن كَثُرُوا

وَمَنْ يَجْرُفِي

سَيُورِلُهُمُ اللَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ آيَاتًا

وَلَقَدْ آتَيْنَاهُم مِمَّا

أَسْأَلُوا مِنْهُ مِنْ قَبْلُ وَلَٰكِن كَثُرُوا

وَمَنْ يَجْرُفِي

برائیاں دور کر دوں گا اور انہیں باطن

میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہر

بہتی ہوں گی یہ اللہ کے ہاں سے

ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلہ ہے

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے

چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے

جن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور ان

مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں ان کی

بخشش اور عزت کی روزی ہے

اور جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے

اس کے عومس جگہ بہت اور کشتی

پاسے گا اور جو کوئی اپنے گھر سے

اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرے

نیکے پھر اس کو موت پائے تو اللہ کے

ہاں اس کا ثواب ہو چکا اور اللہ بخشنے

والا رہبان ہے

بے شک جو لوگ اپنے نفسوں پر

۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰

ظلم کر رہے تھے ان کی روحمیں جب
 فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا
 کہ تم کس حال میں تھے؟ انہوں نے
 جواب دیا۔ ہم اس ملک میں بے بس تھے
 فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین وسیع
 نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے سو
 ایسوں کا ٹھکانہ دندخ ہے۔ اور وہ
 بہت ہی بڑا ٹھکانہ ہے۔ ہاں جو
 مرد اور عورتیں اور بچے واقعی کمزور ہیں
 جو نکلنے کا ذریعہ اور راستہ نہیں پاتے
 پس امید ہے کہ ایسوں کو اللہ معاف
 کر دے اور
 اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے (

تَوَقَّعُوا الْمَلَائِكَةَ ظَالِمِي
 أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ
 قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعِفِينَ فِي
 الْأَرْضِ قَالُوا أَكُنْتُمْ
 آمَنُوا بِاللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا
 فِيهَا قَالُوا لَكِ مَا وَهَمْتُمْ
 خَبَرْتُمْ وَتَسْأَلُونَ مَعِينًا
 إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ
 وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ
 لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا
 يَمْتَدُّونَ سَبِيلًا
 قَالُوا لَكِ عَسَى أَنْ يَفْعُوَهُمْ
 وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا غَدُورًا

خلافت اسلامی

اس کی اہمیت اور فوائد

- ① اگر مسلمان، اسلام کے پابند ہوں گے۔ تو وہ غلام نہیں ہوں گے۔ بلکہ آزاد اور غالب ہوں گے۔ بشرطیکہ اسلام کی پابندی کریں۔ اور جدوجہد کریں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کی حکومت ہوگی۔ اور اسلام ہی تمام دوسرے مذاہب پر غالب ہوگا۔
- ② مسلمانوں کا خلیفہ اسلام کے احکام نافذ کرنے والا ہوتا ہے۔ قانون ساز کا حلق صرف اللہ کو ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کرے اور جس سے چاہے روک دے خلیفہ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ عدل قائم کرے۔ برائی کے تمام کاموں کو قوت کے ساتھ مٹا دے۔
- ③ خلیفہ کا فرض ہے۔ کہ خود نماز پڑھے اور سارے ملک میں نماز پڑھنے کا حکم کرے۔ اسی طرح سب کو زکوٰۃ دینے، نیک کام کرنے اور برے کاموں سے روک جانے کا حکم کرے اور خلافت ورزعی کرتے والوں کو سزا دے۔ ④۔ غیر اسلامی قانون ملک نافذ کرنا کفر فسق اور ظلم ہے۔
- ⑤ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی بلا شرط اطاعت کریں۔ اور اگر خلیفہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا پابند ہو تو اس کی بھی

لاعت کریں۔ اور اگر عوام مسلمانوں اور خلیفہ کا اختلاف ہو تو دونوں فریق کتاب و

سنت کے فیصلہ کو تسلیم کر لیں۔

⑥ خلیفہ کے درالفض طور پر آخر میں درج کئے جاتے ہیں۔

مسلمان آزاد ہوتا ہے

اور سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ اور
تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان دار
ہو
بے شک اللہ کسی قوم کی حالت
نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت
کو نہ بدے۔

اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے
جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک
عمل کئے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت
عطا کرے گا جیسے کہ ان سے پہلوں کو
عطا کی تھی اور ان کے لیے جس دین کو
پسند کیا ہے اسے ضرور مستحکم کر دے گا

① وَلَا تَيْمَنُوا
لَا تَزِنُوا أَنْتُمْ الْأَعْلُونَ
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝
إِنَّ اللَّهَ لَا
يُغَيِّرُ مَا بِشَرِّ حَتَّىٰ يُغَيِّرَ
مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۝
وَعَدَ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ فِيهَا دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ

نہ اہل عمران - ۱۱۲۹ آیت (الرعد - ۱۱)

اور اللہ ان کے خوف کو امن سے
 دے گا بشرطیکہ میری عبادت کو
 ہیں اور میرے ساتھ کسی کو شریک
 نہ بنائیں

لَمَّا وَبَّيْنَا لَهُمُ مَنَاسِكَ
 بَعْدَ خُوفِهِمْ أَمْنًا
 يَعْبُدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ
 بِي شَيْئًا ط

خلیفہ کے فرائض

(۱) اِنْ اَلَيْسَ لَكَ بِالنَّبِيِّ
 اِنَّ اَللّٰهَ
 يَأْتِي رُكُودًا تَدْرُكُهَا
 اَلْاَمَنَةُ اِلَى اَهْلِهَا وَاِذَا
 حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ
 تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ط يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا
 قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ
 بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
 شَنَاةُ قَوْمٍ عَلَى اَلَا تَقْدِرُونَ

(اللہ کے سوا اور کسی کا حکم نہیں)
 ابے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے
 امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو
 جب لوگوں کے درمیان فیصلہ
 تو انصاف سے فیصلہ کرو
 ان سے ایمان والو! اللہ کے واسطے
 کی گواہی دینے کے لیے کھڑے رہو
 اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث
 کو برگزینہ جمہور و انصاف کرو
 تقویٰ کے زیادہ نزدیک سے

اور اللہ سے ڈرتے رہو جو کچھ تم کرنے
جو اللہ اس سے خیر داتا ہے

بے شک اللہ انصاف کرنے والا اور عبادت
کرنے اور رشتہ داروں کو

دینے کا حکم کرتا ہے اور بے حیالی اور
بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے۔

تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم سمجھو
اور وہ لوگ ہم انہیں دنیا میں حکومت

دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور
زکوٰۃ دیں اور نیک کام کا حکم دیں اور

برے کاموں سے روکیں اور ہر کام
کا انجام تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

إِعْمِدُوا هَذَا قَدْرَبُ
يَتَّقُوا وَاللَّهُ

إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ إِنَّ اللَّهَ

يَأْتُهُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
وَأَيُّهَا ذِي الْقُرْبَىٰ وَيُنْهَىٰ

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يَعْلَمُ سِرَّكُمْ تَدْرُونَ

الَّذِينَ إِنْ
مَعْتَمِدُوا فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا

الْمَلُوءَ وَأَتُوا التَّرَاكِيهَ وَ
أَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا

عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِاللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

غیر اسلامی قانون چلانے والا کافر ہے!

اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ
نہ کرے جو اللہ نے آمارا تو وہی لوگ

کافر ہیں

وَمَنْ كَفَرَ بِحُكْمِ

بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ
هُمْ الْعَافِرُونَ

۱۸ - آئہ النمل - ۱۹۰ - آئہ الحج - آئہ لکھ والمائدہ - ۱۹۱

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے امیر سلطان المسلمین کی اطاعت کی۔ اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی۔ اس نے میری نافرمانی کی۔ اور امام (بادشاہ) ڈھال ہے۔ جس کی آڑ میں جنگ کی جاتی ہے اور تحفظ کیا جاتا ہے۔ اگر اللہ سے ڈرنے اور عدل کا حکم کرے تو اس کو اس کا اجر ملے گا۔ اور اگر اس کے خلاف کہا تو اس پر اس کا بوجھ ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

گناہ میں اطاعت نہیں بلکہ اطاعت تو صرف نیکی میں ہوگی۔ یعنی اگر حاکم کسی خلاف اسلام کام کا حکم کرے تو اس کی اطاعت جرم ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے مسلمان یا امیر کی اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو قیامت کو وہ اللہ سے ملے گا اور اس کے پاس کوئی بھت نہ ہوگی۔ اور جس کی گردن میں مسلمانوں کے بادشاہ کی بیعت نہ ہوگی وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

۶ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو شخص مسلمانوں کی رعیت کا حاکم بنا

اور اس موت اس طرح آئی کہ وہ دھوکہ کر رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنتِ حرام کر دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

جو جنگل میں رہا وہ سنگدل ہو گیا اور جو شکار کے پیچھے پڑا وہ نافل ہو گیا اور جو بادشاہ کے پاس آیا وہ فتنہ میں گرا ایک روایت فرمایا:

جو بادشاہ کے پاس رہا وہ فتنہ میں پڑا اور بندہ جس قدر بادشاہ کے قریب ہوا اسی قدر اللہ سے دور ہوا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز، اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور مجلس میں اس سے زیادہ قریب منصف حاکم ہے اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض اور سب سے شدید عذاب میں ظالم حاکم ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستر برس کے آخر میں پیش آنے والے حوادث سے اللہ کی پین مانگو۔ یعنی حضور کی وفات یا ہجرت کے ستر برس کے واقعات سے پناہ مانگو اور لوٹندوں کی حکومت سے (اللہ کی پناہ مانگو) جیسے کہ آج کل بھی کئی ملکوں میں جا رہا ہے۔

بڑے حکمران میں اور تعلم کرتے ہیں ا
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو خط لکھا اور اسے اسلام قبول کرنے کی
 دعوت دی۔ اس طرح آپ نے کسریٰ کو بھی خط لکھا اور اسے اسلام لانے کی دعوت
 دی اور بھی بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے خطوط لکھے یہ
 حضرت خالد بن ولید نے بھی اہل فارس کو اسلام کی دعوت قبول کرنے کے
 لیے خط لکھا یہ

مسلمان خلیفہ کا فرض ہے کہ اپنے زمانہ کے معاصرین کا فر بادشاہوں کو اسلام
 قبول کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے خطوط لکھے۔

مسلمان حاکم کی ذمہ داریاں

(۶)

- ۱ اسلام کے پابند اور سمجھدار مسلمان اسے خلیفہ چنیں تو خلیفہ بنا قبول کرے۔
 خود خلیفہ بننے کی کوشش نہ کرے۔
- ۲ ملک میں کتاب و سنت اور خلفائے راشدین حضرت ابوبکر حضرت عمر
 اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے طریقہ کا قانون نافذ کرے۔
- ۳ مسلمانوں پر زکوٰۃ اور زمینوں کی پیداوار پر عشر لگائے اور کفار پر جزیہ اور
 خراج عاید کرے ان کے علاوہ دوسرا کوئی ٹیکس عاید نہ کرے تا آنکہ
 شدید ضرورت نہ ہو۔

۴۔ ملک کے رہنے والوں کو مفت ایضات مہیا کرے اور ان کی صحت

لیاس اعزاز مکان اور اسلامی تعلیم کو کم از کم قیمت پر یا مفت مہیا کرے

۵۔ جہاد قائم کرے۔ اور کافروں کے مقابلہ کے لیے ہر وقت مستعد رہے

۶۔ مسلمانوں کو نماز پڑھنے، اسلام کا علم حاصل کرنے اور کتاب و سنت پر

کرنے کا حکم کرے۔

۷۔ ملک سے ہر قسم کی بے حیائی شراب خانوں سمیت نگہروں جوئے کے اڈوں

سود، بت گوئی، گمانا بجانا اور ہر طرح کے خلاف اصلاح کاموں کو ختم کر

کی پوری کوشش کرے۔ العرض خلفائے راشدین کا ہر معاملہ میں استیلاء

امر بالمعروف

مسلمانوں میں کچھ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ علم پڑھیں اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں۔

لوگوں کو اچھے انداز سے دعوتِ اسلام دیں۔ اپنے اقربا اور درمیرے لوگوں کو بھی دعوت دیں۔ اگر ان نے دعوتِ نہدی تو سب پر عذاب آئے گا۔ البتہ اگر دعوتِ اسلام دینے کے بعد لوگ اسلام قبول نہ کریں۔ تو انہیں سمجھانا ضرور ہے مگر ان کے ساتھ عام ہم نشین، خورد و نوش نہ رکھیں۔ اگر لوگ بد اخلاقی کریں۔ تو مہر سے کام لے۔ اور استغلاں کے ساتھ دعوت دیتا رہے۔

لوگوں سے تبلیغ کی خود اجرت نہ مانگے۔ اس لیے کہ یہ عبادت ہے۔ اور عبادت کا کاروبار نہیں ہوتا۔ البتہ کوننا ہر یہ دے تو اس کی دل جوئی کی خاطر لے لے بشرطیکہ اس میں کوئی خرابی نہ دیکھے۔ جو لوگوں کو حکم کرے خود بھی اس پر عمل کرے۔

اگر حاکم ہو۔ تو قانون کے ذریعہ نماز اور زکوٰۃ قائم کرانے اور لوگوں کو نیک کام کرنے اور تمام برے کاموں سے رکنے کا حکم کرے اور بھلائی کرنے والوں کو سزا نہیں دے۔

نیکی کا حکم کرو

اور برائی سے منع کرو

①

وَلْتَعْنُنْ مِنْكُمْ

أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ

وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقِينَ ۝

فَلَوْلَا تَضَمُّنٌ

كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ

لَيَتَفَقَّهُوا فِي السِّيَرِ وَلَيُنذِرُوا

قَوْمَهُمْ إِذَا سَبَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

②

أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ

رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ

الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ

الَّذِينَ قَدَّ بَيْنَكَ

اور چاہے کہ تم میں سے ایک براء

ایسی ہو تو نیک کام کی طرف بلاؤ

اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے

برے کاموں سے روکتی رہے اور

لوگ نجات پانے والے ہیں

اسو کیوں نہ نکلا ہر فرقے میں سے

حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں

جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں

ان کو ڈرائیں تاکہ وہ بچتے رہیں

اپنے رب کے راستہ کی طرف

اور عمدہ نصیحت سے بلا اور اسے

احسن طریقہ سے بحث کریں

اور اپنے قریب کے رشتہ داروں

کو ڈرائیں

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ
 ایم کو خواص کے اہل کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا۔ جب تک کہ
 اپنے اندر رعام برائی نہ دیکھ لیں۔ اور وہ اس پر انکار کرنے اور لوگوں کو
 بی سے منع پر قادر ہوتے ہیں مگر انکار نہیں کرتے۔ اور نماز و شکر گونگے
 نہ جانتے ہیں، جب یہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو
 عذاب دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا:

جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑ گئے تو ان کے علماء نے انہیں منع کیا مگر
 وہ نہر کے پھران کی مجلسوں میں ان علماء نے شرکت کی۔ اور ان کے ساتھ
 کھایا پیا اللہ تعالیٰ نے بعض کے دلوں کو بعض سے ملا دیا یعنی سب کے
 دل سیاہ کر دئے کہ حق کو قبول کرنے کی توفیق نہ رہی!.....!

مبلغ کے فرائض

(۳) اِنْبِذْ عَلٰی مَا يَتَّقُونَ
 وَاصْبِرْ كَمَا صَبَّأُؤُلُو
 الْقَارِمِ مِنَ الرَّسُولِ ذَكَرَ
 ان کی ان باتوں پر صبر کرو
 دیکھو صبر کر جیسا کہ عالی ہمت
 رسولوں نے صبر کیا ہے۔

۱۵ مشکوٰۃ ص ۲۳۸ ۱۶ مشکوٰۃ ص ۲۳۸ ۱۷ (ص - ۱۷) ۲۳

تَسْتَعْجِلُ لَهُمْ طَرِيقًا

فَأُصِيبُوا بِحَكْمٍ

ذَبْدَقٍ وَلَا تَطْعَمُ مِنْهُمَا ثَمًّا

أَذْكَوًّا ۝ ۱۵ ۝

وَمَا عَلَى الرَّسُولِ

إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ ۱۶ ۝

قَدْ مَا أَسْأَلُكُمْ

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ شَاءَ

أَنْ يَخْتَارَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ ۱۷ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا إِيمًا تَقُولُونَ مَا لَا

تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ

أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ ۱۸ ۝

الَّذِينَ إِذَا

مَكَانَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا

الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ

اور ان کے لیے جلدی نہ کر

دیکھو آپ اپنے رب کے حکم کا امتثال

کیا کریں اور ان میں سے کسی بدکار

ناشکر سے کا کھانا مانیں

اور رسول کے ذمہ صرف عاوان

طور پر پہنچا دینا ہے

اکہ دو، میں اس پر تم سے کوئی چیز

منہیں مانگتا مگر جو شخص اپنے رب

کی طرف راستہ معلوم کرنا چاہے

اسے ایمان والوں کیوں کہتے ہو جو

تم نہیں کرتے اللہ کے نزدیک

بڑی ناپسند بات ہے کہ جو کہو

اس کو کرو نہیں

اور لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت

دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور

زکوٰۃ دیں اور نیک کام کا حکم کریں

۱۵۴ - النور - ۱۵۴

۱۲۳ - البقرہ - ۱۲۳

۵۷ - الصفت - ۱۲۰

وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ
نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِاللَّهِ
عَاقِبَةُ الْأُمُورِ مَا هَلْ
اور برے کاموں سے روکیں اور
کام کا انجام تو اللہ کے ہی ہاتھ میں
(ہے)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سراج کی رات کو میں نے کچھ مردوں کو دیکھا
کہ آگ کی قینچیوں سے ان کے ہونٹ کاٹے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا
جبرائیل یہ کون ہیں؟

انہوں نے کہا: آپ کی امت کے وہ واعظین ہیں۔
کہ جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے۔
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا:

تم میں جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹا دے اگر اس کی طاقت
نہ رکھے۔ تو زبان سے (دروکے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے۔ تو
دل سے نفرت کرے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

یعنی جو شخص برائی کو طاقت سے مٹا دے سینما گمروں شراب
خانوں اور بد معاشی کے تمام مراکز کو تباہ کر دے۔

وہ اگلے درجہ کا ایمان دار ہے۔ اگر اس کی ہمت نہ ہو۔ تو زبان سے منع

کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو دل سے ضرور اسے گناہ سمجھے۔
 اگر اس کے برعکس شراب، جوا، سود اور سینما گھر ملک میں پھیلا دے اور
 اجازت نامے دے۔ تو اس کے پاس ذرا بھرا ایمان نہیں۔ وہ انتہا
 درجہ کا غنڈہ ہے۔

خاندانی نظام

① نکاح کرنا ضروری ہے۔ اور یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
 اگر نکاح نہ کر سکے۔ تو پاکدامن رہے اور روزے رکھ کر شہوت توڑے
 ہر مسلمان چار تک بیویاں کر سکتا ہے۔ اور پہلی بیوی یا حکمرانوں کی اجازت
 حاصل کرنا ضروری نہیں۔

② عورتوں کو لازم ہے کہ وہ پردہ کریں۔ اور بن کر سنو کر بازاروں
 میں بد معاشرت عورتوں کی طرح نہ بھریں تاکہ معاشرہ بدکاری سے پاک رہے۔
 جن سے نکاح کرنا حرام ہے ان کی فرست یہ ہے۔

③ حیض کے دوران عورت سے مباشرت نہ کرو۔ دودھ پلانے کی مدت
 دو سال ہے۔ مرد عورت پر فوقیت رکھتے ہیں۔ منہ بوسے بیٹھے اصل
 بیٹھے نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ان کے اصل بیٹوں کی طرح حقوق ہیں اس
 طرح عورتوں سے نرم دل اور انصاف کا برتاؤ کرنا ضروری ہے۔

④ طلاق دینے کا اختیار صرف مرد کو حاصل ہے۔ حیض والی عورت کو
 طلاق دینی تو تین طہریات میں حیض عند الشوائع (عدت ہوگی۔ جس کو
 حیض نہ آنا ہو اس کی عدت تین ماہ چاند کے حساب سے ہوگی۔
 اور جس کا نماز نہ ہو اس کی عدت چاند کے حساب سے چار

چار ماہ و س دن ہوگی۔ عورت عدت گزرنے کے بعد ہی نکاح کر سکتی ہے۔

نکاح کرو

①

وَأَنْكِحُوا الْأَيَّامَ

مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ

عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ وَلَهُ

وَلْيَسْتَعْفِفِ

الذَّانِبِينَ لَا يَجِدُونَ لِنِكَاحِهِمْ

حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ

فَضْلِهِ وَلَهُ

سے غنی کر دے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: تم میں سے جو مردانہ طاققت رکھتا ہو۔ اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے۔

یہ نگاہ کو خوب جھکاتے والا اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والا کام ہے۔

اور جو نکاح کی طاققت نہ رکھے (یعنی بیوی نہ ملے یا کوئی نکاح نہیں رکادے)

تو وہ روز سے رکھے۔ کیونکہ اس روزے میں شہوت کی کاٹ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: چار باتوں کے باعث عورت سے نکاح کیا جانا ہے۔

سورۃ النور - ۳۲، سورۃ النور - ۳۳، سورۃ مشکوٰۃ ص ۲۶۷

۱۔ اس کے مال کی خاطر ۲۔ اس کے حسب و شان دان کی خاطر ۳۔ اس کے جمال کی خاطر ۴۔ اس کے دین کی خاطر۔

پس دین والی عورت سے نکاح کر۔ تیرے ہاتھ غبار آلود ہو۔ (یعنی اگر نے دیندار عورت سے نکاح نہ کیا۔ تو محروم رہے گا۔)

حضرت منقل بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محبت کرنے والی اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورتوں سے نکاح کرو میں رقیامت کو تمہاری اکثریت کے باعث دوسری اقوام پر فرزندوں گا۔

اگر کوئی شخص دو مسلمان بالغ مردوں کے سامنے یا ایک مسلمان بالغ مرد اور دو مسلمان بالغ عورتوں کے سامنے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیٹی فلاں کا نکاح اتنے حق سرکے عومن نیچو فلاں سے کر دیا اور مرد کہہ دے میں نے قبول لیا۔ تو نکاح ہو جائے گا۔ اور گو سنتے ہوں۔

خطبہ نکاح سنت ہے۔

ایک وقت میں

چار بیویاں

(۲) وَإِنْ خِفْتُمْ

أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ

فَانحِبُّوا مَا طَابَ لَكُمْ

مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ

وَمُبَعَجًا فَإِنْ يَخَفْتُمْ

تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور اگر تم تیسیم رو کیوں سے بے انصافی

کرنے سے ڈرتے ہو۔ تو جو

عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے

دو دو، تین تین، چار چار سے

نکاح کرو اگر تمہیں خطرہ ہو کہ انصاف

نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی سے نکاح

کرو یا جو لونڈی تمہاری ملکیت میں

ہو وہی سہی

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول

کیا۔ تو میری پانچ بیویاں تھیں۔ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا:

ایک سے علیحدگی اختیار کر لے۔ اور چار کو روک لے۔ (چنانچہ ایک

مسلمان مرد کو چار عورتوں سے پہلی عورت یا حکومت کی اجازت کے بغیر نکاح

کرنے کا حق حاصل ہے)

ولیمہ کرنا سنت سے

جب حضرت عبدالرحمن بن عوف نے نکاح کیا تو آپ نے انہیں فرمایا
تھانے تمہیں برکت دے، ولیمہ کرو۔ چاہے ایک بکری کے ساتھ ہو۔
ولیمہ کرنا سنت ہے جو کھانا امیر ہو اس سے ولیمہ کرے۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
پر وسلم نے فرمایا:-

تم میں سے جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ادھر آئے چاہے
نئے یا نہ کھائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
پر وسلم نے فرمایا:-

بدترین کھانا وہ ولیمہ کا کھانا ہے جس کی طرف امیروں کو بلا یا جائے
اور فقیروں کو چھوڑ دیا جائے۔

اور جس نے دعوت چھوڑ دی اس نے اللہ تھانے اور اس کے
رسول کی نافرمانی کی۔

عورتیں پردہ کریں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

③

قُلْ لَكَ ذَوَاتُ أَجْنِكُمْ وَبَنَاتُكَ

وَنِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ يُدْرِيْنَ

عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيقِهِنَّ ط

وَقَدَرْنَ فِي بَيْوتِكُنَّ

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى ط

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ

يُقْبَضُوا مِنْ أَيْصَابِهِمْ وَ

يُحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ط ذَلِكَ أَنَّهُمْ

كُهُمٌ ط إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا

يُفْعَلُونَ ط وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ

يُقْبَضْنَ مِنْ أَيْصَابِهِنَّ ط

وَيُحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ ط وَلَا

يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا

ظَهَرَ مِنْهَا وَيُضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ

اے نبی بیویوں اور بیٹیوں

مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو

اپنے مومنوں پر نقاب ڈالو

اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہیں

گذشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح

سنگھار دکھانی نہ پھرو

ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ

نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی نثر

کو بھی محفوظ رکھیں۔ یہ ان کے

بہت پاکیزہ ہے بے شک

جاننا ہے جو وہ کرتے ہیں

اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ

نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی

کفایت کریں اور اپنی زینت

کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس

اسے کھل رہتی ہے اور اپنے دوپٹے
اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں اور
اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے
خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند
کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے
بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا بھتیجیوں یا
بھانجیوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے
غلاموں پر یا ان خدمتکاروں پر جنہیں
عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر
جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے
واقف نہیں اور اپنے پاؤں زمین پر
سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم
ہو جائے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ
پر وسلم نے فرمایا: عورت پر پردہ ہے جب وہ باہر نکلے تو شیشیاں نے
کو جھانکا۔

اچھا چیز اگر عورت بن سنو کہ بازاروں میں گھومے۔ تو وہ خندھی اور

عَلَى جُيُوبِهِمْ مَّا وَكَايِدِينَ
زِينَتَهُمْ اَلَا يُعْوَدُنَّ اَوْ
اَبَائِهِمْ اَوْ اَبَاءَ بَعُولَتِهِمْ
اَوْ اَبْنَاؤُهُمْ اَوْ اَبْنَاؤَ بَعُولَتِهِمْ
اَوْ اِخْوَانِهِمْ اَوْ بَنِي اِخْوَانِهِمْ
اَوْ بَنِي اِخْوَانِهِمْ اَوْ
نِسَائِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ اَوِ التَّبَعِيْنَ
غَيْرِ اُولِي اِلْحَاثَةِ مِنْ
الرِّجَالِ اَوِ الطُّغْلِ الَّذِيْنَ
لَمْ يَطْهَرُوْا عَلَى عَوْنِ
النِّسَاءِ وَكَأَيُّ بَنِي اَبَائِهِمْ
يَعْلَمُ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ نِّبَاتِهِمْ ط

شیعین کی جلی ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ وہ اور حضرت سمیرہ رضی اللہ عنہا
 عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم
 رضی اللہ عنہ رونا بیٹا، صحابی تشریف لائے تو آپ نے فرمایا تم دونوں میں
 پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اسے
 کے رسول! وہ نابینا صحابی ہے ہمیں نہیں دیکھ رہا ہے

جن عورتوں نکاح کرنا حرام ہے

اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
تمہارے باپ نکاح کر چکے ہیں	مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
جو پہلے جو چکا ہے حیالی ہے	إِنَّمَا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ
غضب لاکام ہے اور برا چل رہا ہے	كَانَ فَاحِشَةً وَمَقَاوِلًا
تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور	سَيِّئًا وَحَرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
اور چھو بیٹیاں اور خالائیں اور	أُمَّهَاتِكُمْ وَبَنَاتِكُمْ وَأَخَوَاتِكُمْ
اور بھانجیاں اور جن ماؤں کے	وَعَمَّاتِكُمْ وَخَالَاتِكُمْ وَبَنَاتُ
دودھ پلایا اور تمہاری دودھ	الْأَخِي وَبَنَاتُ الْأَخِي وَ

اور تمہاری عورتوں کی مائیں۔ اور ان کی
 بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود پرورش
 پائی ہے۔ ان بیویوں کی لڑکیاں جن
 سے تمہارا تعلق زن و شوہر کا ہے
 اور اگر تعلق زن و شوہر نہ ہو، تو
 تم پر اس نکاح میں کچھ گناہ نہیں
 اور تمہارے بیٹوں کی عورتیں جو
 تمہاری پشت سے ہیں یہ سب
 عورتیں تم پر حرام ہیں، اور دو مہنوں
 کو ایک نکاح میں، اکٹھا کرنا حرام ہے
 مگر جو پہلے ہو چکا ہے تک اللہ بخشنے
 والا مہربان ہے اور خاوند والی عورتیں
 مگر تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہوئے
 یہ اللہ کا توفیق تم پر لازم ہے اور ان
 کے سوا تم پر سب عورتیں حلال ہیں
 لہذا یہ کہہ انہیں اپنے مال کے بدلے
 میں طیب کرو ایسے حال میں کہ نکاح
 کرنے والے ہو نہ یہ کہ آزاد شہوت
 رسانی کرنے لگو۔ پھر ان عورتوں میں

أُمَّتِكُمُ الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ
 وَأَخَوَاتِكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ
 وَأُمَّتُ نِسَائِكُمْ وَبَنَاتُكُمْ
 الَّتِي فِي حُبُورِكُمْ مِنَ نِسَائِكُمْ
 الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ زِفَانًا لَكُمْ
 تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا
 جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ذَوْحًا بَلْ
 أَبْنَاءِكُمُ الَّذِينَ مِنْ
 أُمَّدَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا
 بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ
 سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا
 رَحِيمًا وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ
 النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
 كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَإِذَا
 نَكَحْتُمْ مَا ذَرَأْتُمْ أَنْ
 تَتَّبِعُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ
 غَيْرِ مُسْفِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ
 بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ
 فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

فِيمَا تَرْضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ
 اَلَّذِي رُفِئَتْ اِنَّ اِلٰهَ كَانَ
 عَلِيمًا خَبِيرًا وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
 مِنْكُمْ سَوِيًّا اَنْ يَنْكِحَ
 الْمُحْسِنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَيَنْ
 مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنْ
 فَتَيٰكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ طَاهِرَاتٍ
 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
 اِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ
 مُهٰجِرَاتٍ فَاَتَّخِذُوهُنَّ ط
 اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ
 فَاِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ
 فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ اِلٰى
 الْكُفٰرِ طَاهِرَاتٍ
 حِلٌّ لَكُمْ وَكَالِه
 هُمْ يَحِلُّوْنَ لَكُمْ ط

سے جسے تم کام میں لائے ہو تو ان
 کے حق جو مقرر ہوئے ہیں وہ انہیں
 دے دو۔

البتہ ہر مقرر ہو جانے کے بعد آپس
 کی رضامندی سے باہمی کوئی سمجھوتہ
 ہو جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں
 بے شک اللہ خبردار حکمت والا ہے
 اور جو کوئی تم میں سے اس بات کی
 طاقت نہ رکھے کہ خاندانی مسلمانوں
 نکاح میں لائے تو تمہاری ان لونڈیوں
 میں سے نکاح کرے جو تمہارے قبیلے
 میں ہیں اور ایمان دار بھی ہیں
 اسے ایمان والو جب تمہارے پاس
 مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں
 تو ان کی خرابی کر لو اللہ ہی ان کے
 ایمان کو خوب جانتا ہے
 پس اگر تم انہیں مومن معلوم کرو تو

نوائیں کفار کی طرف نہ ٹوٹاؤ، نہ وہ
(مورتیں) ان کے لیے حلال ہیں اور
نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال

ہیں

(۴) جن سے نکاح درست نہیں ان کی ایک مختصر فہرست درج کی جاتی ہے۔

- ۱۔ اولاد اور ان کی اولاد وہ اولاد سے نکاح حرام ہے۔
- ۲۔ والدین اور ان کے والدین یا ان کے آگے بڑے بزرگ سے نکاح حرام ہے،
- ۳۔ بہن بھائی جو ماں باپ دونوں یا ایک سے بھی ہوں، اسی طرح ماموں،
چچا، بھتیجے، بھانجے، مذکورہ مونت، اسے نکاح حرام ہے
- ۴۔ داماد سے نکاح حرام ہے،
- ۵۔ سوئیلا باپ میں کے پاس اس کی ماں رہ چکی ہے اس سے نکاح حرام
ہے۔
- ۶۔ سوئیلا اولاد سے نکاح حرام ہے۔
- ۷۔ خسر اور اس کے والدین اور بڑوں سے نکاح حرام ہے۔
- ۸۔ دو بہنوں کا ایک وقت میں نکاح حرام ہے اگر ایک کو طلاق دی تو بھی
عدت گزرنے سے پہلے نکاح حرام ہے۔
- ۹۔ بیوی کی بھوپھی، خالہ، بھانجی اور بھتیجی سے نکاح حرام ہے۔

۱۰ ایسی دو عورتیں کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد قرار دیا جائے تو ان کا باہر نکاح حرام ہو۔ یہ دونوں ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہوں گی،
 ۱۱ نسب کے باعث جن سے نکاح حرام ہے۔ ^{اسی طرح} کسی عورت کا بچپن کے زمانہ میں دودھ پینے سے بھی وہ رشتے حرام ہوں گے۔ چنانچہ اگر وہ (دودھ پلانے والی) ماں باپ، ان کی اولاد، اس سے نکاح حرام ہے۔
 اسی طرح اٹھائی حساب سے ماموں، بھانجے، چچا، بھتیجے سے نکاح حرام ہے۔

۱۲ دودھ شریک دو بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں
 ۱۳ اگر کسی عورت سے زنا کیا۔ تو اسی زانیہ عورت کی ماں اور اولاد سے زنا مرد کا نکاح حرام ہے۔

۱۴ اگر کسی عورت نے بد معاشری کی نیت سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اس عورت کی ماں اور عورت کی اولاد سے اس مرد کا نکاح حرام ہے اسی طرح کے مرد نے کسی عورت کو بد معاشری کی نیت سے ہاتھ لگایا تو وہ مرد، اس عورت کی اولاد اور اس کی ماں پر حرام ہو گیا۔

۱۵ رات کو اٹھا غلطی کے ساتھ جوانی کے جوش کے ساتھ
 رات کی باہر اس پر ہاتھ رکھا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی۔
 اسے طلاق دے دے

۱۶ کسی نے سوتیلی ماں پر شہوت کے ساتھ ہاتھ ڈالا یا سوتیلی ماں کے سوتیلے لڑکے پر شہوت کے ساتھ ہاتھ ڈالا تو اب میاں بیوی کا

ایک دوسرے پر حرام ہو گئے۔ اس لیے اسے طلاق دے دے۔

۱۷. مسلمان عورت اور کافر مرد کا آپس میں نکاح کرنا حرام ہے۔ ہم نے اختصار کے ساتھ ان کا ذکر کر دیا ہے جن سے نکاح حرام ہے۔ باقیوں سے نکاح درست ہے۔ مزید تفصیل کے لیے علمائے کرام سے رجوع کیا جائے۔

چونکہ تار بانی کافر مرند ہیں اور واجب النفل ہیں۔ اس لئے ان سے مسلمان کا نکاح حرام ہے۔

۱۸. ایک گھنٹہ یا وقت مقرر تک کے لیے نکاح کرنا حرام ہے اور بدکاری ہے جیسے کہ شیعہ لوگ منقہ کرتے ہیں۔ منقہ کرنا حرام اور بدکاری ہے اور اگلے نتیجہ میں ہونے والی اولاد حرام کی اولاد ہوگی۔

اسی طرح دشمن صحابہ کرام

اور مسلمانوں کا آپس میں نکاح حرام ہے

بیومی اور اولاد کے متعلق

ضروری احکام

دور آگ سے حیض کے بارے
میں پوچھتے ہیں کہ درود نباست

وَيَسْتَأْنِفُ

عَنِ الْمَجِيزِ قَدْ هُوَ

⑤

أَذَىٰ فَاَعْتَدُوا لِنِسَاءِ
فِي الْمَجِيئِ وَلَا تَقْرَبُوا
عَنَىٰ يَطْمُرْنَ ۚ فَإِذَا تَلَمَّحْتُمْ
فَأَنظُرُوا مِنْ حَيْثُ
أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۗ وَلَا

پس حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو
اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ
کہ وہ پاک ہو لیں۔ پھر جب وہ پاک
ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں
سے اللہ نے حکم دیا ہے

وَالْوَالِدَاتُ

اور ماہیں اپنے بچوں کو پورے دو
برس دودھ پلائیں یا اسکے لیے ہے
جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے
اور باپ پر دودھ پلانے والیوں کا

يُرْمَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَمَرَ
أَنْ يُتَمَّ السَّرْمَاعَةُ ۗ وَ

عَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ

کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق ہے
امر و عورتوں پر حاکم ہیں اس واسطے
کہ اللہ نے ایک کو ایک پر فضیلت
دی ہے اور اس واسطے کہ انہوں

بِالْمَعْرُوفِ ۗ أَلْيَسَ جَالِ قَوْمُونَ

عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ

بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا

أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۗ

نے اپنے مال خرچ کئے ہیں
اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ

أَبْنَاءَكُمْ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ

تمہارا بیٹا بنایا ہے یہ تمہارے منہ
کی بات ہے

بِأَفْوَاهِكُمْ ۗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا: جس مرد کی دو بیویاں ہوں اللہ وہ ان میں انصاف نہ کرے۔ تو قیامت کو اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو گرا ہوا (مفلوج) ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ کمال ایماندار وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والے ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ پھر عطا کرے تو سب سے پہلے اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے غلام آزاد کرانے پر خرچ کیا اور ایک دینار تو نے کسی مسکین پر مدد کیا اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ ان میں سے سب سے بڑا ثواب اس میں ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔

۱۵ مشکوٰۃ ص ۲۶۹ ۲۷۰ مشکوٰۃ ص ۲۸۲ ۲۸۳ مشکوٰۃ ص ۲۹۰
۱۶ مشکوٰۃ ص ۱۷۰

طلاق کے مسائل

بِیَدِ عَقْدَةِ النِّكَاحِ

نکاح کی گره (طلاق کا حق) مرد کے قبضہ میں ہے (یعنی مرد و طلاق دے گا تو طلاق ہو سکے گی)

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں طلاق دے دو اس سے پہلے کہ تم انہیں چھوؤ تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں ہے کہ تم ان کی گنتی پوری کرنے لگو، سوا نہیں کچھ فائدہ دو اور انہیں اچھی طرح سے رخصت کرو۔

اور طلاق دی ہوئی عورتیں حیض تک

اپنے آپ کو روکے رکھیں،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ

تَمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ

أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ

عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا

فَتَعْمَلُوهُنَّ وَسِرَّوَهُنَّ

سِرًّا حَاجِمِيًّا ۚ

وَالْمُطَلَّقَاتُ

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ

اور تمہاری عورتوں میں سے جن کو حیض
کی امید نہیں رہی اگر تمہیں شبہ ہو۔
تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی
بھی جن کو ابھی حیض نہیں آیا۔

اور حمل والیوں کی عدت ان کے بچہ جننے
تک ہے (

اور جو تم میں سے مرجائیں اور جو بیاہ

وَأَلْفٌ يَسِّنُ
مِنَ الْمُحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ
إِنَّمَا تَبْتَغُونَ فِعْدَتَهُنَّ ثَلَاثَةَ
أَشْهُرٍ وَالَّذِي كُنْتُمْ يَحْضُونَ ط
وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ
أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ لَ
وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ
مِنْكُمْ وَيَبْذَرُونَ أَمْ وَأَجَابَتْهُنَّ
يَا لَفُصِيحَاتٍ تَابِعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ج ۱۰

ہر دن تک اپنے نفس کو روکنا چاہئے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اللہ کے نزدیک مبعوض ترے جائز کام، طلاق دینا ہے یعنی اگر چہ جاگتے
مگر انتہائی ناپسندیدہ ہے (

طلاق دینے کا اختیار صرف مرد کو ہے۔

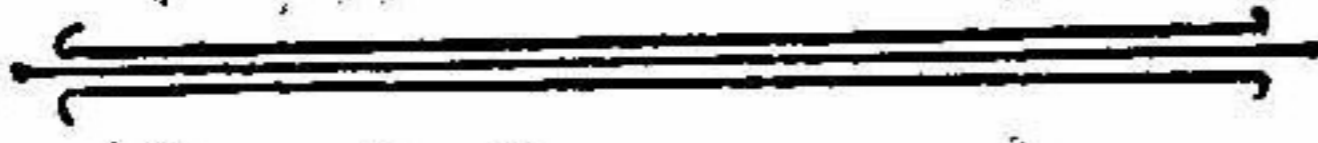
تین طلاق دینے سے عورت بالکل حرام ہو جائے گی اور دوبارہ اس سے

نکاح درست نہیں ہوگا۔

عدت کی مدت میں مرد پر لازم ہے کہ وہ عورت کو تمام اخراجات

دے۔ ہر مرد پر فرض ہے۔ جو ہر صورت ادا کرنا ہوگا۔

اگر مرد و طلاق نہ دے اور عورت کچھ مال دے کر اسے طلاق دینے پر آمادہ کر لے تو جائز ہے، اسے نخلع کہا جاتا ہے۔
 ایک ساتھ تین طلاق دینا سخت بری بات ہے۔
 طلاق کے مفصل مسائل علماء سے معلوم کیے جائیں



قصاص اور دیت

① اسلام نے حکم دیا کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے جو اقوام ایسا کرتی ہیں ان میں قتل کا جرم ختم ہو جاتا ہے گویا قصاص لینا قوم کی زندگی ہے۔ مگر جو بد معاش اقوام قتل کے بدلے صرف تیر کر تی ہیں اور قاتل کو قتل نہیں کرتی۔ ان کی جدید سائنسی ترقی اور مال و دولت کی فراوانی اور امور دنیا کی عمارت قتل و غارت اور فساد کو روک نہیں سکتی۔

② اگر کوئی شخص غلطی سے کسی مسلمان کو قتل کر دے مثلاً شکار کرنے کے لیے گول چلائے اور وہاں اچانک کوئی انسان سامنے آجائے تو اب قتل کے بدلے قتل نہیں ہو گا بلکہ ایک سوائنٹ جرمانہ یعنی دیت دینا ہوگی۔

③ آنکھ ناک کان وغیرہ کاٹنے پر بھی قصاص دیت لیا جائے گا۔

④ خودکشی بھی حرام ہے۔ اور جس صورت میں خودکشی کرے گا اسی صورت میں دوزخ میں سزا پائے گا۔

❖ ❖ ❖ ❖

قاتل کو قتل کرو

① يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي
 الْقَتْلِ بِالْحَيِّ بِالْحَيِّ وَالْعَبْدُ
 بِالْعَبْدِ وَالْحُرُّ بِالْحُرِّ
 فَمَنْ عَفِيَ لَهُ مِنْ آخِيهِ
 شَيْءٌ فَاتَّبِعْ بِالْمَعْرُوفِ
 وَإِذَا دُعِيَ إِلَيْهِ بِالْحَسَنِ فَلْيَسِرْ

اسے ایمان والو! مقتولوں میں
 کرنا یعنی قصاص لینا تم پر فرض
 کیا گیا ہے آزاد بدلے آزاد
 اور غلام بدلے غلام کے اور
 بدلے عورت کے جس سے
 کے سبائی کی طرف سے کچھ سبب
 کیا جائے تو دستور کے موافق
 کرنا چاہیے اور اسے نیکی کے
 ادا کرنا چاہیے۔

وَأَنْتُمْ فِي
 الْقِصَاصِ مِنْ حَيَاتِكُمْ يَا أَيُّهَا
 الْأَنْبِيَاءُ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اور اسے عقلمند و تمہارے
 قصاص میں زندگی ہے تاکہ
 (خواریزی سے) بچو

قتل خطا اور ویت

② وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا

اور جو مسلمان کو غلطی سے قتل کرے

تو ایک مسلمان کی گردن آزاد کرے
 اور مقتول کے وارثوں کو خون بہانے
 مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں
 را اور ہم نے ان پر اس کتاب میں
 لکھا تھا کہ جان بدے جان کے
 اور آنکھ بدے آنکھ کے اور
 نازک بدے ناک کے اور کان
 بدے کان کے اور دانت بدے
 دانت کے اور رنموں کا بدلہ ان کے
 برابر ہے

خَطًّا تَقْتَدِرُ رِقَبَةَ مُؤْمِنَةٍ
 وَ دِيَّةً مُسَلَّمَةً إِلَىٰ أَهْلِهَا
 إِلَّا أَنْ يَصَدَّقُوا طَلْعَهُ
 وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
 فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ
 وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ
 بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ
 بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ
 بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ
 قِصَاصًا طَلْعَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 پر وسلم نے فرمایا:

کسی مسلمان کا جو لالا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو، خون حلال
 میں سوائے تین میں سے ایک صورت کے (ایک، یہ کہ قتل کے بدلے
 نہ کیا جائے (دوسرے، شادی شدہ زنا کرے (تیسرے، یہ کہ گمراہ
 ذکر دین اسلام چھوڑ دے اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے
 میں قتل کرے یا زنا کرے یا اسلام چھوڑ کر یہودی عیسائی یا مرزائی یا کسی

کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرے اسے قتل کر دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا جو کسی معاہدہ کو قتل کرے
جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ حالانکہ وہ چالیس سال کے
سفر سے بھی آتی ہے یہ

خودکشی حرام ہے

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا! جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی
کی آگ میں جانے لگا۔ اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ بار بار گرتا رہے
جس نے زہری کر خودکشی کی۔ وہ دوزخ کی آگ میں جانے لگا۔ چنانچہ
زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ
داور اذاب چمکتا ہوگا اور جس نے کسی لوہے (اوزار) سے
کی۔ تو اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ اپنے پیٹ میں
ٹھونپ کر دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ تکلیف پاتا رہے گا

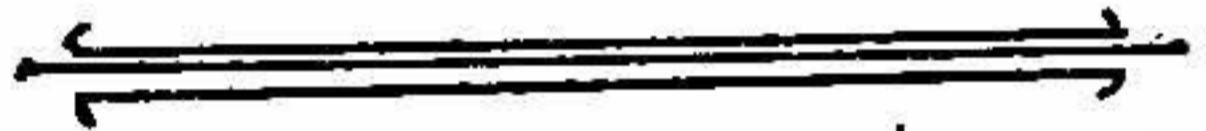
دیت کی مقدار

حضرت عبداللہ بن عمرو نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۹۹ مشکوٰۃ ص ۲۹۹

لیا، یاد رکھو، قتلِ خطا کی دیت، شبہ عمدہ ہے۔ جو کورسے یا ڈنڈے
 اور دین قتلِ خطا کی دیت، ایک سو اونٹ ہیں جن میں سے چالیس
 دن۔

اور مالک شافعی اور احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک فوراً ادا کرے
 ضیفہ کے نزدیک تین سال کے اندر ادا کرنا لازم ہے،
 مفسر کی دیت کے سلسلہ میں علماء کرام سے رجوع کیا جائے، ہم نے
 اس سے بچنے کے لیے اس کا ذکر نہیں کیا۔



اخوت و اتحاد

- ① مسلمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں آپس میں اتحاد رکھو گے تو حاصل رہے گی۔ اور ان کا اتحاد، اطاعت خدا اور رسول میں
- ② سب انسان ایک آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں جو اسلام کا زیادہ ہے وہ اچھا ہے اور جو اسلام سے دور ہے وہ بد معاش ہے
- ③ مسلمانوں کا باہم ملاقات کرنا ایک دوسرے کے کام آنا ہے ہے اور کافروں اور بد معاشوں کی دوستی سے دور رہنا بھی

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں

- ① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوا
بَيْنَ اَخْوَابِهِمْ
وَاقْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا
وَكَانَ تَفَرُّقًا لَّكُمْ
وَاطِيعُوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَكَانَ تَنَافُتًا
وَنَفْسًا
وَنَفْسًا

بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں
کرا دو
اور سب مل کر اللہ کی رسی میں
پکڑو اور بھوٹ نہ ڈالو
اور اللہ اور اس کے رسول
اطاعت کرو، اور آپس میں
ور نہ بزدل ہو جاؤ گے

۱۰۴ - ۱۰۳

ہوا اکھڑ جائے گی،

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک ہی مرد

اور عورت سے پیدا کیا ہے، اور

تمہارے خاندان اور قومیں بنائی

ہیں تاکہ تمہیں آپس میں پہچان لو۔

بے شک زیادہ عزت والا تم میں

سے اللہ کے نزدیک وہ ہے تم

میں سے زیادہ پرہیزگار ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرنا ہے اور نہ اسے

بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے۔ اور جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت میں لگا

ہو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت میں لگا ہوتا ہے اور جو کسی مسلمان سے تکلیف

ٹٹائے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت کی تکلیف میں سے ایک تکلیف ہٹائے

گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز

اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۲۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَيَحْكُمُ

۲) يَا أَيُّهَا النَّاسُ

إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ

وَإُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ

شُعُوبًا وَقَبَائِلَ

لِتَعَارَفُوا

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ

عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

میری خاطر محبت رکھنے والوں، اور میری خاطر ہم نشین ہونے والوں اور
 اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت
 واجب ہو گئی۔ (مشکوٰۃ ص ۲۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ
 تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے
 ایک آدمی نے کہا: نماز اور زکوٰۃ۔ دوسرے نے کہا: جہاد حضور نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ عمل، اللہ
 خاطر محبت رکھنا اور اللہ کی خاطر بغض رکھنا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۶)

کافرو فاسق سے اتھوت قائم نہ کرو

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم
 اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا!
 ایماندار کے سوا کسی کی رفاقت اختیار نہ کرو۔ اور تیرا کھانا پرہیز
 کے سوا کوئی دوسرا نہ کھائے۔

یعنی کافروں اور جرائم پیشہ بے نمازیوں شرابیوں اور مرزائیوں
 شیعوں کی دوستی نہ رکھو۔ اور نہ ان کو کھانا کھلاؤ۔ اور نہ ان
 سامنے کھاؤ بیو۔ تاکہ ان کی خبیات کا اثر تم تک نہ پہنچے۔

وعدہ پورا کرو

- (۱) وعدہ پورا کرو۔ بشرطیکہ وہ گناہ کا وعدہ نہ ہو۔
- (۲) وعدہ کرتے وقت ان شاراٹ کا ذکر کر دو۔
- (۳) اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کئے گئے وعدہ کا احساس خیال رکھو

(۴) وعدہ شکنی کرنے والے منافقین کی ایک نخصلت رکھنے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے نفرت کرتا ہے۔

(۱) اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی باز پرس ہوگی،
 اور کسی چیز کے متعلق یہ ہرگز نہ کہو کہ میں کل اسے کر ہی دوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے،

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ
 إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا
 وَلَا تَقُولُوا
 لِنَحْنُ الْفَاعِلُونَ
 غَدَاةً أَوْ آخَرًا
 إِنَّا بَشَائِرَ اللَّهِ

راے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو،
 (جو شخص دغا باز (خائن) گناہ گار ہو بے شک اللہ اسے پسند نہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ
 إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
 مَنْ خَانَ خَوَانًا

أَشِيْمًا هَكَذَا

إِنَّ اللَّهَ

يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا

الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

کرتا۔

ربے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے

کہ امانتیں امانت والوں

کو پہنچا دو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس میں چار خصلتیں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا۔

اور جس میں ایک خصلت ہوگی اس میں منافق ہونے کی ایک خصلت ہوگی

حتیٰ کہ اسے چھوڑ دے

۱۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

۲۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

۳۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

۴۔ جب جھگڑے تو گالیاں بکے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۷۱)

گناہوں سے بچتے رہو

مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ ہمیشہ گناہوں سے بچتے رہیں۔ اور نیک کام کرتے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے۔ تقویٰ کا یہی معنی ہے تقویٰ کی مزید تفصیل حصہ تصوف میں دیکھئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس کی پابندی کریں تو تمام مشکلات کو حل کرنے کے لئے کافی ہے اور وہ یہ ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ
يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ
غَيْبٍ لَا يَحْتَسِبُ

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لئے نجات کی صورت نکال دیتا ہے اور اسے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان

بھی نہ ہو

تقویٰ کا معنی ہے گناہوں سے پرہیز کرنا چنانچہ جو شخص گناہوں سے بچے اور نیک کام ہی کرے گا وہ اللہ کا محبوب بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا مددگار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہے۔

۱۔ اسلام کے عام اخلاقی اصول

- ①۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق سب سے بہتر اور قابل اتباع ہے۔
- ②۔ مسلمان غصہ پینے والے ہونے اور دوسروں کو معاف کرنے کے جذبہ رکھتے ہیں۔
- ③۔ آپس میں کسی گناہ کے کام کا مشورہ نہ کرو اور دوسرے مسلمانوں کی غیبت نہ کرو۔ جاسوسی نہ کرو اور نہ ہی کسی مسلمان پر بدظنی رکھو۔
- ④۔ دوسروں سے ایسا مذاق مت کرو جس سے ان کی توہین ہو یا انہیں دکھ ہو اور نہ ہی دوسروں کے نام دھرو۔
- ⑤۔ ہر فضول بات سے دور رہو۔
- ⑥۔ شریف لوگ اکڑ کر نہیں چلتے بلکہ دبے پاؤں چلتے ہیں۔
- ⑦۔ مجلس میں فراخ ہو کر بیٹھو تنگی کر کے دوسروں کو دور نہ بھاؤ۔
- ⑧۔ لوگوں کو ہمیشہ نیک بات بناؤ اور اچھا مشورہ دو۔ اور کسی بد معاشر اور نیکی سے روکنے والے بڑے آدمی کی رفاقت مت اختیار کرو۔
- ⑨۔ دوسروں کے گھر میں اجازت کے بغیر مت جاؤ۔ اور سلام بھی کرو۔
- ⑩۔ مسلمان بھائی سے ملو تو سلام کرو اگر دوسرا مسلمان سلام میں پہل کرے تو بہتر سے بہتر جواب دو۔
- ⑪۔ اس حصہ میں احادیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عام

وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا إِنَّ
 (۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا لَا يَسْفِهُنَّ قَوْمٌ مِّنْ
 قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا
 خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ
 نِّسَائِهِمْ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا
 مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ
 وَلَا تَنَابَرُوا بِاللِّقَابِ
 وَالَّذِينَ يُضَرِّبُونَ
 الْفُسُوقَ
 بَيْنَ الَّذِينَ يَدْعُونَ وَمَنْ
 كُفِّرْ بِنَافْسِهِ فَإِنَّمَا
 تَحْمِلُ حِمْلًا مِّنْ حِمْلِهِ
 وَلَا تَحْمِلْ حِمْلَهُ
 (۵) وَإِذَا سَمِعُوا
 اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ
 وَالَّذِينَ
 هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ
 (۶) وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ

اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے
 اسے ایمان والو ایک قوم
 قوم سے مٹھانہ کرے عجب نہ
 وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ
 دوسری عورتوں سے مٹھا کر
 کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے
 ہوں اور ایک دوسرے کو
 نہ دو اور نہ ایک دوسرے
 نام دھرو فسق کے نام لینے
 لانے کے بعد بہت برے ہیں
 جو باز نہ آئیں سو وہی ظالم ہیں
 (اور جب بے ہودہ بات سنتے
 تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں)
 (اور جو بے ہودہ باتوں سے
 موڑنے والے ہیں)
 (اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو

۳۵ البقص ۵۵

۳۵ الحجرات ۱۱

۳۵ الحجرات ۱۲

۳۵ المؤمنون - ۲

پر دیے پاؤں چلتے ہیں اور جب
ان سے بے سمجھ لوگ بات کریں تو
کہتے ہیں سلام ہے!

لاے ایمان والو، جب تمہیں مجلسوں
میں کھل کر بیٹھنے کو کہا جائے تو
کھل کر بیٹھو اللہ تمہیں فراخی دے
گا اور جب کہا جائے کہ
آٹھ جاؤ تو آٹھ جاؤ تم میں سے
اللہ ایمان داروں کے اور ان کے
جنہیں علم دیا گیا ہے درجے بلند
کرے گا

(اور لوگوں سے اچھی بات کہنا)
راور ہر قسمیں کھانے والے ذیل کا
کمان زمان جو طعنے دینے والا جھٹل
کھانے والا ہے نیکی سے روکنے
والا احد سے بڑھا ہوا گناہ کار ہے
بڑا اجداس کے بعد بد اصل

الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى
الْأَرْضِ هُمْ هُونَ وَإِذَا خَاطَبَهُمُ
الْبَغَايِلُ قَالُوا سَلَامًا ه ۝
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا
فِي الْمَجَالِسِ فَانْفَسُوا
يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا
قِيلَ اسْكُرُوا فَاسْكُرُوا
يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا
الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ه ۝

۵ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ه
وَلَا تَطْعَمُوا
مَلَأَ فَمُهَيَّبٌ ه هَمَّا نِي
مَنَّا نِي نِي ه مَنَّا نِي
نِي نِي نِي نِي نِي نِي
مَنَّا نِي نِي نِي نِي نِي نِي

بھی ہے)

⑨ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا
بُيُوتَكُمْ حَتَّى
تَسْتَأْذِنُوا وَاسْأَلُوا عَلَىٰ أَهْلِيهَا
⑩ وَإِذَا حُيِّتُمْ
تَحِيَّةً فَجَبِّتُوا بِأَحْسَنِ
مَا آذُوكُمْ وَأُذُوا إِنْ آذَىٰ
عَقَابَ غَلَّ عَلَىٰ شَيْءٍ حَسِيبًا

اے ایمان والو اپنے گھروں
سوا اور کسی کے گھروں میں نہ
گرو جب تک اجازت نہ
اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو۔
اور جب تمہیں کوئی دعا دے
تم اس سے بہتر دعا دو یا اللہ
وہی ہی کہو بے شک اللہ ہر
حساب کرنے والا ہے)

کھانے کے آداب

⑪ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (کھانا کھاتے وقت) اللہ کا نام پورے
کھلی بَرَکَةِ اللہ کہو) اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔
(مشکوٰۃ ص ۲۶۳)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے اور رگڑنے سے پہلے

اپنا ہاتھ چاٹ لیتے تھے تاکہ کھانے کے باقی ذرات نہ ہوں (مشکوٰۃ ص ۳۶۲)
 حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ”میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا“ (مشکوٰۃ ص ۳۶۲)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
 وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر نہیں کھایا اور
 نہ چنگیر میں کھا اور

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پیتے وقت تیس سانس لیتے تھے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اس کے ساتھ جو
 روٹی لگ جائے اسے دو رکھ دو پھر اسے کھالے۔ اور اسے شیطان کے
 لئے نہ چھوڑو۔ جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ
 وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶۳)

ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مل جل کر کھانے کا حکم
 کرتے ہوئے فرمایا۔ اپنے کھانے پر اکٹھے رہو اور اللہ کا نام لو، اس میں
 تمہارے لئے برکت ہوگی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶۹)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 اے عائشہؓ، جس گھر میں کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں آپ نے
 یہ روایاتیں بار بار فرمایا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھائے اور کھانے پر اللہ کا ذکر کرنا نہ بڑھنا بھول جائے تو (جب یاد آئے) یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ
اَذْكُهُ وَاخِرُهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا کرتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
اَلْطَعَمَنَا وَاَسْقَانَا وَاَجْعَلَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت ابو ثریح کعبی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے۔ اس کا اکرام ایک دن رات ہے اور اس کی ضیافت تین دن ہے۔ اور اس کے بعد (جتنے دن کھلائے) وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے درست نہیں کہ وہ اس کے پاس (زیادہ مدت) ٹھہرے کہ اسے تکلیف میں ڈال دے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۶۸)

لباس کے آداب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تم کہیں سب سے زیادہ پسند تھی۔ (اس لئے کہ اس میں پر وہ خوب
(مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب
سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

ایماندار کاتہ بند پندلیوں کے درمیان تک ہے اس کے اور ٹخنوں
درمیان کوئی گناہ نہیں۔ اور جو ٹخنوں کے نیچے جائے گا۔ وہ آگ میں
ہے آپ نے یہ تین بار فرمایا۔ اور (فرمایا) جس نے تکبر سے تہ بند گھسیٹا اللہ
امت کے دن اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
باتے ہیں کہ سفید لباس پہنو۔ یہ زیادہ پاک اور عمدہ ہے اور اسی میں
پتے مردوں کو کفناؤ۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۴)

(مردوں کے لئے سفید لباس اور عورتوں کے لئے رنگ دار لباس زیادہ
تر ہے۔ مردوں کے لئے سونا اور لہنم حرام ہے البتہ عورتوں کے لئے
باز ہے)

حضرت دکانہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
واہت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے درمیان اور مشرکوں کے درمیان
رق یہ ہے کہ (ہم) ٹوپیوں پر عمامہ پاندھتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷۴)
حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم پر لازم ہے کہ عمامہ باندھو۔ یہ فرشتوں کا نشان

ہے اور اس کے پولیشت پر چھوڑ دو۔ (مشکوٰۃ ۳۴۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں حبشی نگینہ

(یعنی سیاہی مائل بزرنگ کا نگینہ تھا) آپ نگینہ کو ہتھیلی کی جانب کر

ایک حدیث میں پائیں بھی چھنگلیا میں پہننے کا ذکر بھی ہے۔

کبھی دائیں اور کبھی بائیں ہاتھ میں پہن لیتے۔ (مشکوٰۃ ۳۴۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ

کے نعل مبارک کے دو تسمے تھے۔ (مشکوٰۃ ۳۴۹)

امام جزری فرماتے ہیں کہ آپ کے جوتے میں دو تسمے تھے۔ ایک

تسمہ انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے درمیان اور دوسرا تسمہ درمیان

انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان ہوتا۔ حواشی مشکوٰۃ

مرقات (مشکوٰۃ ۳۴۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ بتاہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا۔

فطرت کی بائیں باتیں ہیں (جن پر عمل کرنا ضروری ہے) (۱) ختنہ

(۲) موٹے نہ ہار صاف کرنا۔ (۳) مونچھیں ترشوانا اولم، ناخن کٹوا

(۵) بغلوں کے بال اکھاڑنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ

نے ایک بچے کو دیکھا کہ جس کا کچھ سر موٹا ہوا تھا اور کچھ چھوڑ دیا۔

اے جیسے کہ آج کل جاہل لوگ انگریزی بال رکھتے ہیں (آپ نے اس سے
 کیا اور فرمایا۔ سب (بال) مونڈو یا سب رکھو۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸۰)
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ظاہر ہو
 رنگ پوشیدہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر
 اور خوشبو پوشیدہ ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸۱)

(یعنی مردوں کو چاہئے کہ بے رنگ خوشبو استعمال کریں۔ اور عورتوں
 چاہئے کہ وہ مہندی وغیرہ استعمال کریں جس میں خوشبو نہ ہو۔)
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم سونے سے پہلے اٹھا (سرنے) کی تین تین سلاٹیاں پہر آنگھ میں
 لیتے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جس قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں
 ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸۵)

سلام کا طریقہ

حضرت عمران بن حصین بتاتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اور کہا !
 السلام علیکم۔ آپ نے جواب دیا۔ پھر وہ بلیغ گیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔

پھر ایک اور آیا۔ اور اس نے کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور آیا اور نے کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے اس کا جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۹۸)

ایک آدمی نے عرض کیا۔ میرا والد آپ کو سلام عرض کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰیۡتِکَ السَّلَامُ

(غیر مسلموں کو سلام دینے میں پہل کرنا حرم ہے اگر وہ سلام کریں تو جواب میں وعلیکم کہہ دے۔)

حضرت براد بن عازب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں۔ توجید ہونے سے پہلے ان دونوں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (مشکوٰۃ ص ۳۹۸)

مذاق کرنے اور نام رکھنے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا۔ تو فرمایا۔ یہ ایسا لٹے ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۹۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ

لم کو کبھی منہ بھر کر سنتے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے (حلقہ) کا کوئی بھی نظر
 نے بلکہ آپ بسم فرمایا کرتے تھے یعنی ٹھٹھے لگا کر منہنا آپ کی عادت
 (مشکوٰۃ ص ۲۰۶)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے پسندیدہ ترین نام عبد اللہ اور
 محمد ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ انبیاء علیہ السلام اور صحابہ کرام کے ناموں پر نام
 ہی اچھے اسماء ہیں۔

ناخبر (حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا!

نامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپوں کے ناموں
 کا پکارا جائے گا۔ اس لئے اپنے اچھے نام رکھو۔
 (مشکوٰۃ ص ۲۰۸)

کام اور آرام

اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کے لئے دن بنایا اور آرام کے لئے رات بنائی
انسانی اطمینان اور صحت اس میں ہے۔ کہ دن کو کام کرے اور رات کو آرام کرے
البتہ دن کے مختلف حصوں میں اور رات کے بھی ایک حصہ میں اللہ کی عبادت
کر کے اس کا شکر ادا کرے جس نے یہ انعامات فرمائے۔ دن رات سے چھپے
سال بنتے ہیں اس زمانہ کی مدت کی پیمائش بھی ہو جاتی ہے۔

هُوَ الَّذِي

جَعَلَ لَكُمْ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا

فِيهِ وَالنَّهَارَ مَا مَبْعُوثًا لَّهُ

اور ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے

رات بتائی تاکہ اس میں آرام کرو

دن دکھلانے والا بنایا

وَجَعَلْنَا آيَةً

لِلنَّهَارِ بِمَا مُبْعَثًا لِتَسْتَعْمُوا

فَضْلًا مِّنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا

عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِجَابَ ط

اور دن کا نمونہ نظر آنے کے لئے

روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل

تلاش کرو۔ اور تاکہ تم برسوں کی گنتی

اور حساب معلوم کرو

اور رات کو پردہ پوش بنایا۔

دن کو روزی کمانے کے لئے بنایا۔

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ط

اسلام کے اصول تجارت

پہلے اللہ کی عبادت کرو۔ پھر خشکی اور تری میں جہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے روزی مقدر کی ہے اسے تلاش کرو اور اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ روزی تلاش کرنا جرم نہیں اسی طرح خشکی اور سمندر کا سفر بھی جرم نہیں۔ روزی دینے والا اللہ ہی ہے۔ اور اسی نے کسی کے لئے کم اور کسی کے لئے زیادہ روزی مقرر کر دی ہے جس کی حکمت وہ خوب جانتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہر ایک کی روزی وسیع کر دیتا تو بہت سے لوگ بد اخلاقی اور ظلم میں تیز ہو جاتے اور دنیا میں فساد برپا ہو جاتا۔ اب کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پاس علم و ہنر ہے جس کے زور پر میں نے مال کمایا بلکہ یہ صرف اللہ کی عطا ہے۔

کثرت مال و اولاد، زرگی کی دلیل نہیں بلکہ یہ تو صرف دنیا کی چند روزہ زیب و زینت ہے جو زیادہ تر اللہ سے غافل کر کے خسارہ دیتی ہے۔ اس لئے بقدر ضرورت ہی دنیا کا پیسہ زیادہ کی طلب فتنہ و پریشانی کی طلب ہے۔

کاروبار و تجارت والی سے کرو۔ صرف حلال کاروبار کرو۔ اور ناپ تول میں کمی نہ کرو۔

ادھار لیتے دیتے وقت تخریر کرو۔ اور دو مسلمان مردوں یا ایک مسلمان مرد یا دو مسلمان عورتوں کی گواہی بھی ہونی چاہئے۔

④ - تجارت میں سچائی و یانتداری، مسلمانوں سے ہمدردی اور مقروضوں
 بہت دینا اور حرام کاروبار سے بچتے رہنا ضروری ہے۔

پہلے نماز پڑھو پھر تجارت کرو

اپس جب نماز ادا ہو چکے تو زمین
 چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش
 اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ
 فلاح پاؤ

(اور اس میں تمہارے لئے روز
 کے اسباب بناوے)

(تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے
 دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ

اس کا فضل تلاش کرو بے شک
 تم پر بڑا مہربان ہے)

(اور دن کو روزی کمانے کے
 بنا دیا)

① وَإِذَا قُضِيَتِ
 الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي
 الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن
 فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا
 لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
 وَجَعَلْنَا لَكُمْ
 فِيهَا مَعَايِشَ لَّ

رَبُّكُمُ الَّذِي
 يُرِيكُمْ آيَاتِهِ فِي الْجُمُوعِ
 لَتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ
 كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ
 مَعَاشًا لَكُمْ

روزی دینے والا اللہ ہے

اور روزی کی مقدار مقرر ہے

ان کی روزی تو ہم نے ان کے درمیان
دنیا کی زندگی میں تقسیم کی ہے،
اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں
مگر اس کی روزی اللہ پر ہے۔
اور جاتا ہے جہاں وہ ٹھہرتا ہے
اور جہاں وہ سوچا جاتا ہے،
اور تمہاری روزی آسمان میں
ہے اور جو تم سے وعدہ کیا
جاتا ہے،

اور اگر اللہ اپنے بندوں کی
روزی کر دے تو زمین پر سرکشی
کرنے لگیں لیکن وہ ایک اندازے
سے اتارنا ہے جتنی چاہتا ہے،

۲ نَحْنُ قَسَمًا بَيْنَهُمْ
عِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
لَا عَلَى اللَّهِ مِنْهَا قَوْلٌ وَلَا يُلْمَهُمْ
شَيْئًا مِمَّا كَسَبُوا وَلَا يَنْتَفَعُونَ

وَفِي السَّمَاءِ
رِزْقُكُمْ وَمَا
تَوَعَّدُونَ

۳) وَكَوَيْبَسَ
اللَّهُ السَّمَاوَاتِ لِعِبَادِهِ
لَتَنفَعُو فِي الْأَرْضِ وَلَنَعْنُ
يُنزِلُ بِقَوْلِهِ مَا يَشَاءُ

إِنَّهُ يُعْبَادُكُمْ خَيْرٌ
لِّكُمْ

ثُمَّ إِذَا حَوَّلْنَاهُ
نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا
أُوتَيْتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ بَلِيبِي
فِتْنَةٌ وَلَكِنَّا نَظَرْنَا فِي مَا
يَعْمَلُونَ

دنیا کی حقیقت صرف یہ ہے کہ پوری

(۴) وَمَا هِيَ إِلَّا حَيَوَاتٌ دُنْيَا

إِلَّا لَهْمٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ

الْآخِرَةَ لَإَعْمَىٰ لِمَعَىٰ الْجِبْرَانِ الْوَعَاوَالِ يَعْمَلُونَ

اور کافر کہتے ہیں۔ وَقَالُوا نَحْنُ

أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا

نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ

مَنْ كَانَ يُرِيدُ

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا دَبَّحْنَاهَا

نُوفٍ يُغْمَدُ بِهَا لَمْ نُجَمِّدْ

فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُخْسُونَ

بے شک وہ اپنے بندوں سے

خوب خبردار دیکھنے والا ہے،

پھر جب ہم اسے اپنی نعمت عطا کر

ہیں تو کہتا ہے یہ تو مجھے میری عقل

ملی ہے بلکہ یہ نعمت آزمائش ہے

لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے

اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل

اور تماشہ ہے اور اصل زندگی

عالمِ آخرت کی ہے کاش وہ سمجھتے

اور یہ بھی کہا کہ ہم مال اور اولاد

میں تم سے بڑھ کر ہیں اور ہمیں کوئی

عذاب نہ دیا جائے گا

جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس

آرائش چاہتا ہے تو ان کے اعمال

ہم یہیں پورے کر دیتے ہیں اور

انہیں کچھ بھی نقصان نہیں دیا

یہ وہی ہیں جن کے لئے آخرت میں
آگ کے سوا کچھ نہیں اور برباد ہو گیا
جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا تھا،
اور خراب ہو گیا جو کچھ کما یا تھا۔

اور تو اپنی نظر ان چیزوں کی طرف
نہ دوڑا جو ہم نے مختلف قسم کے
لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق
کے سامان دے رکھے ہیں تاکہ ہم
انہیں اس میں آزمائیں اور تیرے
رب کا رزق بہتر اور دیر پا ہے

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ
فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَ
كَبُطَ مَا مَنَعُوا فِيهَا وَبِطِلَ مَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

وَلَا تَمُدَّنَّ
عَيْنَكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ
أَمْثَلًا وَأَجْأَثًا يُهْمُونَ بِ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۝
لَنُغْنِيَنَّهُمْ فِيهَا وَبِزُفٍّ
مِّنَّا خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝

ناپ تول درست رکھو

اپیمانہ پورا کرو اور نقصان دینے
والے نہ بنو
راور ناپ اور تول کو انصاف سے
پورا کرو

أَوْفُوا بِالْعَيْلِ وَلَا تَعْوَدُوا
مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۝
وَأَوْفُوا بِالْعَيْلِ وَالْمِيزَانَ
بِالْقِسْطِ ۝

۱۸۱ - الشعراء - ۱۸۱

۱۲۱ - طہ - ۱۲۱

۱۶۱۵ - نور - ۱۶۱۵

۱۵۲ - انعام - ۱۵۲

رکم تو نے والوں کے لئے تباہی
وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ
لیں تو پورا لیں اور جب ان
ماپ کر یا تول کر دیں تو لکھ
کر دیں

وَيَلْمُظَافِينَ ه
الَّذِينَ إِذَا كَانُوا عَلَى
النَّاسِ يَتَوَفَّوْنَ عَلَيْهِمْ
إِذَا كَانُوا مِنْهُمْ أَنزِلُوا
يُخْسِرُونَ لَهُ

قرض لینے دینے کے آداب

راے ایمان والو! جب تم کو
وقت مقرر تک آپس میں ادھار
کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو
اور اپنے مردوں میں سے
گواہ کر لیا کرو۔ پھر اگر دو
نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں
اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو
کی میعاد تک لکھنے میں سستی
کر دینے لکھ لینا اللہ کے نزدیک
انصاف کو زیادہ قائم رکھنے والا

(۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
بَدَأْتُمْ بَدْعًا إِلَىٰ آخِلٍ
مِّنْكُمْ فَادْكُتُوا لَهُ

وَأَشْهَدُوا
مَنْ يَرْتَابُكُمْ فَإِن تَدْرِكُونَا
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٍ وَآمْرَأْتَيْنِ
وَلَا تَسْمُوا أَن تَكْتُبُوا
مَغْفِرًا أَوْ خَيْرًا إِلَىٰ آخِلٍ
ذِكْرُكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَأَذْنُ الْبُحْرَانِ

ہے اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے
والا ہے اور زیادہ قریب اس بات
کے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔ مگر یہ
سوداگری ہاتھوں ہاتھ ہو جیسے
آپس میں لیتے دیتے ہو پھر تم پر
کوئی گناہ نہیں کہ اسے نہ لکھو۔
اور جب آپس میں سودا کرو تو گواہ

بنالو

إِنَّا أَنْتُمْ بِبَيِّنَاتٍ
مَّا فِيكُمْ شَيْءٌ يُّرْوَنَهَا
بَيْنَكُمْ نَتَيْسَ عَلَيْكُمْ
بِنَاجٍ وَأَكْثَرُ تَقْتُبُوهُمْ
وَأَشْجَمُ مَا إِذَا
بَيِّنَاتٍ مِّنْكُمْ

چند ضروری احکام

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
پر وسلم نے فرمایا: سچا دیا نندار تاجر (قیامت کے دن) ابیاد صدیقین اور
بداد کے ہمراہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۲۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے۔ کہ جو خریدے یا قرض کی ادائیگی
نقاضا کرے تو نرم دل ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۲۲۳)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ (مال فروخت کرتے وقت) قسمیں کھانے سے بچو اس سے مال تو فربہ
ہو جاتا ہے مگر برکت جاتی رہتی ہے (مشکوٰۃ ص ۲۱۱)

حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے تاجروں کے گروہ! تجارت میں لغویا
حلف ہو جاتی ہے اسے صدقہ سے ملا دو۔ (یعنی صدقہ کیا کرو
غلطیاں معاف ہوتی رہیں۔) (مشکوٰۃ ص ۲۱۲)

البتہ رتہ و درجہ ہے کہ وہ سزاوار تجارت سے ہے۔ چنانچہ اسلام نے
کتے، بلی، جوا، سود، شراب، تصاویر، خلافِ شریعت ایہامت بنانے
اس قسم کے تمام خلافِ اسلام کاروبار حرام اور حرم قرار دیئے۔ تاکہ انت
روحانی طور پر صحت مند رہے۔ اور انسانی معاشرے میں برائی نہ پھیلے

موت اور اس کے بعد

۱۔ ہر جاندار ایک نہ ایک دن ضرور مرے گا۔ اس لئے جب کوئی فوت ہو جائے یا کسی کسبان و مال کا نقصان پہنچے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُونَ پڑھ دوسرے سے اللہ کا رحمت ہوگی۔ اور نقصان کی سزا ہوگی۔

۲۔ مرنے کے بعد مرنے والے کو جائداد اس آیت کے مطابق تقسیم کرنی چاہئے۔ جائداد تقسیم کرنے سے میت کے مال سے اس کے کفن و دفن پر مال خرچ کیا جاتا ہے۔ مگر تیجے جمعرات اور چالیسواں جلیسے من گھڑت بدعات پر وارثوں کی اجازت اور مال تقسیم کرنے سے پہلے مال خرچ کرنا جرم ہے۔ اور جمعرات اور چالیسویں جلیسے من گھڑت ختموں کا مال کھانے والے بچے حرام خورد ہیں۔

۳۔ بیماری اور موت کے دوسرے مسائل کے لئے ان احادیث کا مطالعہ کیجئے۔

۴۔ ان بدعات سے بچئے۔

ہر جاندار مر جائے گا

۱۔ ہر ایک جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور ہم تمہیں برائی اور کبیرائی سے آزمانے کے لئے جانچتے ہیں۔

① كَلُّ نَفْسٍ
ذَاقَةُ الْمَوْتِ وَ
تَبْلُو كُدَّ بِالشَّرِّ وَالتَّجْبِيرِ

فَتَنَّاكَ يَا ابْنَ آدَمَ ۝ اور ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے

نقصان یا موت پر کیا کہو؟

اور لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں۔ ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہ لوگ جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں ہیں اور رحمت ہے اور یہی ہدایت پانے والے ہیں اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے حقوق تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک مرد کا دو عورتوں کے برابر ہے پھر اگر سے زائد لڑکیاں ہوں تو ان لئے دو تہائی اس مال میں سے جو میت نے چھوڑا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے

الَّذِينَ إِذَا أَصَابْتُم بِسُلْطٰنٍ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ ۝
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلٰوةٌ مِن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ
(وراثت کی تقسیم کا طریقہ)

﴿۲﴾ يُؤْتِيكُمُ اللّٰهُ فِي آوَاكٍ دَحْمًا لِّلَّذِي كَرِهْتُم مِّنْهُ فَذُقُوا لِحْمًا مِّنْهُ فَإِنَّكُمْ إِنْتُمْ أَكْثَرُ النَّاصِبِينَ
فَإِنْ كُنْتُمْ إِسْرَافِيًّا فَذُقُوا لِحْمًا مِّنْهُ ثَلَاثًا مَّا شَرَكْتُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ وَٰحِدَةً فَلَئِمَّا النِّصْفَ وَلَا تَدْرِيهِ يَعْزِلُ وَٰحِدًا

اور اگر میت کی اولاد ہے تو اس کے
والدین میں سے ہر ایک کو کل مال کا
چھٹا حصہ ملنا چاہئے اور اگر اس
کی کوئی اولاد نہیں اور ماں باپ
ہی اس کے وارث ہیں تو اس کی
ماں کا ایک تہائی حصہ ہے پھر اگر
میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو اس
کی ماں کا چھٹا حصہ ہے (یہ حصہ)
اس وصیت کے بعد ہوگا جو وہ کر گیا
ہے اور بعد ادا کرنے قرض کے
تم نہیں جانتے تمہارے باپوں
اور تمہارے بیٹوں میں سے کون
تمہیں زیادہ نفع پہنچانے والا ہے
اللہ کی طرف سے یہ حصہ مقرر کیا
ہوا ہے بے شک اللہ تجربہ دار
حکمت والا ہے اور جو مال تمہاری
عورتیں چھوڑیں اس میں تمہارا ادھا
حصہ ہے بشرطیکہ ان کی اولاد نہ ہو
اور اگر ان کی اولاد ہو تو اس میں

مِنْهُمَا الشُّرُكُ
مِمَّا شَرَكْتُمْ فِيهِ
لَكُمْ وَلَهُ فَاِنْ
لَمْ يَعْزُبْ عَنْكُمْ
وَأَوْلَادُكُمْ
فَالثَّلَاثَةُ
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
بَنَاتٌ فَلِلنَّسَاءِ
مِمَّا تَرَكْتُمْ
وَلِابْنِكُمُ
يَتِيمًا وَمِمَّا تَرَكْتُمْ
أَبَاءُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
الَّذِينَ تَرَكْتُمْ
أَقْرَبُكُمْ نَفْعًا
فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ
إِنِ اللَّهُ يَلِيكُمْ
فَعَلِيمًا وَتِلْكَ
نُصُفُ مَا تَرَكَتُمْ
أَزْوَاجِكُمْ إِن لَّمْ
يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ
فَلِلنَّسَاءِ مِمَّا

تَرَكَهُنَّ مِنْ بَعْدِ
 وَ مِيَّةٍ يَوْمَئِذٍ بِمَا
 آوَدَّيْنِ وَلَمْ يَكُن لِرَبِّ
 مِمَّا تَرَكَتُمْ إِنْ لَمْ
 يَعْلَمُوا كَدْرَ ذَلِكَ
 فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَكْدٌ
 فَلَهُنَّ الثَّمَنُ بِمَا
 تَرَكَتُمْ مِنْ بَعْدِ
 وَ مِيَّةٍ تَرْتُمُونَهُنَّ
 آوَدَّيْنِ وَإِنْ كَانَ
 رَجُلٌ يَتْرُكُ نِكَاحًا
 وَأَمْرًا ذَلِكَ آتَمُّ
 وَأَنْتُمْ فَلِعَلِّ وَاجِبٍ
 مِنْهُمَا الشُّدُوسُ فَإِنْ
 كَانَ لَكُمْ مِنْ ذَلِكَ
 فَهُنَّ شُرَكَاءُ فِي
 الثَّلَاثِ مِنَ بَعْدِ وَ مِيَّةٍ
 يَوْمَئِذٍ بِمَا آوَدَّيْنِ بَعْدَ
 مَضَاهِ

سے جو چھوڑ جائیں ایک چوتھائی تم
 ہے اس وصیت کے بعد جو وہ
 جائیں یا قرض کے بعد اور عورت
 کے لئے چوتھائی مال ہے جو تم چھوڑ
 کر مرد بشرطیکہ تمہاری اولاد نہ
 پس اگر تمہاری اولاد ہو تو جو تم
 چھوڑا اس میں سے ان کا آٹھواں
 حصہ ہے اس وصیت کے بعد
 جو تم کر جاؤ یا قرض کے بعد اور
 وہ مرد یا عورت جس کی یہ میراث ہے
 باپ بیٹا کچھ نہیں رکھتا اور اس
 وصیت کا ایک بھائی یا بہن ہے
 تو دونوں میں سے ہر ایک چھٹا حصہ
 ہے پس اگر اس سے زیادہ ہوں تو
 ایک تنہائی میں سب شریک ہیں
 وصیت کے بعد جو موچکی ہو یا قرض
 کے بعد بشرطیکہ اولادوں کا نقصان
 نہ ہو

اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے اس کے تمام ترکہ کا نصف ملے گا۔ اور وہ شخص اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر دو بہنیں ہوں تو انہیں کل ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا اور اگر چند وارث بھائی بہن ہوں مرد اور عورت تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا۔

إِنْ امْرُؤٌ
مَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ
وَلَهُ أُخْتُ فَهِيَ النِّصْفُ
مَا تَرَكَ وَهُوَ
يَرْتَمِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ
لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتْ
اَثْنَيْنِ فَهُمَا التَّثْلِيثُ
مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانُوا
أَخَوَاتٍ رَجَالًا وَنِسَاءً
فَلِلرَّجُلِ مِثْلُ
حِظِّ الْأُنثِيَيْنِ مِلَّةً

مریض کی تیمارداری کرو

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھوکے کو کھلاؤ اور بیمار کی بیماری پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

جو کسی مسلمان کی صبح کو بیمار پرسی کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر شام کو بیمار پرسی کرے تو صبح کو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا رحمت کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرے اور یہ دعائیں بارگاہ

اَسْأَلُ اللّٰهَ
الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ اَنْ يُّشْفِيَكَ
سے مانگتا ہوں کہ تمہیں صحت فرمائے

اگر موت نہ آئی ہو۔ تو اسے صحت ہو جائے گی۔ (البیتہ اگر اللہ تعالیٰ چند روز مزید بیمار رکھ کر اس کے گناہ معاف کرنا چاہے تو وہ مالک سے جو چاہے کرے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۵))

مرض موت میں

لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان کے

کو اس کے بدن کی (کسی مرض میں) مبتلا کیا جاتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ "اس کا وہ نیک عمل لکھ لے جو وہ (صحت کی حالت میں) کرتا تھا۔ اب اگر اسے

موت ہوگئی تو اسے دعو دیتا اور پاک کر دیتا ہے۔ اور اگر اس کی جان ٹٹے
 لی تو اس کو بخش دیتا ہے اور اس پر رحم فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۶)

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ (یعنی جب کسی پر آثارِ
 موت دیکھو۔ تو اس کے سامنے کلمہ شریف اس انداز سے پڑھو کہ وہ بھی
 کلمہ شریف پڑھنے لگ جائے۔) (مشکوٰۃ ص ۱۳۶)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جائے گا۔
 وہیں چاہئے کہ ہم زندگی بھر روزانہ کچھ مقدار میں کلمہ شریف پڑھتے رہے
 نیک کام کرتے ہیں اور گناہوں سے بچتے رہیں تاکہ موت کے وقت کارِ طیبہ
 پڑھنے کی توفیق حاصل ہو)

موت کے بعد دعا اور صبر

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان وفات پائے تو (اس کے وارث) وہ
 دعا پڑھیں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ (یعنی یہ پڑھے)

اِنَّا لِلّٰهِ وَ
 اِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ

(ہم بھی اللہ کے ہیں اور اسی کی
 لوٹنے والے ہیں اے اللہ مجھے

اللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي

مِصْبِي وَاخْلِفْ لِي خَيْرًا مِمَّا

اس مصیبت میں اجروے اور

کے بعد اس سے بہتر عطا فرما

تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر بدل عطا فرماتا ہے۔

جب ابو سلمہ نے وفات پائی۔ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، فرما

ہیں میں نے کہا، کہ ابو سلمہ سے دوسرا کون سا مسلمان بہتر ہو سکتا ہے۔ یہ پہلا

گھر ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ مگر میں نے

دعا پڑھ دی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عطا فرمائے (یعنی آپ سے نکاح ہوا) (مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

مردے کا غسل اور کفن و دفن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو تین سفید سحولی سوت کی چادروں میں کفن دیا گیا۔ اس میں قمیص تھیں

اور نہ عمامہ تھا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۲)

البتہ عورت کے کفن میں قمیص اور دوپٹہ زیادہ ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ

وسلم کے ہمراہ تھا۔ اس کی گردن اونٹ (سے گرنے کے باعث)

وہ احرام کی حالت میں تھا اس کی وفات ہوئی جس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور غسل بھی تین یا پانچ

سات بار دینا چاہئے، اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو۔ اور اسے
 و شبونہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھکو۔ یہ قیامت ^{کے دن} تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔
 (مشکوٰۃ ص ۱۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہداء کے متعلق فرمایا کہ ان سے لوسہ (کے آلات
 جنگ) اور چمڑے علیحدہ کر دو اور انہیں ان کے خون اور کپڑوں میں دفن
 کرو۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جو ایمان کے ساتھ اور (اپنے آپ کا) محاسبہ کرتے ہوئے
 جنازہ کے پیچھے چلے اور جنازہ پڑھنے اور دفن کرنے تک ساتھ رہے۔ وہ
 دو قیراط ثواب لے کر لوٹا ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جس نے صرف
 جنازہ پڑھا پھر دفن کرنے سے پہلے واپس آگیا۔ وہ ایک قیراط ثواب لے
 کر لوٹا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۴)

جنازہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں جس روز نجاشی کی وفات
 ہوئی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اطلاع دے کر بلایا اور ان
 کے ہمراہ جانے نماز کی طرت نکلے۔ تو ان کی صفیں باندھیں اور (نماز جنازہ
 میں) چارہ تکبیریں کہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۴)

یعنی پہلی تکبیر کے بعد تسبیح دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پھیر دیا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا کرتے!

اے اللہ ہمارے زندوں اور
ہمارے مردوں اور ہمارے
موجود اور ہمارے غائب اور
ہمارے چھوٹوں اور ہمارے
بڑوں اور ہمارے مردوں اور
عورتوں کو بخش دے اے اللہ ہم
میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے
اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں
سے جس کو تو وفات دے تو اسے
ایمان پر وفات دینا اے اللہ
ہمیں اس اجر سے محروم نہ کرنا
اور ہمیں اس کے بعد نغمہ میں نہ
ڈالنا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۶)

اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا
وَ غَائِبِنَا وَ مَغْبِرِنَا
وَ كَسْبِرِنَا وَ
ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا
اللَّهُمَّ مِثْلَ مَا حَيَّيْتَهُ
مِثْلَ مَا مَيَّيْتَهُ عَلَيَّ
اَلَا سَلَامٌ وَ مَنْ
تَوَفَّيْتَهُ مِثْلَ تَوَفَّيْتَهُ
عَلَيَّ اَلَا يَمَانِ اَللَّهُمَّ
اَلَا تَحْرِمُنَا اَجْرَهُ
وَ اَلَا تَقْتُلُنَا بَعْدَهُ

قبر کی رکھو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے پرچونہ گچ کرنے اور ان پر (تختی) لکھنے اور ان کو روندنے سے
 پایا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پرچونہ گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے اور اس پر بیٹھنے سے منع
 (مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

چنانچہ اسلام نے قبریں پختہ بنانے ان پر گنبد بنانے، قبروں پر چراغ
 ، قبروں کی طرف سجدہ کرنے اور قبروں پر عرس کرنے کو شدید ترس
 قرار دیا۔

قبرستان میں آنے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 دینہ کی قبروں کے پاس سے گزرنے تو یہ دعا پڑھتے (یہ دعا مردے کے
 ان رخ کر کے پڑھے)

اے قبروں والو تم پر سلامتی ہو
 ہمیں اور تمہیں بخشے۔ تم پہلے آگے
 اور ہم بعد میں آنے والے ہیں)

بِسْمِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 يَا قُبُورِ مَا يَنْفُخُ اللَّهُ لَنَا
 أَنْشُدُ سَلَفَنَا وَنَحْنُ بِمَا لَا نَشُدُّ

چند ضروری مسائل

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں
حضرت جعفر کی شہادت کی خبر ملی تو حضور نے

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو۔
ایسی مصیبت آئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۵۸)

۴۔ نماز جنازہ کے بعد بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دعا نہ

تیجی، جمعرات اور چالیسویں کے نام کے ختم حضور صلی اللہ علیہ وسلم

معاہدہ کرام میں مروج نہ تھے۔ یہ حرام خور جاہلوں نے اپنے پاس

گھڑ رکھے ہیں ان سے بہتر یہ ہے کہ وارث لوگ اپنے مال سے

اللہ کے نام پر کسی غریب مسلمان کی مدد کریں۔ کسی مسجد پر

وغیرہ ڈال دیں۔ کسی دینی مدرسہ کے طالب علم یا عالم کی مدد کریں

یہ کہہ دیں۔ "اے اللہ میں نے اس کا ثواب فلاں کو بخشا تو اسے

دے" اتنا کہنے سے مردے کو ثواب مل گیا۔ اب کسی جاہل یا

کو بلا کر ایک مجلس قائم کر کے اس کے ذریعہ ثواب پہنچانے کی

ضرورت نہیں۔

باب سوم بڑے گناہوں سے سخت پرہیز کرو

حصہ کبائر

اسلام نے حکم دیا کہ انسان کی صحت روحانی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کے گناہ سے بچے، اور صرف نیک کام ہی کرتا رہے۔

اگر کوئی شخص لباس کو ہر قسم کی گندگی سے پاک و صاف کر کے خوشبو لگائے، شوکا مکمل اثر ظاہر ہوگا۔ لیکن اگر لباس پر گندگی بھی ہو اور خوشبو بھی لگا دی جائے تو خوشبو برباد اور بے اثر ہوگی اس طرح گناہ ایک طرح کی گندگی ہے۔ جسے بدن پر گناہوں کی گندگی لگی ہوئی ہے۔ اس پر تلاوت قرآن اور دوسری عبادتیں مال صالحہ کی خوشبو کا خاطر خواہ اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان برائیوں یعنی روحانی گندگی سے بچتا رہے اور اگر کبھی اچانک گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر کے قلب کو صاف کرے۔ اور پھر اذکار و عبادت کی خوشبو لگائے۔ اور دیکھے کہ اسے دنیا و آخرت میں کیسی کامیابی و اطمینان حاصل

ہوتا ہے۔

گناہوں کی دو قسمیں ہیں

(۱) چھوٹے گناہ۔ یہ عام طور پر نیکیوں کی برکت سے معاف ہوتے

ہیں (۲) بڑے گناہ۔ یہ تو بے کئے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ ہم اس سے
 بڑے گناہوں کا ذکر کریں گے: تاکہ روحانی پاکیزگی اطمینان اور اللہ کی
 حاصل کرنے کا خواہش مند مسلمان ان گناہوں سے سخت پرہیز کرے۔
 کبھی گناہ کر بیٹھے تو دوبارہ سرگز گناہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ تو
 ① ہر نیکی کا اجر کم از کم دس گناہ ملے گا۔ مگر ایک گناہ کی سزا اس
 یہ اللہ کی رحمت ہے جو غضب پر حاوی ہے۔

② اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہے۔ تو چھوٹے گناہوں کو لے کر
 نیک کاموں کی برکت سے معاف کر دے گا۔

③ ظاہری اور مخفی گناہوں سے ہر قیمت پر بچتے رہو۔

④ یہ بھی یاد رکھیے کہ چھوٹے گناہ پر اصرار کرنا بڑا گناہ ہے۔

① مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ
 عَشْرُ امْتَالِهَا وَمَنْ
 جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يَجْزِي
 إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا
 يُظْلَمُونَ ۝

اور جو کوئی ایک نیکی کرے
 کے لئے دس گنا اجر ہے اس کی
 بدی کرے گا سوائے اسی کے
 سزا دی جائے گی اور ان
 کیا جائے گا۔

② اِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا
 تُهْمُونَ عَنْهُ نُكْفِئْكُمْ

اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو
 جن سے تمہیں منع کیا گیا تو ہم

عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
 وَرُدَّخِلْكُمْ
 مُدْخَلًا كَمَا بَدَأْتُمْ بِهِ
 ۳) وَذُرِّيَّاتِكُمْ
 وَبِاطِنَهُ إِتَّانَ الَّذِينَ
 يُكْسِبُونَ إِتَّانَهُ سَيِّئَاتِهِمْ
 بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ۵

تمہارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں
 گے اور تمہیں عزت کے مقام میں
 داخل کریں گے
 رادرتھم ظاہری اور باطنی سب گناہ
 چھوڑ دو و بے شک جو لوگ گناہ کرتے
 ہیں عنقریب اپنے کئے کی سزا پائیں
 گے

شکر نہ کرو

مشکر پیدا اور جہنمی ہے

- ① - شکر کرنا اس قدر بڑا جرم ہے کہ یہ ہرگز معاف نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص شکر کرتا ہو اور گیا تو وہ ہمیشہ و تریخ میں رہے گا اور اس رحمت حرام کر دی گئی۔
- ② - شکر کرنے والا اس قدر پیدا ہے کہ اسے حدودِ حرم مکہ و مدینہ اور مسجدِ حرام میں جانے کی اجازت نہیں۔

۵۲ (النساء - ۲۱) ۵۳ (الانعام - ۱۲۵)۔

۳۔ اگر شرک کرنے والا قریبی رشتہ دار بھی ہو تو بھی اس کے لئے اس کے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرنا اور اس کا جنازہ پڑھنا

حرام ہے

۴۔ اگر والدین بھی شرک کرنے کا حکم دیں۔ تو بھی ان کے حکم کا انکار کرنا ضروری ہے۔ البتہ دنیا میں ان کی ضروریاتِ زندگی پوری کرتا رہے

۵۔ زمانہ کو گالی دینا سخت ترس جرم ہے۔

۶۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا اور کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس کی باتیں صحیح سمجھنا بھی ایک طرح کا شرک اور بدترس گناہ ہے۔

۱) اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو
(جو کوئی شرک کرے اللہ کے ساتھ پس حرام ہے اوپر اس جنت اور آگ میں ڈالا جائے گا بے شک اللہ اس کو نہیں بخشے گا جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور

① وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
إِنَّهُ مَنْ يَشْرِكْ بِاللَّهِ
فَقَدْ حَرَّمَ عَلَىٰ الْجَنَّةِ
وَمَا وَاكَا النَّارُ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ
بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ

يَعْنِي يَتَّاعًا وَمَنْ يُشْرِكْ
بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ
بَعِيدًا ۝۵۰

اس کے سوا جسے چاہئے بخش دے
اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا
وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا

حضرت عبداللہ بن مسعود نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول۔ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا
ہ کونسا ہے؟

آپ نے فرمایا۔ یہ کہ تو اللہ کا کوئی شریک بنائے حالانکہ (صرف) اللہ
نے تجھے پیدا کیا (یعنی ترک سب سے بڑا گناہ ہے) مشکوٰۃ ص ۱۶۔
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کیرہ گناہ اللہ کے ساتھ ترک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی جان
و قتل کرنا اور جھوٹی قسم ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۷)
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دس باتوں کا حکم دیا۔

آپ نے (ان دس باتوں میں سے ایک یہ) فرمایا۔ اللہ کے ساتھ کچھ
بھی ترک نہ کرو چاہے مجھے قتل کر دیا جائے یا جلاد یا جائے (مشکوٰۃ ص ۱۸)
۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اے ایمان والو! مشرک تو پیدا

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا
 يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا
 ③ مَا جَاءَنَّا يَلْتَبِيًّا وَالَّذِينَ آمَنُوا
 أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ
 وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنَّا
 بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
 أَنَّهُمُ الْجَعِيمُونَ
 ④ وَإِن جَاهَدَكَ عَلَىٰ أَنْ
 تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ
 عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَلِحْهُمَا
 فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَأَتَّبِعْ
 سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ
 إِلَىٰ رَبِّهِ

ہیں سو اس برس کے بعد مسجد
 کے نزدیک نہ آنے پائیں
 پیغمبر اور مسلمانوں کو یہ بات
 نہیں کہ مشرکوں کے لئے بخشش
 کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ
 ہی ہوں جب کہ ان پر یہ ظاہر
 ہے کہ وہ دوزخی ہیں (التوبہ ۲۸)
 اور اگر تجھ پر اس بات کا زور
 کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنا
 جس کو تو جانتا بھی نہ ہو۔ تو ان کا
 زمان اور دنیا میں ان کے ساتھ
 سے پیش آ۔ اور ان لوگوں کی راہ
 چل جو میری طرف رجوع ہو گئے

⑤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام
 قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (اللہ کے سوا کسی بھی دوسرے کے نام یعنی
 ولی یا پ وغیرہ کے نام کی قسم کھانا گناہ ہے) (مشکوٰۃ ص ۲۹۶)

۱۵ التوبہ - ۲۸، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵ لقمن - ۱۵

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کس کا ہون لیا نچمکا، کے پاس آیا اور اس کو سچا جانتے ہوئے اس سے کچھ پوچھا۔ اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہ ہوئی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۰۳)۔
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بخوم کا کچھ علم حاصل کیا اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔ جو زیادہ (حاصل) کیا وہ (گناہ کبیرہ کا حصہ) ہی بڑھایا ^{مشکوٰۃ} مشکوٰۃ
 حضرت زبید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے روایت کرتے ہوئے فرمایا! میرے کچھ بندوں نے مجھ پر ایمان رکھنے اور میرے ساتھ کفر کرنے کی حالت میں صبح کی۔

جس نے کہا ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے۔

اور جس نے کہا ہم پر فلاں فلاں ستارے کے باعث بارش ہوئی وہ میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔ (مشفق علیہ مشکوٰۃ ص ۳۹۲)۔

شرک کی مختصر تعریف

اسلام نے حکم دیا کہ اللہ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کیا جائے۔ مثلاً
 ۱۔ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ بنائے۔ یعنی ایک سے زیادہ خداؤں کا عقیدہ نہ رکھے۔ بلکہ یہ ایمان رکھے کہ اللہ ایک ہے۔

۲۔ اللہ کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ بنائے۔ یعنی مارنے والا زندہ کرنے والا روزی دینے والا حاجت روا مشکل کشا ہر جگہ ہر وقت حاضر و ناظر یعنی موجود اور ہر غیب کا جاننے والا وغیرہ سب باتوں کا مالک صرف اللہ ہے

۳۔ اللہ کے احکام میں کسی دوسرے کو شریک نہ بنائے۔ اللہ جو چاہے حلال کرے جو چاہے حرام کرے جو چاہے حکم کرے۔ جس سے چاہے روک دے۔ اگر دوسرے پیر ولی پیغمبر صدر مملکت یا پارلیمنٹ کو اس کا مالک سمجھایا اس کا اختیار دیا۔ کہ وہ جو چاہے حکم کرے اور جس سے چاہے روک دے اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پرواہ نہ کرے۔ تو یہ شرک ہوگا۔

۴۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کرنا مثلاً کسی دوسرے کی نماز پڑھنا رکوع کرنا سجدہ کرنا اللہ کے گھر کے سوا کسی قبر وغیرہ کا طواف کرنا اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کی نذر نیا ز دینا مصائب میں اور اس کے سوا کسی دوسرے کو پکارنا، اللہ کے سوا کسی دوسرے نام پر جانور ذبح کرنا یا اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام پر چڑھاوا یا خیرات مثلاً گیارھویں وغیرہ دینا سب شرک ہے۔ ان سب سے بچنا اسلام کا پہلا حکم ہے۔

متکبر اور ریاکار

①۔ اللہ کے عذاب سے کبھی بے خوف نہ ہو۔ کچھ خبر نہیں کہ کب کسی بھی جرم میں سزا مل جائے۔

②۔ تکبر نہ کرو یعنی اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو ذلیل نہ سمجھو۔

③۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز روزہ حج زکوٰۃ یا کوئی دوسری عبادت نہ کرو ایسا کرنے سے وہ عبادت بالکل بے قیمت اور مردود ہو جائے گی۔

④۔ مردوں پر سونا اور ریشم حرام ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے البتہ چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانا پینا مردوں اور عورتوں سب پر حرام ہے۔

پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی تھیں ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا پس وہ اس وقت ناامید ہو کر رہ گئے پس ان ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی۔

① فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا
بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ
كُلِّ شَيْءٍ طَحَّتِي إِذَا فِئَ حُوا
يَمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ
بَغْتَةً فَيَاذَاهُمْ مُبْلِسُونَ
فَقَطَّعَ دَابِئُ الْقَوْمِ
الَّذِينَ ظَلَمُوا

مشکبر دوزخی ہے

② وَلَا تَصْعِقَنَّكَ يَلْتَأْسِي

تَمْشِي فِي الْأَرْضِ مَرْحًا

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ

وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْفُفْ

مِنْ مَسْوَتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ

الْأَمْوَاطِ لَمَسَدَاتُ

الْحَمِيرِ ۝ ۵۱

فَاذْخُلُوا آيَةَ جَهَنَّمَ

خَلِيدَيْنِ فِيهَا فَلَيْسَ مَشُورِي

الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ ۵۲

فَلَا تَزْكُوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ

بِمَنِ اتَّقَى ۝ ۵۳

اور لوگوں سے اپنا رخ نہ پھیر اور
زمین پر اترا کر نہ چل بے شک اللہ
کسی تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا
اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار
کرا اور اپنی آواز کو پست کر بے شک
آوازوں میں سب سے بُری آواز
گدھوں کی ہے)

سودوزخ کے دروازوں میں
داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو پس
مشکبریں کا کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے
پس اپنے آپ کو پاک نہ سمجھو
پرہیزگار کو خوب جانتا ہے)

یعنی اپنی پرہیزگاری کی منادی نہ کرتے پھر وہ خدا ہی جانتا ہے کہ تم کتنے
نیک یا برے ہو۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی لوگ نہ بناؤں ہر کمزور اور اپنے
لوگوں کو کمزور دکھانے والا (یعنی لوگوں کے ساتھ نرم رہنے والا) اگر اللہ پر قسم
میں تو وہ اس کی قسم پوری کر دے (وہ جنتی اور پھر فرمایا) کیا میں تمہیں جہنمی
اول۔

ہر سرکش، اجد اور تکبر کرنے والا (جہنمی ہے) (مشکوٰۃ ص ۳۲)
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے
تو فرمایا اے لوگو! تواضع اختیار کرو۔ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
تم کو فرماتے سنا۔

جس نے تواضع اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا۔ وہ اپنے دل
بڑھا ہے اور لوگوں کی نظروں میں بڑا ہے اور جس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ
اسے گرا دے گا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہے اور اپنی نظر میں بڑا ہے حتیٰ کہ
لوگوں کے نزدیک کہتے یا خنزیر سے بھی بدتر ہوتا ہے (مشکوٰۃ ص ۳۴)

ریا کار کا انجام

دیس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت
ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو
دکھلاوا کرتے ہیں اور برتنے کی
چیز تک روکتے ہیں۔

قَوْلٌ يَلْمِزِينَ الَّذِينَ
سَلَّوْا سَاهُونَ الَّذِينَ
رَأَوْا وَيَمْنَعُونَ
الْمَاعُونَ

اللہ تعالیٰ سے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا لَا تَبْطِلُوا صِدْقَتِكُمْ

بِالَّذِينَ وَالَّذِي كَانَتْ

يُنْفِقُ مَالَهُ بِرِثَاءَ النَّاسِ

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ مَنْفَعٍ

عَلِيٍّ تَرَابٌ فَاصَابَهُ دَابِلٌ

فَتَدَكَّهُ مَلْدًا لَا

يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ

مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

الْكٰفِرِيْنَ لَهُ

ریشم اور سونا مردوں پر حرام ہے

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہ بند ریاشلوار و پتلون کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے جاے وہ آگ میں جلے گا۔ (صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۷۳)۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی عورتوں پر سونا (زیورات) اور
 ریشم حلال کر دیا گیا اور مردوں پر حرام کر دیا گیا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۷۵)
 حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمیں مردوں اور
 عورتوں (سب کو) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع
 فرمایا کہ ہم سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیئیں یا ان میں کھائیں۔ اور
 (مردوں کو) ریشم اور دیباچ پہننے سے (منع کر دیا) اور (مردوں اور عورتوں
 سب کو) اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۷۵)
 حاصل مطلب یہ ہوا کہ مردوں پر سونا اور ریشم پہننا حرام ہے۔ اور
 عورتوں کے لئے جائز ہے۔

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مردوں اور عورتوں کے لئے
 حرام ہے۔
 ریشم پر بیٹھنا بھی مکروہ ہے تاکہ سرمایہ دار متکبرین کی مشابہت پیدا
 نہ ہو۔

مالیوسی گمراہی ہے

① اللہ کی رحمت سے بالیوس ہونا گمراہی ہے اور آخرت میں کفار ہی
 مالیوسی ہوں گے۔

راپنے رب کی رحمت سے ناامید

وَمَنْ يَقْنَطْ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ

إِنَّمَا الضَّالُّونَ لَهُ

وَلَا تَأْتِيهِمْ تَرْفِيعٌ

اللَّهُ إِنَّهُ لَا يَأْتِيهِمْ

تَرْفِيعٌ اللَّهُ إِنَّمَا الضَّالُّونَ

الضَّالُّونَ لَهُ

تو گمراہ لوگ ہی ہو کرتے ہیں

اور اللہ کی رحمت سے نا امید

ہو بے شک اللہ کی رحمت

نا امید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ

جو کافر ہوئے

چنانچہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا حرم ہے۔ اللہ کی رحمت

مایوس ہونے والے گمراہ اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا کفار کا طریقہ ہے

حرام خوردہنی ہے

① جو لوگ اسلام کے مسائل کسی دنیاوی غرض یا سرمایہ داروں اور

حکمرانوں کو خوش کرنے کی غرض سے چھپاتے ہیں اور اس کے عوض

مال لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں حرام مال ڈال رہے ہیں اور ان

کا انجام جہنم ہے۔

② جو لوگ غلط مسائل کو رواج دیتے ہیں وہ بھی جہنمی ہیں۔

③ کلام اللہ اور اسلام کو بدلنے والا یہودیوں کے نقش قدم پر

چلنے والا ہے۔

④ جو لوگ کچھ کلام لکھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ نے وحی کی یا اسلام کا

یہی مسئلہ ہے جیسے کہ فادیانی و جمال اور کفار کے افساروں پر اسلام کی نئی تشبیحات کرنے والے نجدت لوگ ان کا انجام جہنم ہے۔ یہ لوگ صرف مال حاصل کرنے کی خاطر ایسا کرتے ہیں حالانکہ دین فروشی کے ذریعہ حاصل کیا ہوا مال آگ ہے۔

۵۔ جو لوگ دین کو بدلتے ہیں اور نئی نئی بدعات جاری کرتے ہیں وہ بھی جہنمی لوگ ہیں اور یہودی ملعونین کے طریقہ پر چلنے والے ہیں۔

۶۔ اسلامی علامات اور مسلمانوں کا مذاق اڑانے والے نجدت تزیس غنڈے ہیں۔ ان کے پاس بھی مت بیٹھو۔

۷۔ دنیا حاصل کرنے کی نیت سے علم دین حاصل کرنا شدید گناہ ہے

کتمانِ علم

مسائلِ اسلام چھپانے والے کا انجام

اے تمک جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپاتے اور اس کے بدلہ میں تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں یہ لوگ اپنے پیٹوں میں نہیں کھاتے مگر آگ، اور ان سے اللہ

① اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ
مَا اَنْزَلْنَا مِنْ اَنْبَاٍ
وَيَسْتُرُوْنَ بِهَا ثُمَّ قَلْبًا
اُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ
اِلَّا النَّارَ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الَّذِيْنَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا
يُذَكِّرُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ۝

قیامت کے دن کلام نہیں کرے
اور نہ انہیں پاک کرے گا
کے لئے دردناک عذاب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا جس سے کچھ علم کا مسئلہ پوچھا جائے اور وہ جانے
پھر بھی چھپا دے تو اسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے
(مشکوٰۃ ص ۳)

چنانچہ ایسے لوگ جو دنیا کمانے کے لئے یا بادشاہوں کو خوش
کے لئے اسلام کے مسائل چھپاتے ہیں وہ جہنمی اور سخت مجرم ہیں۔

اسلام فروش کا انجام

② قَوْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُمُونَ
الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ قَالُوا
يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا
قَوْلٌ لَّهُمْ مِمَّا كَتَبْنَا فِيهَا
وَقَوْلٌ لَّهُمْ مِمَّا يَكْتُمُونَ ۝

دسوا فسوس ہے ان لوگوں
اپنے ہاتھوں سے لکھتے
ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے
تاکہ اس سے کچھ روپیہ
افسوس ہے ان کے ہاتھوں
لکھنے پر اور افسوس ہے

کمانی پر

چنانچہ جو آدمی یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے اور خود ہی ایک کلام لکھ کر
 وحی قرار دینے کی کوشش کرے وہ ذلیل ترین جنمی ہے۔ چنانچہ حضور صلی
 علیہ وسلم کے بعد نبوت کے تمام دعویٰ دار جنہوں نے تو بہ نہیں کی سب جنمی ہیں
 کہ آج کل بلاد ہند و پاکستان میں غلام احمد قادیانی ایک وحال گذرا ہے
 کے ماننے والے تمام کے تمام مزید اور کافر ہیں اس طرح جو شخص قرآن مجید
 تترجح اپنی رائے سے کرے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث خود بنا کر روایت
 کرے وہ بھی اس جرم میں داخل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 نے فرمایا جس نے قرآن مجید میں اپنی رائے سے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں
 لے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس نے قرآن مجید میں علم کے بغیر کچھ کہا تو وہ اپنا
 ٹھکانا آگ میں بنا لے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۵)

یعنی علم تفسیر نہیں جانتا اور اپنے پاس سے مطلب بیان کرتا پھرتا ہے۔
 (شخص مجرم ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے روایت کرنے سے پہلے پڑھ کر دسو اس کے کہ
 سے جانتے ہو جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (یعنی غلط حدیث روایت کی) تو وہ

اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۵)

چنانچہ قرآن کی تفسیر علم کے بغیر اپنی رائے سے کرنا اور من گھڑت حدیث

بیان کرنا دونوں شدید ترین جرم ہیں۔

تخریب دین کرنے والے کا انجام

(۳) اَقْتَضَمَعُونَ اَنْ

يُؤْمِنُوا بِكُمْ وَقَدْ كَانَا

فِي نَيْقٍ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ

اللّٰهِ ثُمَّ يَكْفُرُونَ بِمَا مِنْ اَعْبَادِ

مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

والتاقتا۔

ایک حدیث کے آخری الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس نے اسلام میں کوئی غلط بات جاری کی تو اس کے بعد جب تک

عمل ہوتا رہے گا۔ اس کا گناہ اس (جاری کرنے والے) کے سر پر پڑے

دوسروں کے گناہوں میں کچھ کمی نہ جائے گی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۳)

چنانچہ جن لوگوں نے اسلام میں بدعات اور شرکیہ برائیاں جاری

ہیں یہ سب لوگ گناہ گار اور روزخیزوں کے امام ہوں گے۔ اور جب

ت جاری رہیں گی یہ ان کے گناہوں میں حصہ دار ہوں گے جیسے بلا دہند میں
 بھولنے نے محرم میں ماتم کی مجلسیں اور کونڈوں کے ختم جاری کئے اور بدعتوں
 لیاریں، نیجا، دسواں، چالیسواں اور کسی طرح کی من گھڑت بدعات جاری
 نہ خدا انہیں ہدایت دے۔

اسلام کا مذاق اڑانے والے جہنمی ہیں

(اور اللہ کی آیتوں کا تمخرنہ اڑاؤ)
 اور اللہ نے تم پر قرآن میں حکم اتارا
 ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں پر انکار
 اور مذاق ہوتا سنو تو ان کے ساتھ
 نہ بیٹھو یہاں تک کہ کسی دوسری بات
 میں مشغول ہوں ورنہ تم بھی انہیں
 جیسے ہو جاؤ گے۔ اللہ منافقوں
 اور کافروں کو دوزخ میں اکٹھا
 کرنے والا ہے)

تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا
 وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ
 أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ
 يَكْفُرُ بِهَا وَيَسْتَهْزِئُ بِهَا فَلَا
 تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا
 فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِمْ إِنَّكُمْ
 إِذْ أَنتَهُمُ طَرِيقَ اللَّهِ جَامِعِ
 الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي
 جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝۲۱

اس میں حکم دیا کہ جو لوگ اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں نماز، روزہ یا اسلامی
 یا اس یا علمائے اسلام یا مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں ایسے لوگ ذلیل

بد معاش اور غنڈے ہیں۔ ان کے پاس اٹھنا بیٹھا بند کر دو۔ اور ان سے دور رہو۔

⑤ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا جو علم دین اس لئے پڑھے تاکہ علماء کے ساتھ بحث کرے اور ان پر بڑائی جتاوئے تاکہ اس کے ذریعہ جاہلوں سے مجاہد کرے یا ان کے ذریعہ لوگوں کا اپنی طرف رخ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں ڈالے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا علم جس کے ذریعہ اللہ کی رضا مندی حاصل کی جاتی ہے۔ جو شخص دنیا کا مال حاصل کرنے کے لئے یہ علم سیکھے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۵)

اسلام کے دشمن اور گمراہ لیڈر

اور ان کے ماننے والے دوزخ میں جائیں گے۔

①۔ اسلام کے پھیلنے میں رکاوٹ پیدا کرنے والے اور اسلام کی تعلیمات کو بدلنے والے ملعون اور جہنمی ہیں۔

② وہ جاہل آدمی جو غلط مسئلے بتاتا پھرتا ہے۔ وہ شیطان کا دوست

بھر کے اعمال برباد ہو گئے۔ اور مرتے کے بعد جہنم کے سوا کچھ نہیں

جاہل اور گمراہ لیڈر

اور بعضے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے
معاملہ میں بے سمجھی سے جھگڑاتے
اور ہر شیطان سرکش کے کہہ
چلتے ہیں!

اے ایمان والو! تم پر اپنی جان
کی فکر لازم ہے۔ تمہارا کچھ نہیں
بگاڑتا جو کوئی گمراہ ہو جب کہ
ہدایت یافتہ ہو!

اور اسی طرح ہر بستی میں ہم
گناہ گاروں کے سردار بنا دے
ہیں تاکہ وہاں اپنے مکرو فریب
کا جال بھلا میں حالانکہ وہ اپنے
قریب کے جال میں آپ بھٹکتے
مگروہ سمجھتے نہیں!

۲ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ
فِي آيَاتِنَا بغيرِ عِلْمٍ وَتِيحٍ
كُلِّ شَيْطَانٍ

مَّرِيٍّ لَّهُ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ
أَنفُسُكُمْ لَا يَفْرُقُكُمْ مِّنْ
مَثَلٍ إِذْ أَمْتَدَيْتُمُ

وَكُنَّا فِي حَسْرَةٍ
قَمَائِيٍّ أَخْبَرْنَا بِمَا
لَيْمَكُمُ وَإِنَّمَا تَأْتِيكُمْ
لَا تَأْتِيكُمْ أَنفُسُهُمْ وَمَا يَسْتَرْوْنَ

رجب وہ لوگ بیزار ہو جائیں گے
 جن کی پیروی کی گئی تھی ان لوگوں
 سے جہنوں نے پیروی کی تھی اور
 وہ عذاب کو دیکھ لیں گے، اور
 ان کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے
 اور کہیں گے وہ لوگ جہنوں نے
 پیروی کی تھی کاش ہمیں دوبارہ جانا
 ہوتا تو ہم بھی ان سے بیزار ہو جاتے
 جیسے یہ تم سے بیزار ہوئے ہیں۔
 اسی طرح اللہ انہیں ان کے اعمال
 حسرت دلانے کے لئے دکھائے
 گا۔ اور وہ دوزخ سے نکلنے
 والے نہیں)

جس دن ان کے منہ الٹ جائیں
 گے کہیں گے اے کاش! ہم نے
 اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا اور
 کہیں گے، اے ہمارے رب

(۳) اذ تَبَّرَ الَّذِينَ
 اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا
 وَمَا وَآءُ الْعَذَابِ وَتَقَطَّتْ
 بِهِمُ الْمَسَابِقُ وَقَالَ
 الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا
 كَرَّةٌ فَنَتَّبِعُ اللَّهُمَّ كَمَا
 تَبَدُّوا مِمَّا كَذَّبْتَ
 بِهِمُ اللَّهُمَّ أَعْمَالَهُمْ
 حَسَرْتِ عَلَيْهِمْ
 وَمَا هُمْ بِمُخْرِجِينَ
 مِنَ النَّارِ

يَوْمَ تَقَلَّبُ
 وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ
 يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا
 اللَّهَ وَآطَعْنَا أَسْوَلَ

وَقَالُوا مَا بَيْنَنَا وَأَنْتَ أَطْفَنَّا
 سَادَتْنَا وَكَبَلْنَا فَاغْتَلَبْنَا
 السَّبِيلَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ
 ضَعُفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ
 وَالْعَنَهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا لَهُ

ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں
 کا کہا مانا۔ سوا انہوں نے ہمیں گمراہ
 کیا۔ اے ہمارے رب، انہیں
 دگنا عذاب دے اور ان پر
 بڑی لعنت کر۔

کافر ظالم اور فاسق حکمران کون؟

- ①۔ جو حاکم اسلام کا قانون نافذ نہ کرے۔ اور اسلام کے علاوہ کسی
 دوسرے قانون کو ملک میں رواج دے تو ایسا حاکم کافر
 ظالم اور بد معاش ہے۔ ایسے بے ایمان حاکم کے تمام وزیر
 وغیرہ بھی ایسے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اسلامی قانون کا انکار کریں۔ ورنہ کفرِ عملی
- ②۔ اگر مسلمانوں کا آپس میں یا حکمرانوں اور عوام اہل اسلام کا آپس میں
 اختلاف ہو جائے۔ تو قرآن و حدیث کے فیصلہ کو دونوں تسلیم کر لیں
 اور اگر انہوں نے قرآن و حدیث کے فیصلہ کو تسلیم نہ کیا۔ تو ایماندار
 نہیں بلکہ منافق ہیں۔
- ③۔ فیصلہ انصاف کے مطابق ہونا چاہئے اور رشوت لینے سے
 دور رہنا چاہئے۔

وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ بِمَا أَنْزَلَ
اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ
الْكَافِرُونَ ۝

(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ
کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی
لوگ کافر ہیں)

وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ بِمَا أَنْزَلَ
اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ
الظَّالِمُونَ ۝

(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ
کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ
ظالم ہیں)

وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ بِمَا
أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝

(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ
کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ
فاسق ہیں)

چنانچہ اگر کسی ملک میں شراب پینے، گانے بجانے اور نایح وغیرہ کی اجازت
دی جائے مسلمانوں کو مذہب بدلنے کی اجازت ہو سینا گھر موجود ہوں اور
حاکم وقت سرکاری سطح پر لوگوں کے نماز پڑھنے اور اسلام کی پابندی کا حکم
نہ کرے تو وہ حکمران مسلمان نہیں۔ اور نہ وہ حکومت اسلامی حکومت ہے اور
اگر کوئی حاکم مندرجہ بالا جرائم کے ساتھ ساتھ علماء اسلام کا دشمن ہے، اور
کافروں کا دوست ہے مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔ اور کافروں سے تعاون
کرتا ہے تو ایسا حاکم اسلام کا ذلیل ترین دشمن ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔
کہ اسلام کے دشمن ملک میں کفر اور بے حیالی پھیلانے والے حکمرانوں کا تختہ

الٹ دیں۔ اور اگر مسلمانوں نے ایک اسلام دشمن حکمران کو برداشت کر لیا اور اس کے خلاف کچھ کوشش نہ کی۔ اور نہ وہاں سے ہجرت کی تو تمام سرگناہ گار ہوں گے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو (قاضی بنا کر) بھیجا تو پوچھا۔ جب تیرے پاس مقدمہ آئے گا تو تم فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا میں کتاب اللہ (قرآن مجید) کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تم نے کتاب اللہ میں نہ پایا تو؟ انہوں نے عرض کیا پھر سنت (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تم نے سنت رسول اللہ میں بھی نہ پایا تو؟ انہوں نے کہا۔ پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ اور اس میں کمی نہیں کروں گا یعنی کتاب و سنت کے ساتھ۔ خوب غور کروں گا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر مارا۔ اور فرمایا۔ اللہ کی قسم جس نے رسول کے قاصد کو وہ توفیق بخشے گا۔ سے رسول اللہ رضی اللہ عنہ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۲۲)

اسلام کا فیصلہ تسلیم کرنا مسلمان ہو سکی شرط ہے

④ فَلَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحْكَمُوا
بِشَيْءٍ مِّنْهُنَّ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْ
أَنْفُسِهِمْ

رسو تیرے رب کی قسم ہے۔
مومن نہیں ہوں گے جب تک
اپنے اختلافات میں تجھے
نہ مان لیں پھر تیرے فیصلے

دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور خوشی

سے قبول کر لیں،

اور جب انہیں کہا جاتا ہے جو چیز اللہ نے نازل کی ہے اس کی طرف آؤ تو منافقوں کو دیکھے گا کہ تجھ سے پہلو تہی کرتے ہیں،

حَدِيثًا مَّا تَقْبَلْتُمْ وَيَسْلَمُوا
تَسْلِيمًا ۝

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا

إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الرَّسُولِ

قَالَتِ الْمُنَافِقِينَ يُصَدُّونَ

عَنْكَ صُدُّوا ۝

رشوت اور جھوٹے مقدمات کا انجام

اور ایک دوسرے کے مال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ اور انہیں حاکموں تک نہ پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ سے کھا جاوے حالانکہ تم جانتے ہو،

وَمَا تَنَاكُوتُ مَوَالِكُمْ

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْنُوا

بِعَايِلِ الْحُكَّامِ يَتَاكُوتُ فَرِيقًا

مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِأَلْسِنَةٍ

وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

پس حاکموں کا فرض ہے کہ اگر لوگ جھوٹے مقدمات لے آئیں تاکہ دوسرے حاصل کریں، تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے۔ اور رشوت لے کر دوسرے پر ظلم نہ کرے۔ چنانچہ حدیث میں صراحت ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر
فرمانی (مشکوٰۃ ص ۳۲۶)

ارکانِ اسلام ترک کرنا بڑا گناہ ہے

①۔ مسجد میں عبادت کر کے اسے آباد کرو۔ اور مسجدوں میں مسلمانوں
کو نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ مسجد سے روکنے والا مسجد کو ویران
کرنے والا ہے اور مسجد حرام سے روکنا یا مسجد میں فساد کرنا خصوصاً
مسجد حرام میں مشرک اور کافر کو آنے کی اجازت دینا بھی سخت
گناہ ہے۔

②۔ بے نمازی جہنمی ہے اور قیامت کے دن بڑے بڑے کفار کے
بمراہ اٹھے گا۔ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔ نماز نہ پڑھنے والے اور
زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے مسلمانوں کے بھائیوں میں داخل نہیں
③۔ زکوٰۃ نہ دینے والے کبھوس لوگوں کا مال دوزخ میں گرم کر کے
کے بدلوں پر لگایا جائے گا جب وہ چیخیں گے تو کہا جائے گا
اس مال کا مزہ چکھو جو تم نے جمع کیا مگر زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

④۔ زکوٰۃ دیتے یا عام صدقہ و خیرات کرنے یا دوسروں پر احسان
رکھا۔ یا اسے شرمندہ کر کے یا اپنے ذاتی کام میں لگا کر اسے
دکھ دیا۔ تو صدقہ کا ثواب ختم ہو جائے گا۔

⑤۔ روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور بلا عذر روزہ نہ رکھنے پر عذاب

ہوگا۔

①۔ اگر طاقت ہو تو حج کرنا فرض ہے۔ اگر طاقت ہوتے ہوئے حج نہ کیا تو اس کا کردار ایک یہودی یا عیسائی جیسا ہے جو حج کی تعمیل کے لئے مکہ مکرمہ نہیں جاتا اور اس کے دل میں ان مقامات کی محبت ہے

مسجد کی توہین کرنے والا تہمیتی ہے

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا۔ جس نے اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے کی ممانعت کر دی اور ان کے دیوان کرنے کی کوشش کی ایسے لوگوں کا حق نہیں ہے۔ کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لئے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

بے ثواب جو منکر ہوئے اور لوگوں

① وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ تَسْبِيحَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَخَىٰ فِي خُدَابِهَا أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِبِينَ ۗ لَهُمْ فِي النَّارِ خِزْيٌ وَّلَعٌ فِي الْأَبَدِ ۗ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۗ

إِنَّ السَّابِّينَ

كَفَرًا وَيَصُدُّونَ عَنْ
 سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
 الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ
 سَوَاءً أَعْرَابًا أَوْ سَاءِبِينَ
 وَالْبَادِي وَمَنْ يَدْرُ
 فِيهِ بِالْحَادِ يُظَلِّمُ نَفْسَهُ
 مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۗ
 وَلَا تَقْتُلُوا هُمُومًا عِنْدَ الْمَسْجِدِ
 الْحَرَامِ حَتَّى يُقْتَلُوا فِيهِ
 فَإِنْ قَتَلْتُمْ فَأَنْتُمْ
 كَافِرِينَ ۗ
 يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
 قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ
 كَيْدٌ وَمَنْدُوبٌ وَمَنْ
 لَلَّهِ وَكَفَرُوا بِهِ
 وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
 وَانْحَادِ أَهْلِهِ

کو اللہ کے راستہ اور مسجد حرام سے
 روکتے ہیں جیسے ہم نے سب لوگوں
 کے لئے بنایا ہے وہاں اس جگہ
 کا رہنے والا اور پاسبور والا دونوں
 برابر ہیں اور جو وہاں ظلم سے کج روی
 کرنا چاہے تو اسے دردناک عذاب
 چکھائیں گے،

را اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ
 لڑو جب تک وہ تم سے یہاں نہ
 لڑیں پھر اگر وہ تم سے لڑیں تم بھی
 انہیں قتل کرو کافر ونجی یہی نکر اسے
 آپ سے حرمت والے مہینے
 میں لڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں
 کہہ دو اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے
 اور اللہ کے راستہ سے روکنا اور
 اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام
 سے روکنا اور اس کے رہنے والوں

کو اس میں سے نکالنا اللہ کے
 نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے
 اور تمہیں اس قوم کی دشمنی جو کہ
 تمہیں حرمت والی مسجد سے روکتی
 تھی، اس بات کا باعث نہ بنے
 کہ زیادتی کرنے لگو
 اسے ایمان والوں اور مشرکوں کو پیدا
 ہیں سو اس برس کے بعد مسجد حرام
 کے نزدیک نہ آنے پائیں

بِنْتِهَا أَحَبَّ
 عِنْدَ اللَّهِ مِنْ
 تَجْبِيرِ مَنكُمُ شَنَاةُ
 قَوْمٍ أَنْ مَدَّوْكُمْ
 عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
 أَنْ تَعْتَدُوا مِنْهُ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمَسْجِدُ
 الْحَرَامُ بَلَدٌ يُقْرَأُ فِيهِ
 الْحَرَامِ بَعْدَ مَا يَخْرُجُونَ مِنْهُ

بے نمازی جہنمی ہے

ہر شخص اپنے اعمال کے سبب گروہی
 ہے مگر وہ اپنے والے باغوں میں
 ہوں گے ایک دوسرے پوچھیں
 گے گناہ کاروں کی نسبت، کس
 چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا،
 وہ کہیں گے ہم نمازی نہ پختے۔

عَنْ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَيْبَهِ
 إِذَا أَصْحَابُ الْمَيْمِينِ فِي
 بَنَاتٍ تَفْتَسَتْ لَوْنَهُنَّ
 مِنَ الْمُجْرِمِينَ ۚ مَا سَأَلَكُمْ
 فِي سَفَرِهِ قَاتِلُكُمْ نَكْرًا
 مِنَ الْمُصَلِّينَ ۚ وَلَمْ

۱۱۴ البقرة - ۲، ۱۱۵ النساء - ۲، ۱۱۶ التوبة - ۲۸

فَكَتُفَعِدُ يَوْمَ يُنْفَخُ
وَكُنَّا نَرْتَدِّدُ بِهَا
وَكُنَّا نَكْتُمُ بِيَوْمِ
السَّبْتِ مَا نَكْتُمُ
أَتَيْنَا الْبَيْتَ لِنَعْلَمَ

فِي مَا تَأْتُوا بِهِ
فِي الْأَسْبَابِ
فِي الْأَسْبَابِ

اور نہ ہم مسکینوں کو کھانا کھلانے
تھے اور ہم جو اس کرنے والوں
ساتھ اہل کراہیوں کی کرتے
اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلا
کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں
موت اپنی

اگر یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں
اور زکوٰۃ دیں تو
بھائی ہیں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ایک روز آپ نے نماز کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا جس نے اس کی حفاظت کی اس کے لئے یہ قیامت کے دن نوزاد ہوگا اور نجات ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے لئے نہ نوزاد ہوگا اور نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن وہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا یہ بڑے درجے کے کفار ہیں (مشکوٰۃ ص ۵۹)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل حضور

ذکر و سلم نے وصیت فرمائی۔ اللہ کے ساتھ کچھ بھی ترک نہ کرنا۔ چاہے بے کاٹ دیا جائے اور حلاویا جائے۔ اور فرض نماز قصداً نہ چھوڑنا، نے اسے قصداً چھوڑ دیا اس سے اللہ کی جنت میں پہنچانے کی ذمہ داری لی آ رہی۔ اور شراب نہ پینا اس لئے کہ یہ برائی کی جڑ ہے (مشکوٰۃ ص ۵۹)

زکوٰۃ نہ دینے والے کا انجام

اور جو لوگ اس چیز پر نخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے وہ یہ خیال نہ کریں کہ نخل ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں بُرا ہے قیامت کے دن وہ مال طوق بنا کر ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا،

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں روناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے جس دن

يَحْتَبِنَ الَّذِينَ يَخُونُونَ
بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ مِنْ
هُوَ شَيْءٌ مُنْجِدٌ
يُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا
بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

يَذَابُونَ بِئِنَّ الَّذِينَ يَخْتَبُونَ
وَالَّذِينَ يَخْتَبُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَنْ يُجِزُوا
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ

يُجْمَعُ عَلَيْهِمَا فِي نَارٍ جَهَنَّمَ
فَتَكُونُ مِنْهَا حَبًا مَّهِمًا
وَجَنُودًا حَمِيمًا
هَذِهِ آيَةٌ لِّمَن لَّا يُفْسِكُمْ
أَمْوَالَهُمْ لِيُبْنُوا بِهَا

وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیوں پہلو اور پٹھیں داغی جائیں گی۔ تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو کامزہ چکو جو تم جمع کرتے تھے

آمَّا آيَةُ النَّارِ يَكْتُبُ بِالْيَمِينِ
فَنَذِيكَ الْيَمِينِ يَدْعُ
الْيَمِينَةَ وَيَأْتِي عَلَى
طَعَامِ الْمَسْكِينِ
فَرِيضٌ لِلْمَسْكِينِ
الْيَمِينِ هُمْ مِّنْ سَلْوَتِي
سَاهُونَ ۗ الَّذِينَ هُمْ
يَسْرُونَ ۗ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۗ

کیا آپ نے اس کو دیکھا جو اس کو جھلاتا ہے پس وہ وہی۔ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت جو اپنی نماز سے غافل ہیں دکھلا د کرتے ہیں اور برتنے تک روک رکھتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی سونے والا ایسا نہیں اور نہ چاندی والا ایسا ہے وہ اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا۔ تو قیامت کے دن اسے آگ ٹھکڑے بنا دیا جائے گا۔ اور انہیں آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر اسے

پیشانی اور اس کے پہلوؤں اور اس کی پشت پر داغا جائے گا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ جس کو مال عطا کرے۔ اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اسے گنجا سانپ بنا دیا جائے گا جس کی رانٹھوں پر دو سیاہ داغ ہوں گے۔ وہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو اس کے دونوں جبروں سے پکڑ لے گا۔ اور کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَخْلُوا بِاللَّيْلِ

ریا کاری سے نیکی برباد ہو جاتی ہے

یا ایہا الذین آمنوا لا تبطلوا	اے ایمان والو! احسان رکھ کر
مدتکم بالمت	اور ایدار دے کر اپنی خیرات ضائع
فانکادی علی النبی	نہ کرو۔ اس شخص کی طرح جو اپنا مال
یفیق ما لہ یا ثامۃ الناس	لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے
ولا یومین باللہ والیوم	اور اللہ اور قیامت کے دن پر
الکخیر فمثله کمثل	یقین نہیں رکھتا۔ سو اس کی مثال
منفوان علیہ تراب	ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ اس

۱۵۵ مشکوٰۃ و ۱۵۵۔

فَاَصْحَابُهَا وَأَيْلُ فَزَارِ

مَشْرِئًا كَالْفَصِيدِ زُونَ

عَلَى نَبِيٍّ مِمَّا كَتَبُوا وَاللَّهُ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

الْبَقَرَةَ ٥٥

پر چھٹی بڑی بو پھر اس پر زور کا پھر

برسا پھر اس کو بالکل صاف کر دیا

ایسے لوگوں کو اپنی کمائی نذر ابھی باقی

نہ لگے گی اور اللہ کافروں کو سیدھی

راہ نہیں دکھاتا

حضرت عبدالبن اوس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔

جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے ترک کیا اور جس نے دکھاوے

کے لئے روزہ رکھا اس نے ترک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا

اس نے ترک کیا۔

روزہ رکھنے والا روزہ خ میں

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ

عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا

كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اس ایمان والوں پر روزے فرض

کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر

فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے

تا کہ تم پر ہیزگار ہو جاؤ

حضرت عبدالبن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

Marfat.com

و سلم نے فرمایا۔ روزہ اور قرآن مجید بندے کی سفارش کریں گے۔ روزے کہیں
 اسے رب میں نے اسے کھانے اور شہوت رانی سے روکا۔ اس لئے
 کے متعلق میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا میں نے اسے رات
 سونے سے روکا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما چنانچہ دونوں
 سفارش قبول کی جائے گا اور جس نے روزہ نہ رکھا۔ اس کی سفارش نہ
 لے۔ اور آخر وہ جہنم میں جائے گا۔

حج نہ کرنے والے کا انجام

اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا اللہ
 کا حق ہے۔ جو شخص اس تک پہنچنے
 کی طاقت رکھتا ہو۔ اور جو کفر انکسار
 کرے تو پھر اللہ جہان والوں سے
 بے پروا ہے۔

لَا عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
 مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
 وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ
 غَفِيْرٌ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ۝۱۰۷

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 وسلم نے فرمایا۔ جس کو حج کرنے سے کوئی ظاہر حاجت (مثلاً سفر، خراج
 ونا وغیرہ) یا ظالم بادشاہ یا دو کئے والی بیماری نہ روکے پھر بھی وہ حج
 کرے تو چاہے وہ یہودی مرے اور چاہے عیسائی مرے (یعنی ایسے

بد معاش آدمی کی اللہ کے ہاں کوئی وقعت نہیں کہ جو حج کی طاعت رکھتا
پھر بھی حج نہ کرے

والدین کی نافرمانی اور مسلمانوں کو ستانے کا انجام

①- والدین کی خدمت کرنا، اللہ کی رضا مندی حاصل کرنا ہے اور
والدین کو ستانا انہیں گالی دینا اور ان کی خدمت سے ہاتھ کھینچنا
بڑا گناہ ہے جس کی سزا دنیا میں ذلت اور مرنے کے بعد جہنم سے
والدین میں سے والدہ کے ساتھ زیادہ حسن سلوک کرنا چاہئے کیونکہ وہ
ایک عورت ہے اور کمانے سے معذور ہے۔

②- والدین کے بعد قریبی رشتہ داروں بہنوں بھائیوں خالاؤں
ماموں چچاؤں، پھوپھیوں وغیرہ کا حق ہے۔ ان سے تعلق تو
کا انجام بھی دوزخ ہے۔

③- جو عورت مرد کی اطاعت نہ کرے وہ بھی سخت بُری ہے۔
طرح مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ عورت کو ناحق تکلیف پہنچا
یا لباس و طعام سے محروم کرے۔

④- عام مسلمانوں کے اچھا برتاؤ کرے۔ بڑوں کا ادب اور
چھوٹوں پر رحم کرے۔

والدین کی نافرمانی بڑا گناہ ہے

راوند تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اس
کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور
ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور
اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک
یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو
انہیں ان بھی نہ کہو اور نہ انہیں
جھڑکو اور ان سے ادب سے

لَا تَقْفُ مَا يَخْفَىٰ أَنتَ تَابِعُ
إِنَّمَا يَأْتِيَنَّكَ عِلْمُهَا
إِذَا يَأْتِيَنَّكَ عِلْمُهَا
فَلَا تَقْلُ لَهَا
أَيُّ ذَنْبٍ لَهَا فَتُؤْتَىٰ
لَهَا قَدْرًا كَمَا كُنْتَ
تَأْتَىٰ

بات کرو،

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔

بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا،
اور قتل کرنا کسی جان کو، اور جھوٹی قسم کھانا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے دس باتوں کا حکم فرمایا ان میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے والدین
کی نافرمانی نہ کرو چاہے وہ تجھے اپنے اہل مال سے الگ ہونے کا

لے بنی اسرائیل ۵۰۰ مشکوٰۃ ص ۱

حکم دین۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جنت میں داخل نہ ہوگا احسان دھرنے والا۔ اور نہ والدین کا نافرمانی اور شراب پینے والا کہ توبہ نہ کرے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول۔ والدین کا ان کے بچے پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: وہی تیرے جنت اور دوزخ ہیں۔ (یعنی ان کی خدمت کا انجام جنت اور ان کو ستانے کا انجام دوزخ ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا کہ اللہ کے رسول۔ میری حسن رفاقت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں۔

اس نے پوچھا؟ پھر کون

آپ نے فرمایا: تیری ماں۔

اس نے پوچھا؟ پھر کون۔

آپ نے فرمایا: تیری ماں۔

اس نے پوچھا پھر کون۔

أَبْعَاذَهُمْ

وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ عَمَّا

أَلْفَى مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ

وَيَقْطَعُونَ مَا آمَرْنَا

بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ

يَسِيدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سَوْءُ الدَّارِ

اندھا بھی کر دیا ہے

اور جو لوگ اللہ کا عہد مضبوط کر

کے بعد توڑتے ہیں۔ اور اس عہد

توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑا

کا حکم فرمایا۔ اور ملک میں فساد

کرتے ہیں اور کے لئے لعنت

اور ان کے لئے برا گھر ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

نے فرمایا۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا یعنی دنیا اغراض

خاطر قطع تعلق کرنے والا جنت سے محروم رہے گا

خاوند پیوی کی باہمی حقوق تلفی گناہ ہے

وَالَّذِينَ تَخَافُونَ نُشُوزَهُمْ فَعِظُوهُمْ

وَاجْعِدُوهُمْ فِي الْإِمْتِصَاحِ

وَإِنْ يَتُوبَا فَاِنَّ

أَطْعَمَكُمْ فَلَا تَبْغُوا

عَلَيْهِمْ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ

اور جن عورتوں سے تمہیں سرکش

خطرہ ہو تو انہیں بچھاؤ اور سوس

بند کرو اور بار دہرا کر تمہارا

جان جائیں تو ان پر الزام لگانے

لئے بہانے مت تلاش کرو۔

Marfat.com

عَانَ عَلِيًّا كَيْبَرًا هَلْ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 لم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنے بہترے پر بلاے مگر وہ انکار
 ے اور (خاوند) غصہ میں رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس عورت
 ت بھیجتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مرد اپنی بیوی سے شہوت پوری
 ر سکے گا۔ تو اس کا بدکاری میں پڑنے کا خطرہ ہے۔ اور اس کا سبب یہ
 ہی ہوتی ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (عورت کا مرد پر یہ حق ہے)
 تو کھائے اسے بھی کھلا اور جب تو پیتے اسے بھی پینا اور اگر اس سے
 ری بات دیکھے اور ادب سکھانے کے لئے نرا دے، تو اس کے چہرے
 ر اور نہ اس کی طرف بری بات منسوب کر (یا اسے گالی نہ دے) اور
 سے ادب سکھانے کے لئے چھوڑنا پڑے تو دوسرے کے گھر میں نہ بھیج
 اسے اپنے ہی گھر میں (اپنے بستر سے) الگ کر دے یہی کافی نرا ہے۔

مسلمانوں پر ظلم کرنا برا گناہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 حکم نے فرمایا۔ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر حکم نہ کرے اور

ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے روکے۔

یعنی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے سے کم عمر اور کم درج مسلمانوں پر رحم کرے۔ اور ان پر ظلم نہ کرے اور اپنے سے بڑی عمر کے بلند درجہ کے مسلمانوں کی عزت کرے اور ان کی بے عزتی نہ کرے اور دوسروں کو نیک کام کا حکم کیا کرے اور اسی سے روکتا رہے۔

اسلام میں حرام کیا ہے

①۔ شراب پینا پلانا اور اس کا کاروبار کرنا حرام اور شیطانی خبیث کام ہے۔ اس طرح جو اکی بہر قسم حرام اور شیطانی خبیث کام ہے اور تصویریں یا بت بنا کر اور قال وغیرہ کے ذریعہ روپیہ کماتا اور یہ کام شدید ترین جرم ہیں۔

②۔ سود حرام ہے اور سود لینے والا اور سود دینے والا، اس کا گواہ بننے والا اور اس کا لکھنے والا لعنتی ہیں۔ اور اسلام کے دشمن ہیں۔

③۔ جو لوگ اسلام کے احکام چھپاتے ہیں تاکہ جابلوں اور حکمرانوں اور مالداروں کو خوش کر کے ان سے مال حاصل کریں۔ وہ

۱۰ مشکوٰۃ ص ۲۲۳

جہنمی ہیں۔

۴۔ جو لوگ اسلام کے احکام بدلتے ہیں اور غلط مسائل پھیلاتے

ہیں وہ بھی جہنمی اور حرام خور ہیں۔

۵۔ جن جانور پر ذبح کرتے وقت بسم اللہ اکبر نہ پڑھا جائے

وہ حرام اور مردار ہے اور یہ بھی چاہئے کہ ذبح کرنے والا

مسلمان ہو۔

۶۔ مردار، خون، سور کا گوشت، اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام

کی نذر و نیاز، دم گھٹ کر یا چوٹ سے یا گر کر یا کسی کے سینگ

مارنے سے یا درندے کے پھاڑنے سے مرنے والے جانور

کو اگر مرنے سے پہلے اسلامی طریقہ پر ذبح نہ کیا جاسکے تو اس کا کھانا

حرام ہے اس طرح جو جانور کسی بزرگ کی قبر یا کسی بت کے قریب

اس کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کیا جائے وہ

مردار اور حرام ہے۔ اور ایسے ہی جوٹے کے تیروں سے تقسیم

کیا ہوا جانور بھی حرام ہے، الغرض، بغیر ذبح کئے جانور کھانا،

خلافِ شریعت کاروبار اور حرام چیزوں کو فروخت کر کے مال

لگا کر کھانے والا اور اللہ کے سوا کسی بزرگ وغیرہ کے نام پر نذر

نیاز اور پڑھاوا کھانے والا۔ حقیقت میں مردار اور حرام

کھانے والا ہے۔

۷۔ لوگوں کا مال دھوکہ دے کر حاصل کرنا جھوٹے مقدمات کر کے

نے فرمایا: شراب پینے والا توبہ کے بغیر عادتِ شراب کی حالت میں
اللا، بت پرست کی طرح اللہ سے ملے گا یہ

سود حرام ہے

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو
اور جو کچھ سود باقی رہ گیا ہے اسے
چھوڑ دو۔ اگر تم ایمان والے ہو،
اگر تم نے نہ چھوڑا تو اللہ اور اس
کے رسول کی طرف سے تمہارے
خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ اور اگر
توبہ کر لو تو اصل مال تمہارا، تمہارے
واسطے ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ
تم پر ظلم کیا جائے۔
حالانکہ اللہ نے سوداگری کو حلال کیا
ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا
اللَّهَ وَذُومُوا مَا بَقِيَ مِنَ
الذَّيْبِ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
فَإِن تَمَتَّقُوا فَأَنتُمْ
بِحَرِّ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَإِن تَبُوءْهُ فَذُكُّم
رُؤُوسَ أُمَّدَائِكُمْ
لَا تَظْلِمُونَ وَلَا
تُظْلَمُونَ
وَإِذَا حُصِلَ اللَّهُ الْبَيْعُ
وَخَرَّمَ الرِّبَا هُوَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بڑے بڑے سود (سود) کھلانے والے (سود) لکھنے والے اور (سود)

کے گواہوں پر لعنت کی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات مجھے ایک ایسی قوم پر لے جایا گیا۔ کہ
کے پیٹ ایسے کھتے جیسے کرے ہوں اور ان میں سانپ کھتے جو ان
پیشوں سے جھانک رہے تھے۔ میں نے پوچھا۔

اے جبرائیل۔ یہ کون لوگ ہیں؟

انہوں نے بتایا۔ یہ سود کھانے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ رجن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا

ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سود کا ایک درہم
کوئی آدمی کھاتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ سود ہے (یہ پچیس بار از
سے زیادہ سخت گناہ) ہے

کتمان حق کا معاوضہ

اور یتیموں پر ظلم حرام ہے

۳) اِنَّ الْاَسْرِيْنَ يَكْتُمُونَ مَا

ہے شک جو لوگ اللہ کی

۱۰ مشکوٰۃ ص ۲۲۲ ۱۱ مشکوٰۃ ص ۲۲۶ ۱۲ مشکوٰۃ ص ۲۲۶

ہوئی کتاب کو چھپاتے اور اس کے بدلہ میں تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پیٹوں میں نہیں کھاتے مگر آگ۔ اور اللہ نے ان سے قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اسو افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر کتنے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ ان سے کچھ روپیہ کمائیں پھر افسوس ہے ان کے ہاتھوں کے لکھنے پر اور افسوس ہے ان کی کمائی پر (بے شک جو لوگ تمہیں کامال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ سے بھرتے ہیں اور عنقریب آگ میں داخل ہوں گے۔

أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ آيَاتِهِ
وَيَسْتَدْرُونَ بِهِ تَمَنَّا قَلِيلًا
أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي
بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّامَا
وَمَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا بَزِجِيهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
مِنَ الَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكُتُبَ
بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ
هَذَا مِن عِنْدِ اللَّهِ
يَسْتَدْرُوا بِهِ تَمَنَّا قَلِيلًا
قَوْلٌ نَّمَّهِ مِمَّا كُنْتُمْ
أَعْيُنُهُمْ وَذَيْلٌ لَّهُمْ
مِمَّا يَكْتُبُونَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ
كُنُوا أَمْوَالًا أَيْتَنَىٰ ظَلَمًا
إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَامًا
وَيَصْلُونَ سَعِيرًا ۚ

کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہو۔
 مگر جسے تم نے ذبح کر لیا ہو۔ اور وہ
 جو کسی تھکان پر ذبح کیا جائے اور
 یہ کہ جوڑے کے تیروں سے تقسیم کرو
 یہ سب گناہ ہیں)

رشوت اور دھوکہ کا مال حرام ہے

اور ایک دوسرے کے مال آپس
 میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ اور انہیں
 حاکموں تک نہ پہنچاؤ۔ تاکہ لوگوں کے
 مال کا کچھ حصہ گناہ سے کھا جاوے حالانکہ
 تم جانتے ہو)

﴿۷﴾
 لَمْ يَأْكُلُوا مِمَّا بَيْنَكُمْ
 بِالْبَاطِلِ وَتَدْنُوا بِهَا
 إِلَى الْحُكَّامِ لِيَأْكُلُوا فَمِنْ بَيْنِ
 أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَ
 أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۷﴾

چنانچہ رشوت یعنی، یا سفارش کر کے مال حاصل کرنا، یا دھوکہ دے کر
 حکام کے پاس مقدمات لے جانا اور پھر غلط فیصلے کرا کر دوسرے کا مال
 ہضم کر لینا حرام ہے، دنیا کی عدالت دھوکہ میں آکر یا تصدداً بدویانہی کر کے
 دوسرے کا مال کسی کو دے دے تو بدستور حرام ہے۔ اور
 حلال نہیں ہوتا۔

تکذیب بالقدر شدید حرم ہے

إِنَّا خَلَقْنَا كُلَّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

ربے شک ہم نے ہر چیز اندازے میں
بنائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر جان کے لئے اعمال و بدوزی مقدر کر دی۔ مگر انسان
کو مجبور محض نہیں بنایا۔ چنانچہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایمان درست ہو جائے
پھر کوئی گناہ نقصان نہیں دے گا۔ یہ لوگ مرتبہ ہیں۔
اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

مرتبہ کہتے ہیں کہ انسان تمام اعمال اللہ کی تقدیر کے باعث کرتا ہے
اور انسان کو کچھ اختیار حاصل نہیں بلکہ اعمال کرتے ہیں انسان مجبور محض
ہے۔ اس لئے ایمان ہو تو گناہ سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ قدر
کہتے ہیں کہ

جاد و حرام ہے

① حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اور جادو گرنہیں
البتہ ان کے عہد حکومت میں جنات اور انسان مل کر کام کرتے۔
چنانچہ شرادق جنات جادو کے منتر لوگوں میں پھیلاتے جو صاف

طور پر کفر اور گناہ کبیرہ ہے۔

جادوگر نجات نہیں پاتا اور جادو کا کھیل ایک وقتی دھوکہ ہوتا ہے جو کہ اللہ کے کلام کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔

اور انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو شیطان، حضرت سلیمان کی بادشاہت

کے وقت پڑھتے تھے اور سلیمان نے

کفر نہیں کیا تھا۔ لیکن شیطانوں نے ہی کفر کیا لوگوں کو جادو سکھلانے تھے،

اور جادو کر پورا لے نجات نہیں پاتے۔

(موسے نے کہا کہ جو تم لاتے ہو وہ

جادو ہے اللہ اسے ابھی درہم برہم

کروتے گا بے شک اللہ شریروں کے

کام نہیں سزا دیتا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

لہ نے فرمایا۔ سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو۔ (صحابہ کرام) نے پوچھا

اللہ کے رسول وہ کون سے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ جادو کرنا، جس جان کو اللہ

يَتَّبِعُوا مَا تَتَّبِعُوا الشَّيْطَانَ عَلَىٰ

مُلْكٍ سُلَيْمٍ وَمَا كَفَرَ

سُلَيْمٍ وَنَكِنَ الشَّيْطَانِ

كَفَرُوا وَيَعْلَمُونَ النَّاسَ

السَّحْرَ قَالَهُ

وَمَا يُفْلِحُ السَّحْرُونَ ۗ

لَمْ يُؤْمَرْ مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحْرَ

إِنَّ اللَّهَ سَيُطْلِقُ الَّذِينَ

لَا يُفْلِحُونَ عَمَلُ الْمُفْسِدِينَ ۗ

نے حرام کیا اسے ناحق قتل کرنا، سود کھانا، تیم کا مال کھانا، جہاد کے میدان بھاگنا اور بے خبر عقیف مسلمان عورتوں پر تہمت رکھنا۔

قتل و فساد اور خاندانی منصوبہ بندی

بڑے جرائم ہیں

①۔ زمین میں فساد نہ کرو۔ فسادی اور اسلام کی تعلیمات کو ختم کرنے کی کوشش کرنے والے ملعون ہیں۔

②۔ کسی مسلمان بلکہ معابد کا قتل کرنا حرام ہے۔ اور مسلمانوں کا قاتل جہنمی اور لعنتی ہے۔

③۔ انبیاء علیہم السلام اور ان کے وارثین انبیاء یعنی علمائے اسلام کا قاتل سب سے بڑا ملعون ہے۔ اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق ہے جیسے کہ یہودی اور ان سے ملتے جلتے لوگ ملعون اور ابدی جہنمی ہیں۔

④۔ خودکشی کرنا حرام ہے۔ اور خودکشی کرنے والا بھی دوزخ میں جائے گا۔

⑤۔ بچوں کو قتل کرنا زندہ دگر کرنا حرام ہے خاندانی منصوبہ بندی

پر عمل کرنا بھی دراصل بچوں کو قتل کرنے اور جہنمی ہونے کا
باعث ہے

فساد نہ کرو

(اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت کرو)	① لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا
(اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا) (اور ملک میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے)	وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ مِنْ أَوْلِيكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ
(اور ان حد سے نکلنے والوں کا کہا مت مال و جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے)	وَلَا تَطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ
(اور ققنہ (غلبہ شرک) قتل سے زیادہ مخنت ہے۔)	وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

۱۵۱ الاعران، ۱۵۲ المائدہ، ۱۶۴ الرعد، ۲۵۰ الشعراء، ۵۵

۱۵۲ البقرة، ۱۹۱

مسلمان کا قاتل جہنمی ہے

④ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَهَا

اللَّهُ اِكْتَابًا بِالْحَقِّ ط لَه

وَمَنْ يَتُّلْهُ مَهْرًا مِّنْهُ مَتَّعِمًا

فَجَزَاءُ لِكُلِّ جَهَنَّمَ خِلْدًا فِيهَا

وَعَذَابٌ لِّلَّهِ عَلِيمٌ

وَلَعْنَةُ وَاَعْرَابًا

عَذَابًا عَظِيمًا ۝

اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا

قتل اللہ نے حرام کیا ہے

اور جو کسی مسلمان کو جان کر قتل کرے

اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ

ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب

اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے

کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔ اور

والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور کسی جانور کو قتل کرنا۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت کے روز سب سے پہلے لوگوں کے درمیان قتلوں کے بارے

میں فیصلہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ الاتعام، ۱۵، ۱۶ الفسار، ۹۲، ۱۷ مشکوٰۃ، ۱۸، ۱۹ مشکوٰۃ، ۲۰

علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے کسی معاہدہ کو قتل کر دیا۔ اسے جنت کی خوشبو بھی نہیں لگے گی۔
 مالا تکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔
 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان آدمی کے قتل ہونے سے زیادہ اللہ پر یہ آسان
 ہے کہ دنیا ختم ہو جائے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ میرے بعد لوٹ کر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی
 روئیں مارتے لگو۔ یعنی قتل کفر کے قریب سخت جرم ہے۔

انبیاء اور علماء کا قاتل

سب سے بڑا لعنتی ہے

بے شک جو لوگ اللہ کے حکموں کا
 انکار کرتے ہیں اور انبیاء کو ناحق قتل
 کرتے ہیں اور لوگوں میں انصاف کا

۳
 اِنَّ السَّيِّئِيْنَ كُفُّوْنَ بِآيٰتِ
 اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّنَ
 بَغْيٍ حَقًّا وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ

يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ
النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ أُولَئِكَ خِطَّتْ أَعْمَالُهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا
لَهُمْ مِنَ نَصِيرَةٍ ۝

وَضَرَبَتْ عَلَيْهِمُ الرِّجَالَ وَانْمَسَكْنَاهُمْ
وَبَاءُوا بِالْغَضَبِ مِنَّا
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ
بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ
بِغَيْرِ الْحَقِّ ۝

خودکشی کرنا حرام ہے

④ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ
كَانَ بِكُمْ رَاحِمًا وَمَنْ
يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا
ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ
كَانَ ذِكْرًا عَلَى اللَّهِ لِيُبَيِّنَ

اور آپس میں کسی کو قتل نہ کرو بے شک
اللہ تم پر مہربان ہے اور جو شخص تعدی
اور ظلم سے یہ کام کرے گا تو ہم اسے
آگ میں ڈالیں گے! اور یہ اللہ پر
آسان ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول، اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا، سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اس کا شریک بنائے جائے اس نے تمہیں پیدا کیا۔

اس نے کہا پھر کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟

آپ نے فرمایا، (اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے) کہ تو اپنے کو اس ڈر سے قتل کرے، کہ یہ تیرے ساتھ کھائے گا۔

چنانچہ کھانا بچانے کے لئے خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنا اور بے گناہی کی پیدائش کو روکنے کی ناکام کوشش کرنا سب سے بڑا گناہ اور اللہ تعالیٰ عدم اعتماد ہے ایسے تمام لوگ قاتل شمار ہوتے ہیں۔

زنا، لواطت اور منہ بڑے گناہ ہیں

①۔ بے حیائی اور گناہ کے کام مت کرو۔ چاہے وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر ہوں۔

②۔ زنا مت کرو۔ اور اگر کوئی غیر شادی شدہ زنا کرے۔ تو اسے ایک سو کوڑے مارو۔ اور اگر شادی شدہ زنا کرے تو اسے سنگسار کرو۔

(۲) جو لوگ مسلمان مردوں اور عورتوں میں بے حیائی اور بدکاری پھیلاتے ہیں جیسے کہ سینما اور ناچ گانے سکھانے والے غنڈے عناصر، ان کے لئے جہنم کی سزا ہے۔ اور بدکار مرد اور بدکار عورتیں ہی آپس میں تعلق قائم کرتی ہیں۔ ایک ایماندار آدمی بدکار عورتوں سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔

(۴) لواطت شدید ترین جرم ہے۔ لواطت کرتے والے کو عبرت ناک انداز میں قتل کرنا ضروری ہے! اس طرح جلق اور مساحقت اور چوچاؤں سے بدکاری کرنا بھی شدید ترین جرم ہے۔

(۵) شیعوہ لوگوں نے متعہ کی رسم نکالی۔ کہ ایک مرد عورت کی جہاں ایک دوسرے پر نیت بد ہوئی۔ تو گواہ کے بغیر مقررہ وقت کے لئے نکاح کر لو۔ اور اس کا نام متعہ رکھا ہے۔ یہ بھی زنا اور بدکاری ہے۔

ہر بے حیائی کا کام حرم ہے

اور بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ۔

دکھو، میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو حرم کیا ہے خواہ وہ

① وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ ۚ
قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ مَا بَيَّأْتِ الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَإِلَّا تَمَّ

وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ
تَشِي كُتُوبًا لِّمَا لَمْ يَنْزِلْ
بِهِ سُلْطَانًا لَهُ

علائقہ ہوں یا پوشیدہ اور ہر گناہ کو
اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو بھی اور یہ
کہ ان کا ایسی چیز کو شریک کر جس کی
دلیل نہ کوئی دلیل نازل نہیں ہوئی۔

زنا بڑی بے حیائی ہے

زانی کے لئے سخت سزا

وَلَا تَقْرُبُوا الزَّانِيَةَ كَمَا كَانَ

فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا لَهُ

اور زنا کے قریب نہ جاؤ بے شک
وہ بے حیائی ہے اور بڑی راہ ہے

ایک اصل زنا ہے وہ تو حرام ہے۔ مگر غیر محرم عورتوں کو بڑی ناپسند سے

دیکھنا اور بڑی نیت سے ان کی طرف جانا بھی زنا کا ایک درجہ ہے اور یہ
بھی گناہ ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آنکھوں

کا زنا (غیر محرم عورت کو بدبیتی ہے) دیکھنا ہے۔ اور کالوں کا زنا (غیر محرم

عورتوں کی باتیں بدبیتی سے) سننا ہے اور زبان کا زنا (غیر محرم عورتوں سے

بدبیتی کے ساتھ) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (غیر محرم عورتوں کو بدبیتی سے

لے الاعراف ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

ہے۔ اور پاؤں کا زنا بدعتی سے چلتا ہے اور دل مائل ہونا اور
 زنا ہے۔ اور شر مگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے
 یا زنا کر بیٹھتا ہے یا بچ جاتا ہے۔

بیدکار عورت اور بیدکار مرد سو دونوں
 میں سے ہر ایک کو غیر شادی شدہ
 ہونے کی صورت میں (سو سو درے
 مارو اور تمہیں اللہ کے معاملہ میں
 ان پر ذرا رحم نہ آنا چاہئے اگر تم
 اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان
 رکھتے ہو۔ اور ان کی نرا کے وقت
 مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر

اٰیۃ و الذّٰی فَاٰجِلُوْا
 کُلَّ وَاٰحِدٍ مِنْهُمَا اٰتَہُ
 جَلْدًا مِّمَّا تَخٰذُلُوْا
 بِمَا تَاٰفَا فِيْ دِیْنِ اللّٰهِ
 اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
 وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ و لَیْسَ ہٰذِ
 عَمَّا اَبْمَا طَٰلِفَۃٍ
 مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ہ

رہنا چاہئے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک عورت
 ساتھ زنا کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نے (ایک سو کوڑے)
 دجاری کی۔ پھر پتہ چلا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپ نے اس کو سنگسار
 کا حکم دیا۔ (یعنی جو شخص شادی شدہ ہوگا۔ اس کو زنا کرنے پر پتھر مار مار
 کر دیا جائے گا۔ اور اگر غیر شادی شدہ زنا کرے۔ تو اس کو ایک سو

کوڑے مارے جائیں گے۔ اور ایک سال کے لئے جلا وطن بھی کر
جاسکتا ہے۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ نے غیر شادی شدہ زنا کرنے والوں
کے بارے میں ایک سوڑے مارنے اور ایک سال کے لئے جلا وطن
کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اپنی بیوی کی ڈیر میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔

بے حیائی پھیلانے والے جہنمی ہیں

(۳)

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ
الْفَاحِشَةُ فِي السُّنَنِ
أَمْنُوا بِالْهُمُومِ عَذَابِ الْيَوْمِ
فِي السُّنَنِ وَالْآخِرَةِ ط
أَلَا تَأْتِيكُمْ آيَاتُنَا
أَوْ مَشْرَكَةٌ وَالْآيَاتُ

رہے شک جو لوگ چاہتے ہیں
ایمانداروں میں بدکاری کا چرچہ
ان کے لئے دنیا اور آخرت میں
دردناک عذاب ہے۔
(بدکار مرد، سوائے بدکار عورت
یا مشرک کے نکاح نہیں کرے)

۱۹ مشکوٰۃ ص ۳۱۲، ۲۰ مشکوٰۃ ص ۳۰۹، ۲۱ مشکوٰۃ ص ۲۷۴، ۲۲ التورہ - ۱۹،

اور بدکار عورت سے سولے بدکار
مرد یا مشرک کے اور کوئی نکاح
نہیں کریگا۔ اور ایمان والوں پر یہ
حرام کیا گیا ہے

لَا يَنْكِحُهَا الْكٰفِرَانِ اَوْ
مُشْرِكِيْكُمْ وَحَسْرَ مَا ذٰلِكَ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

لواطت سب سے بڑا جرم ہے

اور لوط کو بھیجا، جب اس نے اپنی
قوم کو کہا، کیا تم ایسی بے حیائی کرتے
ہو، کہ تم سے پہلے اسے جہان میں
سے کسی نے نہیں کیا بے شک تم
عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے
شہوت رانی کرتے ہو۔ بلکہ تم حد سے
بڑھتے والے ہو

پھر جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے
وہ بستیاں الٹ دیں اور اس زمین
پر کھنکر کے پتھر برسانا شروع کئے۔
جو لگتا نہ گروہ ہے تھے۔ جن پر نیرے

④ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِمْ
اَعْتٰتُوْنَ الْفٰحِشٰةَ
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اٰحَدٍ
مِّنْ قَبْلِيْنَ ؕ اِنَّكُمْ
لَتٰتُوْنَ اَنْرَآجَالَ شٰهُوْتِكُمْ
مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ
قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ؕ
لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَآفِيْهًا
وَاَنْطَرْنَا عَلَيْهِمْ اَسْفٰلًا
مِّنْ سِجِّيلٍ ؕ فَتَضَوَّجُوْهُ
مُسُوْمًا مَّا هُنْدَ تَرٰبِكَ ط

وَمَا هِيَ مِنَ

التَّالِيَاتِ

بِغَيْبٍ ۝ ۱۰

فَجَعَلْنَا مَا لِيهَا سَائِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

مِنْ جَانَاةٍ مِّنَّا يَجْحَدُونَ ۝ ۱۱

رب کے ہاں سے خاص نشانی
لکھا اور یہ بستیاں ان ظالموں
کچھ دور نہیں ہیں (

پھر ہم نے ان بستیوں کو زیر و زبر
اور ان پر نگر کے پتھر برسائے

حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وہ ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی عنہ سے روایت کیا کہ جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس کو تم قوم لوط کا کام کرتے دیکھو تو کرنے والے اور کروانے والے
کو قتل کر دو۔

مسا حقت اور جلق بھی بدکاری ہے

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ
عورتوں کا آپس میں چھٹی کرنا زنا ہے۔ طہرائی فی البکیر کتاب لکھا ہے
چھٹی سے مراد عورتوں کا آپس میں نثر مگاہوں کو رگڑ کر انزال کرنا یہ بھی زنا کی

۱۰ الہود - ۱۱۲، ۱۲۵ الحج - ۱۲، ۱۳ مشکوٰۃ ص ۲۱۳، ۲۱۴ مشکوٰۃ ص ۲۱۴

نہم ہے اور حرام ہے)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سات پر اللہ کی لعنت ہے اور قیامت کے روز ان پر نظر رکھ کر نہیں کرے گا۔ اور فرمائے گا کہ اس کو دوزخ میں جانے والوں کے ہمراہ دوزخ میں داخل

کر دو۔

۱۔ (رہنمونوں کے ساتھ) برا کام کرنے والا۔ ۲۔ برا کام کرنے والا۔

۳۔ جانوروں سے بدکلامی کرنے والا۔ ۴۔ ماں اور اس کی بیٹی سے

جماع کرنے والا۔ ۵۔ مشت زنی کرنے والا۔ سوائے اس صورت کے

کہ وہ توبہ کر لیں۔ (تو اللہ معاف کر دے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول

اللہ صلی علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت

کی ہے۔ یعنی طلاق منغلظ کے بعد جو شخص مطلقہ عورت کا نکاح کرنے کے لئے

دوسرے سے کر دے۔ تاکہ وہ اس سے جماع کر کے طلاق دے

دے۔ اور پھر پہلا خاوند نکاح کرے تو ایسا کام کرنے اور کرانے والا

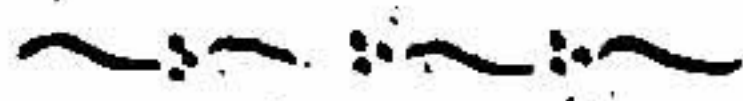
دونوں ہی گناہ گار ہیں۔

۱۔ کتاب الکبائر للذہبی۔

۲۔ مشکوٰۃ ص ۲۸۴۔



گانا رقص اور سینما



آجکل سینما کی دبا ہر ملک میں پھیل چکی ہے۔ جہاں گانا اور رقص
اصل مقصودِ فاسقین ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ایک مرد یا عورت
کسی مرد عورت کو آپس میں فحش حرکات کرتے گلتے اور رقص کر
دیکھیں گے تو ان میں شہوت کا غلبہ ہوگا۔ اور جیسا میں کہی آئے گی
پھر رماغ بین آوارگی اور بدکاری کی خواہش بھی پیدا ہوگی۔

حدیث میں بتایا گیا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے

کیا اور گانا گایا (مدخل الشرع ص ۱۰۲ ج ۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے والی عورتوں اور باجے عام
کو قُرب قیامت کی علامات میں سے قرار دیا۔۔۔ کما فی المشکوٰۃ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا!!

لَا يَشْهَدُونَ الذُّرِّيَّ مَا دَجُوْرُ كِي مَجَالِسٍ مِّنْ هُنَّ جَاتِيْنَ

محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ زور سے مراد لغو بیہودہ اور گانے

کی مجالس ہمارا ہیں۔ ابن کثیر جلد ۳ ص ۳۲۸

کئی شریف زادیاں رراگ کی وجہ بدکار بن چکی ہیں اور کئی

لوگ اس کی وجہ سے بے حیا مشہور ہو چکے ہیں۔ راگ سے بچو یہ

کم کرتا ہے۔ راغانتہ اللہ فان ص ۱۳۲

چنانچہ راگ باجے اور گانے کا انجام زنا اور بے حیائی ہے۔
 یہ طرح رقص کا بھی معاملہ ہے۔ ناپچ اور رقص بنی اسرائیل کے
 بد معاش آدمی سامری اور اس کے ساتھیوں نے شروع کیا تھا
 یہودی بچپڑے کے گردناچتے تھے۔ چنانچہ یہ ناپچ اور حقو مناکفار اور یہودیوں
 میں ہے۔ ملخصاً مدخل الشرع ص ۱۰۲ جلد ۳

اور یہ حقیقت ہے کہ!

الْعِنَارُ قِيَّةُ الزَّيْنَا رِگَانَا زَنَا كَا مَنْتَرِي

تلبیس ابلیس ص ۲۹۱

یعنی جو لوگ گانا بجانے میں منہمک ہوں گے آخر کار وہ زنا میں تباہ ہو
 جائیں گے۔

یہ سینما گھر اور ٹیلی وژن وغیرہ ملک میں بے حیائی، غلطہ گردی اور بدکاری

پھیلانے کے سب سے بڑے ذمہ دار ہیں۔ اور ایسے ادارے چلانے

والے بے حیائی پھیلانے والے سب سے بے حیاء اور خبیث لوگ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے بے حیاءوں کو تباہ و برباد کرے۔ اور مسلمانوں کو ان کے

مصر سے بچائے۔ حدیث میں گانے والے اور جو گانوں کا اہتمام کرے

سے گھر میں یا سینما ہالے دونوں کو لعنتی قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا!

لَعْنَةُ اللَّهِ الْمُغَنِّي وَالْمُغَنَّى لَهُ جُوَادِمِي گانا گانے اور جو گانا بجانے کا

اہتمام کرنے دونوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔

بیہقی فتاویٰ غریبہ ص ۶۶ جلد ۱

منقہ بھی بدکاری اور بے حیائی ہے

⑤ وَأَحِلُّ لَكُمْ مَا قَدَّمْتُمْ عَلَيْكُمْ
 أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ
 مُحْصِنِينَ غَيْرَ
 مُسَافِحِينَ ط لہ

راوران کے سوا تم پر عورتیں حلال
 بشرطیکہ انہیں اپنے مال کے بدلے
 میں طلب کرو ایسے حال میں
 نکاح کرنے والے ہوں نہ یہ
 شہوت رانی کرنے لگو
 اور نہ فحشہ آشنائی کر لو الے ہوں

وَمَا تَحْضُرُونَ خَدَائِعَ ط

مندرجہ بالا دو آیات میں یہ فرمایا کہ

محرمات کو چھوڑ کر صرف وہ عورتیں حلال ہیں کہ جن میں یہ شرط

پائی جاوے۔

۱۔ أَنْ تَبْتَغُوا کہ طلب کرو یعنی ایجاب و قبول کرو۔

۲۔ بِأَمْوَالِكُمْ اپنے اموال کے ساتھ یعنی مہر کے ساتھ نکاح

۳۔ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ نکاح کرنے والے ہو۔ اور صرف

آزادانہ شہوت پوری کرنے والے نہ ہوں۔ یعنی مقصد نکاح

اور پاکدامنی حاصل کرنا اور صرف مستی نکانا اور بدکار مردوں

عورتوں کی طرح شہوت پوری کرنا ہی نہ ہو۔ اور یہ تب ہوگا کہ

لہ النساء۔ ۴۴، لہ المائدہ۔ ۵،

نکاح کرے مہر رکھے اور مقصد یہ ہو کہ اولاد ہو اور مرد و عورت دونوں
عقیقت اور پاکدامن بن جائیں۔

لیکن متنعہ کرنے میں مقصود نہ اولاد ہوتی ہے اور نہ پاکدامن رہنا مقصود
ہوتا ہے۔ متنعہ میں مرد اور عورت دونوں کو شہوت پوری کرنے سے غرض ہوتی
ہے۔ چنانچہ متنعہ دراصل زنا اور فحاشی ہے۔ اور متنعہ یعنی زنا سے ہونے
والی اولاد حرام کی اولاد ہے۔ گویا ایک حرامی بدکار نسل پیدا کرنے کے
خلیث منصوبے کا نام متنعہ ہے۔ افسوس یہ لوگ کس قدر بے غیرت ہو گئے
ہم۔ اور سورۃ المائدہ میں مزید ایک شرط رکھی کہ وَكَانَ مَتَّحِفًا
أَخْدَانًا اور خفیہ آشنائی کرنے والے نہ ہو۔

یعنی چوتھی شرط یہ ہے کہ نکاح کا اعلان کیا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ
مسجد میں نکاح ہو اور ولیمہ کیا جائے۔

مگر متنعہ کرنے والے مرد اور عورت جہاں مخفی مقام پر ملے، آپس میں
ایک مقررہ اجرت پر بدکاری کرلی۔ اور بدکاری کو جائز قرار دینے کے لئے
اس کو متنعہ کا نام دیا۔ اور سمجھے کہ حلال ہو گیا۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ غیرت مند
مسلمان لڑکی کا نکاح کرتے ہیں تو اعلان نکاح ہوتا ہے مہر بتاتے ہیں۔ اور
سب کے سامنے اقرار کرتے ہیں کہ لڑکی کا نکاح فلاں سے ہوا۔ مگر متنعہ کرنے
والوں میں سے کبھی کسی نے کہا کہ ہماری لڑکی نے فلاں سے متنعہ کرایا اور
انہی بار متنعہ کرایا۔ ایک معمولی درجے کی غیرت رکھنے والا مسلمان بھی ایسا سنا
یا کہنا گوارا نہیں کرتا۔ الغرض نص قطعاً سے اور فطرت سلیمہ سے بھی متنعہ انتہائی

درجہ کی فحاشی، بے غیرتی اور قابل نفرت کام ہے۔ جس مذہب میں متعہ جیسے فحش کام کی اجازت ہو۔ اس مذہب کے مردوں ہونے کے لیے یہی کافی ہے۔

شرابی اور جوئے باز شیطان کے چلے ہیں

①- شراب پینا، جو اکیلنا، بت پرستی کرنا اور جوئے کی تمام صورتیں مثلاً گھوڑ دوڑ اور معر وغیرہ سب حرام اور شیطانی خبیث کام

① ہیں۔ ان میں حصہ لینے والے بھی شیطان کے چلے ہیں۔

يَسْتَوُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ

راپ سے شراب اور جوئے کے پوچھتے ہیں کہہ دو، ان میں بڑا گناہ

قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ

اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی

وَمَنَّا فِعْلُ النَّاسِ وَالْمَهْمَا

اور ان کا گناہ ان کے نفع سے

أَكْبَرُ مِمَّا

بڑا ہے

نَفْعُهُمَا ط

راے ایمان والوں! شراب اور جوئے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ

بت اور فال کے تیسرے شیطان کے لئے

وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ

گندے کام ہیں۔ سو ان سے بچو

وَالَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عَمَلَ

تا کہ تم نجات پاؤ

الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ط

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ ہر نشہ اور خمر ہے۔ اور ہر نشہ اور حرام ہے اور جس نے دنیا میں
 ارب پیا اور توبہ کے بغیر شراب کی عادت کی حالت میں مر گیا۔ تو آخرت میں
 پاکیزہ شراب، نہیں پئے گا یہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

جنت میں داخل نہ ہوگا، والدین کا نافرمان اور نہ جوئے باز اور نہ
 حسان و بھرنے والا اور نہ شراب پینے والا یہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شراب پینے والا توبہ کے بغیر عادت شراب کی حالت
 میں مرنے والا، بت پرست کی طرح اللہ سے ملے گا یہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور تمام جہانوں
 کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔ اور مجھے میرے رب عزوجل نے تمام
 معازف و مزامیر (گانے بجانے کے آلات) اپنی ایسی میوں کی صلیب
 توڑ دوں اور جاہلیت کی باتیں (مشادوں) اور میرے رب عزوجل نے

قسم کھائی کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ بھی شراب کا ایک گھونٹ بھی
 پیے گا لیکن اسے اسی قدر پیپ پلاؤں گا۔ اور جو میرے ڈر سے اسے چھوڑ
 دے گا میں اسے پاکیزہ حوضوں میں سے پلاؤں گا۔

حضرت ثور بن زید دلمی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ ثراہی کی سزا کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 میرا خیال ہے کہ ثراہی کو انسی کوڑے مارے جائیں اس لئے کہ جب وہ شراب
 پیئے گا تو مست ہو جائے گا۔ جب مست ہوگا تو بیکے گا۔ اور جب بیکے
 تو بہتان باندھے گا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شراب پر انسی کوڑے
 سزا دی۔

چوری اور ڈاکہ بڑے جرائم ہیں

- ①۔ چوری کرنا شدید ترین جرم ہے۔ اور اگر چور پکڑا جائے۔ تو اس
 کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ تاکہ وہ ہاتھ جس نے انسان پر
 اس قدر ظلم کیا وہ نہ رہے۔ اور آئندہ لوگوں کو عبرت ہوگی۔
- ②۔ اگر کوئی ڈاکہ ڈالے۔ اور ڈاکہ کے دوران کسی کو قتل نہ کرے۔
 تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک باہ کاٹ دیا جائے۔ اور اگر
 قتل بھی کرے کہ اس کے پیٹ میں سبھی بھرت کر قتل کرے

۱۷ مشکوٰۃ ص ۳۱۸، ۲۱۶ مشکوٰۃ ص ۲۱۶

فَسَادًا أَوْ يُقْتَلُوا أَوْ
يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ
وَأَسْرُجُهُمْ مِنْ خِلَافٍ
أَوْ يُنْفَخُوا مِنَ الْأَرْضِ فِي
ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ

ہیں یہ کہ انہیں قتل کیا جائے یا
سولی پر چڑھائے جائیں یا ان
ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب
کاٹے جائیں یا وہ جلا وطن کر
جائیں یہ ذلت ان کے لئے
ہے اور آخرت میں ان کے
بڑا عذاب ہے

جھوٹ جھلی اور خیانت

① جھوٹ بولنے والا اللہ کی رحمت سے دور ہے اس لئے ہرگز
جھوٹ نہ بولو۔

② جھوٹی قسم کھانے والے پر اللہ کا غضب ہے اور یہ دوزخ میں
جائیں گے۔ اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر
رحمت کی نظر نہیں کرے گا۔

③ جو لوگ غیبت اور نیک پر جھوٹی ظہمت زنا رکھتے ہیں۔ وہ
غٹے ہیں انہیں اسی کوڑے مارو۔ اور آئندہ ان کی
گواہی قبول نہ کرو۔ چنانچہ اسلامی عدالت کسی بے کاذبی ثرانی

جھوٹی تہمتیں رکھنے والے غنڈوں کی گواہی اور ووٹ قبول نہیں کرتی۔

۱۔ کسی جھوٹے جعل خور اور بد معاش کو دوست نہ بناؤ۔
۲۔ خیانت کرنا جرم ہے وعدہ توڑنا بھی سخت جرم ہے۔

جھوٹا لعنتی ہے

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ
سَلِّ الْحَرَامُونَ ۵۷

(جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے)
(اسکل پچو بائیں بنائو والے غارت ہوں)

یعنی جھوٹی باتیں کرنے والے غارت ہوں)

اللَّهُ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ
مُسِيءٌ كَذَّابٌ ۵۸

(بے شک اللہ اسکوراہ پر نہیں لانا جو
حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
لہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی وہ پکا منافق ہے
جس میں ان میں سے ایک ہوگی۔ اس میں منافق ہونے کی ایک بات ہے
انتک کہ انہیں چھوڑ دے۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔
۲۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

۳۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

۴۔ جب جھگڑے تو گالیاں بکے اور فحش باتیں کرے۔

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ السُّوَءِ بِلَاغًا
(اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرو)

جھوٹی قسم کھانے والا روسیہ ہے

(۲)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا
 قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
 مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ
 وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكُذِبِ
 وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۚ أَعَدَّ اللَّهُ
 لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا
 إِنَّهُمْ سَاءَ مَا
 كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ
 وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ
 كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ
 وَجُوهُهُمْ مَسْوُودَةٌ كَالْ

ایک آپ نے ان کو نہیں دیکھا جنہوں
 اس قوم سے دوستی رکھی ہے جن
 اللہ کا غضب ہے نہ وہ تم میں سے
 ہیں اور نہ ان میں سے اور وہ جان
 بوجھ کر جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں اللہ
 نے ان کے لئے سخت عذاب تیار
 کر رکھا ہے۔ وہ بہت ہی برا ہے
 جو کچھ وہ کرتے ہیں۔
 اور قیامت کے دن آپ ان لوگوں
 کو دیکھیں گے جو اللہ پر جھوٹے الزام
 لگاتے ہیں کہ ان کے منہ سیاہ
 ہوں گے۔

Marfat.com

الَّذِينَ يَشْتَرُونَ

بِعَمَلِهِمْ

تَمَنَّا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا

خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

وَلَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ وَلَا

يُنظِرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا

يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اپنے شک جو لوگ اللہ کے بند اور

اپنی قسموں کے بدلے، ہجیر معاوضہ

لیتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں

اور ان سے اللہ کلام نہیں کرے گا۔

اور قیامت کے دن ان کی طرف نہ

دیکھے گا اور انہیں پاک بھی نہ کریگا۔

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے

تہمت رکھنے والے کو اسی کوڑے مارو

۴۳

الَّذِينَ يَدْمُونَ الْمُحْسِنِينَ

ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِالْبَعْتِ شُهَدَاءَ

فَأَجِدُوهُمْ تَمِينِينَ جَلْدَةً

وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا

وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

لَا يَطْعَمُ كُلُّهَا فِي مَهِينٍ

هَمَّانٍ مَشَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ

مَنَاعَ لِلْخَيْرِ مَعْتَدٍ آتِيهِمْ

را اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت

لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے

تو انہیں اسی درجے مارو۔ اور ہمیں

ان کی گواہی قبول نہ کرو اور وہی لوگ

نافرمان ہیں۔

اور ہر قسم کے کھانے والے ذلیل کا کہانہ

مان جو ہنر دینے والا جیغی کھانے

والا بنی سے روکنے والا۔ حد سے

لہ النور۔ لم۔

مُتَلِّئِينَ بِعَبْدِكَ

تَمَانِيْمًا لَّهُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ

تَقُولُونَ مَا لَا

تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا

عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ

بڑھا ہوا گناہ گار ہے۔ بڑا اچھا
اس کے بعد بداصل بھی ہے
(اسے ایمان والو! کیوں کہتے ہو
تم کرتے نہیں، اللہ کے نزدیک بڑا
ناپسندیدہ ہے۔ جو کہو اس کو
کر نہیں)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ جو دنیا میں دو رخصا آدمی ہو۔ قیامت کے دن اس کی زبان آگ
کی ہوگی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا! چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

خائن اور عہد شکن کا انجام

⑤ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

مَنْ كَانَ خَوَّانًا

آثِمًا ۳

(جو شخص دغا باز گناہ گار ہو،
بے شک اللہ اسے پسند نہیں
کرتا۔)

۳ مشکوٰۃ ص ۱۲۳

۴ الصفحہ - ۳

۵ القلم - ۱۳۱

۶ النساء - ۱۰۶

بے شک اللہ دعا باز و نیکو پسند نہیں کرتا
 اور عہد کو پورا کر دے بے شک عہد کی
 باز پرس ہوگی
 اور قسموں کو پکا کر لے کے بعد

ثُمَّ لَا يَأْتِيكُمُ الْخَيْبُ الْمَخَانِيثُ ۗ
 وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ
 كَانَ مَسْئُولًا ۗ
 لَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ

بَعْدَ تَوْكِيدِهَا ۗ
 جو شخص وعدہ خلافی کرے گا۔ یا قسم کھا کر بغیر کسی نذر کے قسم توڑے گا۔
 گناہ گار ہے۔ البتہ گناہ کے کام کی قسم کھائے۔ تو ضروری ہے کہ قسم توڑنے
 اور اس کا کفارہ ادا کرے۔ جو دس آدمیوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے
 دین روزے رکھے۔

جہاد اور ہجرت سے اعراض کرنا

① میدان جنگ سے فرار ہونے والا سخت گناہ گار ہے اور اس کا انجام
 جہنم ہے۔ ہاں اگر جنگ کا داؤ لگا رہا ہے۔ یا اپنی فوج میں ملنے اور
 پھر دوبارہ حملہ کرنے کی نیت سے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ تو وہ
 الگ بات ہے

② جہاد میں ظلم سے بچو۔ بوڑھوں۔ بچوں اور جنگ سے الگ رہنے
 والوں کو قتل نہ کرو۔

۵۸۔ الانفال، ۵۷۔ بنی اسرائیل۔ ۳۴۔ ۵۷ النمل۔ ۹۱،

(۳) اگر کسی ملک میں اسلام پر چلنے کی اجازت نہیں اور کافروں سے لڑنے کی طاقت بھی نہیں، تو اسلام کو بچاتے ہوئے اس ملک سے ہجرت کر کے دارالاسلام میں آنا ضروری ہے جو شخص ہجرت کر سکتا ہو، اور ہجرت نہ کرے اور پھر دین میں نقصان کرے، جیسے تو وہ بھی دوزخی اور گناہ گار ہے۔ البتہ چھوٹے بچے اور وہ عورتیں جو ہجرت پر قادر نہیں وہ معذور ہیں۔

(۴) تقسیم سے قبل مالِ غنیمت اٹھا کر چھپا لینا یا دوسرے کے حصہ کا مالِ غنیمت کھسکا لینا حرام اور دوزخ میں جانے کا سبب ہے۔

جہاد سے بھاگنا بڑا گناہ ہے

①
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ
الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا
تُوَلُّوهُمْ كَأُولَىٰ آدَمَاءَ
وَمَنْ يُؤَلِّمَهُمْ يَوْمَئِذٍ
دُبْرَكَ أَلَا تَتَّخِذُ الْغَيْبَاتِ
أَوْ تَتَّخِذُ الْغَيْبَاتِ
بِأَنفُسِكُمْ مِّنْ أَلْفٍ
وَمَا أُوتِيَهُمْ

اے ایمان والو! جب تم کافروں
میدان جنگ میں ملو تو ان
پلٹھیں نہ پھیرو، اور جو کوئی ایسا
ان سے پلٹھ پھیرے گا مگر یہ کہ
کرتا ہو یا فوج میں جا ملے
سو وہ اللہ کا غضب لے کرے
اور اس کا ٹھکانہ دوزخ
اور بہت بڑا ٹھکانا ہے۔

۱۴، ۱۵ - الانفال

مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو

اور جہاد کے دوران ظلم نہ کرو!

(۲)

اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو۔
جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو بیشک
اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند
نہیں کرتا)

بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو
پسند نہیں کرتا)

وَتَتَلَوُا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ
يُقْتُلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ ۝۱۰
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْخَائِنِينَ ۝۱۱

یعنی مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ
کے طریقہ پر چلو اور کسی بہت بوڑھے کو قتل نہ کرو اور نہ چھوٹے بچے کو اور نہ
عورت کو قتل کرو اور نہ غنیمت میں خیانت کرو، اور غنیمتیں ملا کر رکھو۔
اصلاح کرو۔ اور احسان کرو۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند

کرتا ہے۔

④ حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے قیامت کے دن ان کے لئے دو درخ کی آگ ہے۔

چنانچہ مال غنیمت میں جو غبن کرتے ہیں وہ گناہ گار ہیں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

کرتے ہیں کہ آپ نے تقسیم سے پہلے (مال غنیمت) کے حصوں کو فروخت سے منع فرمایا ہے۔

ہجرت نہ کرنا کب جرم ہے

④

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْتُمُ الْمَلَائِكَةَ

ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ

كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ

فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ

نَكُنْ أُمَّمًا مِّنْ أُمَّةٍ وَإِسْعَتًا

فَتُحَاجِبُوا فِيهَا فَأَوْلِيكُمْ

مَا وَهَبْتُمْ وَسَاءَتْ

(بے شک جو لوگ اپنی جانوں

کر رہے تھے ان کی روحیں

فرشتوں نے قبض کیں تو ان

پوچھا کہ تم کس حال میں تھے

نے جواب دیا ہم اس ملک

بے بس تھے۔ فرشتوں نے کہ

اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم

کے دشمن ہیں۔ کافر لوگ مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہوتے ہیں اور مسلمانوں کی خوشی پر غمگین ہو جاتے ہیں۔

④- مسلمانوں کو کافروں کی مشابہت اختیار کرنے سے بھی روک دیا گیا۔

کافروں کا دوست ان میں سے ہے

①

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
وَمَن يَتَّخِذْهُم مِّنكُمْ
فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكُفْرِينَ
أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ
وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ
مِنَّا وَلَا يَتَّقُوا اللَّهَ
إِن كَانُوا
يَتَّقُونَهُ

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں اور آپ کے دوستوں کے دوست ہیں اور کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی نہ کرے تو وہ انہیں میں سے ہے۔ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ مسلمان، مسلمانوں کو چھوڑ کر کافر کو دوست نہ بنائیں۔ اور جو یہ کام کرے اسے اللہ سے کوئی تعلق نہیں، مگر اس صورت میں کہ تم ان سے بچاؤ کرنا چاہو۔

۱۰۰ المائدہ - ۱۰۰

وَيُحَدِّثُكُمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
 وَاللَّهُ تَعَالَى
 اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے
 حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔
 صرف ایماندار سے دوستی قائم کرو۔ اور نیر اکھانا صرف پرہیزگار ہی
 کھائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا۔ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ اب دیکھو کہ وہ کس
 دوست بنا رہا ہے اس لئے کہ دوست کے نظریات کا اثر جلدی ہوتا ہے۔
 بد معاش یا کافر دوست بنایا تو اس کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو جانے کا
 اندیشہ ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔
 اے اللہ کے رسول، اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے
 ہے جو اس قوم سے محبت رکھتا ہے جن سے وہ ملا نہیں آپ نے فرمایا
 انسان اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے۔

بد معاشوں سے دوستی نہ رکھو

②

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ
هُنُوءًا وَلَا لَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ
أُذِّنُوا لِكِتَابٍ مِّن قَبْلِكُمْ
وَالْكَافِرِينَ أَزْوَاجًا وَلَا تَتَّخِذُوا
الَّذِينَ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ لَهُ
بَشِيرٌ أَلَمَّا فَتِنَ يَأْتِي لَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ الَّذِينَ اتَّخَذُوا
الْكَافِرِينَ أَزْوَاجًا مِنْ
دُونِ الْمُؤْمِنِينَ لَهُ

وہ ایمان والو! ان لوگوں کو اپنی
دوستی نہ بناؤ جنہوں نے تمہاری
دین کو سہمی اور کھیل بنا رکھا ہے
لوگوں میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب
دی گئی اور کافروں کو، اور اللہ کے
درواگم ایمان دار ہیں
(منافقوں کو خوشخبری سنا دے کہ
ان کے واسطے دردناک عذاب
وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں
اپنا دوست بناتے ہیں)

اسلام کے بڑے دشمن یہودی ہیں

③

وَتَحِبُّوا إِلَى أَشَدِّ النَّاسِ عَدَاوَةً
لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ
وَالَّذِينَ آمَنُوا كُفَرًا لَهُ

(تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں
کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو
پائے گا)

اے ایمان والو! اپنوں کے سوا
 کسی کو بھیدی نہ بناؤ، وہ تمہاری
 خرابی میں تصور نہیں کرتے جو چیز تمہیں
 تکلیف دے وہ انہیں پسند آتی ہے
 ان کے مونہوں سے دشمنی نکل پڑتی ہے
 اور جو ان کے سینوں میں چھپی ہوئی ہے
 وہ بہت زیادہ ہے ہم نے تمہارے
 لئے نشانیاں بیان کر دیں اگر تم
 عقل رکھتے ہو

رسن لو! تم ان کے دوست ہو اور وہ
 تمہارے دوست نہیں اور تم تو سب
 کتابوں کو مانتے ہو اور جب وہ تم
 سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں
 اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصہ
 سے اٹکیاں کاٹ کاٹ کر لھاتے
 ہیں۔ کہہ دو، تم اپنے غصہ میں مرو
 اشد کو دلوں کی باتیں خوب معلوم ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
 بَطَانَةَ مِن دُونِكُمْ لَا
 يَأْوِنُوكُمْ خِبالًا وَّذُو أَعْيُنٍ
 قَد بَدَّتْ الرِّغْصَاءُ
 مِن أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تَحِضِي
 مِنْهُمُ إِلَّا هُمْ أَعْتَدُوا
 لَكُمْ
 الْآيَاتِ إِن كُنْتُمْ
 تَعْقِلُونَ ۝

هَآئِنَّمْ أَوْلَادٌ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا
 يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ
 بِأَلْكِتَابِ اللَّهِ وَإِذْ التَّفُوكُمْ
 قَالُوا آمَنَّا

وَإِذَا خَلَوْا
 عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ
 مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُؤْتُوا
 يَغْفِرْ لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

ہے۔ اور جس کی معاشرت، لباس، کھانے پینے کا طریقہ تجارت و سیاحت
 حکومت کا طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتاب و سنت
 سے پابند مسلمانوں کی طرح ہے وہ مسلمان ہے۔

ظلم، گالی اور توہین کرنا بڑے گناہ ہیں

- ①۔ ظالموں کا انجام سخت بُرا ہوگا۔ اور قیامت کے دن ظالم آدمی کی
 نیکیاں مظلوموں میں تقسیم ہو جائیں گی۔ اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوم کی
 برائیاں ظالم پر ڈال کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔
- ②۔ صحابہ کرام اور علماء کرام کے دشمن خبیث اور کفر پسند ہیں۔
- ③۔ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ۔ نام نہ دھرو۔ بدظنی نہ کرو۔ جاسوسی
 نہ کرو۔ غیبت نہ کرو۔ طعن نہ دو اور ایذا نہ دو۔
- ④۔ جنگی محصول اور دوسرے غیر اسلامی محصول لینے والا مجرم اور
 ایک طرح کا چور یا ڈاکو ہے۔
- ⑤۔ دیتے وقت کم تولنے اور کم ناپنے والے بھی چور کی طرح
 مجرم ہیں۔
- ⑥۔ کسی مرنے والے کی وصیت میں تغیر کر کے کسی پر
 ظلم کرنا حرام ہے۔

ظالم کا انجام بہنم ہے

①

قُلْ تَتَذَكَّرُونَ لِلَّذِينَ تَخَافُوا عَمَّا

يَعْمَلُونَ تَتَذَكَّرُونَ أَفَلَا تَتَّقُونَ

يَوْمَ يُنَادِيهِمْ لِيَسْتَدْرِكَهُمْ

فِي سِرِّ الْأَبْصَارِ هَٰؤُلَاءِ الْمُهْلِكِينَ

مُتَّبِعِي رُؤْيُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ

إِلَيْهِمْ ظَرْفُهُمْ

وَأَفْئِدَتُهُمْ

مَوَّاءَةٌ

اور تو ہرگز خیال نہ کر کہ اللہ کا نام

سے بے خبر ہے جو ظلم کرتے ہیں

صرف ایک دن تک مہلت دے

رکھی ہے جس میں نگاہیں بھٹی رہ جا

گی وہ سر اٹھائے ہوئے دوڑتے

جا رہے ہوں گے کہ ان کی نظر ان

طرف ہٹ کر نہیں آوے گی اور

ان کے دل اڑ رہے ہوں گے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ

نے فرمایا: ظلم قیامت کے اندھیروں (یا شبِ رات) میں سے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟

صحابہ نے عرض کیا: مفلس وہ ہے کہ جس کے پاس نہ درہم ہوں، اور

نہ سامان ہو۔

آپ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت

۱۰ ابراہیم - ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ مشکوٰۃ ص ۲۲۲

نمازیں، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے۔ اور یوں آئے۔ کہ اس کو کالی دی
 اس کا مال ہڑپ کر گیا تھا، اس کا خون بہایا تھا اور اس کو مارا تھا۔ چنانچہ
 نیکیاں اس کو دی جائیں گی اور اس کی نیکیاں کو اس کو دی جائیں گی۔ اگر اس
 بوجھ ہے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو (حق والوں) کے گناہ
 جائیں گے اور اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال
 جائے گا۔

اور جو ایماندار مردوں اور عورتوں کو
 ناکر وہ گناہوں پر تلتے ہیں سو وہ
 اپنے سر بہتان اور صریح گناہ
 لیتے ہیں)

لَا يَنْفَعُ دُونَ الْمُؤْمِنِينَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ بغيرِ مَا كَتَبُوا
 فَقَدْ اَحْتَمَلُوا بِهَتَانَا وَ اِنَّمَا
 مِثْنَانَا

صحابہ کرام اور علماء اسلام کا دشمن جہنم میں ہو

(تاکہ ان (صحابہ کرام) کی وجہ سے کافروں کو
 غصہ دلائے)

يَغِيظُ بِهِمُ الْكَافِرَاتُ

یعنی صحابہ کرام کے دشمن دراصل کافر لوگ ہی ہو سکتے ہیں۔

(یہ شک اللہ سے اس کے بندوں
 میں سے عالم ہی ڈرتے ہیں۔)

لَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ
 الْعُلَمَاءُ

مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۵۔ ۱۵۸ الاحزاب۔ ۱۵۸ الفتح، ۲۹۰

الفاطر۔ ۲۸۔

علماء اسلام کے لئے یہی انعام، اطمینان و فرحتِ قلب کے

کافی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو گالی دیتے ہیں۔

تمہاری اس برائی پر اللہ کی لعنت ہو۔

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے سورۃ قال

آخر میں فرمایا،

لَيَغِيظُ بِهٖمُ الْكٰفِرٰٓطُۙ (تاکہ اللہ ان صحابہ کرام کی وجہ سے)

دلائل کافروں کو)

یعنی صحابہ کرام کی دشمنی رکھنا کافروں کا کام ہے۔

ایک مسلمان کسی صحابی کا دشمن نہیں ہو سکتا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ

کفار سے جنگیں کیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عظیم

سلطنت پیش کر دی۔ کافروں نے سوچا کہ اگر صحابہ کرام اپنی اور اپنی اولاد

جائیں پیش نہ کرتے اور نہ مال سے مدد کرتے۔ تو چند اہل بیت کی مدد

یقیناً یہ فتوحات نہ ہو سکتیں۔ اب کافروں نے اسلام کی تعلیمات

کی تدبیر بھی سوچی۔ کہ صحابہ کرام پر سے اعتماد اٹھا دو۔ ایسا کرنے سے

دو ہی منٹ جاتے گا۔

کیونکہ موجودہ قرآن مجید اور موجودہ نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد اور اسلام
انگلی نسلوں تک پہنچانے والے صحابہ کرام ہی ہیں۔ بلکہ اہل بیت کے گواہ بھی
غایہ کرام ہی ہیں۔ اگر صحابہ کرام کو غلط قرار دیا گیا۔ تو نہ اہل بیت ثابت ہوں گے
نہ ہی قرآن و اسلام ہی کی تصدیق ہو سکے گی۔ آخر کار اسلام کو مٹانا آسان ہو
ئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ کافر اقوام نے صحابہ کرام کے خلاف سب سے زیادہ
داس کی اور جو شخص صحابہ کرام کا دشمن ہے۔ اگر وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا
ہے تو یقیناً وہ کافروں کا ایجنٹ اور منافق نجیث آدمی ہے اللہ تعالیٰ
غایہ کرام کے دشمنوں پر ایسا عذاب نازل کرے کہ انہیں مکمل طور پر تباہ
لئے بغیر واپس نہ جائے۔ اور دشمنان صحابہ کرام پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور
ام مخلوق کی لعنت ہو۔

اسی طرح علماء اسلام کے متعلق بتایا کہ یہی لوگ واقعی اللہ تعالیٰ
سے ڈرنے والے اور نیک بندے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا۔

اور بے شک علماء، انبیاء کے وارث ہیں۔
چنانچہ جو لوگ وارثین انبیاء علیہم السلام کے دشمن ہیں۔ وہ
راصل نبوت کے دشمن اور انتہائی نجیث لوگ ہیں۔ خدا تعالیٰ
انبیاء علیہم السلام اور علماء اسلام کے دشمنوں کو ملیا میٹ کرے۔

اور ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر قیمتیں نہ کرو۔ اور ایک دوسرے سے نہ کرو۔ اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو۔ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

محصول چنگی لینے والے کا انجام

④ إِنَّمَا السَّيِّئُ عَلَى النَّبِيِّ

يُظْلِمُونَ النَّاسَ وَ
يَتَّبِعُونَ فِي الْأُمَمِ مِمَّنْ غَبَرَ الْخَطِيئَةُ

أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

عذاب ہے

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ الکبائر میں فرماتے ہیں۔

چنگی محصول لینے والا اس آیت میں داخل ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

چنگی محصول لینے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ چنگی محصول لینے والا ایک ڈاکو کی طرح ہے

وہ ایک چور ہے چنگی محصول لینے والا، لکھنے والا، حکمران سب حرام

اور اعلیٰ جرم میں شریک ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے، کہ اسلام نے چار ٹیکس لگائے۔ مسلمانوں پر

۱۔ مشکوٰۃ ص ۲۷، ۲۔ الکبائر لادری ص ۱۲۶، ۳۔ ابوداؤد مجاہد الکبائر ص ۱۲۶، ۴۔ الکبائر لادری ص ۲۷

نشر اور کافروں پر جزیہ اور خراج زکوٰۃ اور عشر ادا کرنا اللہ کی مالی عبادت بھی اور جزیہ اور خراج کافروں کے جان و مال کی حفاظت کا سبب اور مسلمانوں کے مال حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان کے علاوہ محصول جنگ آمدنی کا ٹیکس ات کا ٹیکس وغیرہ سب غیر اسلامی ٹیکس ہیں۔ اور رعایا پر تشدد ہے۔

کم تولنے ناپنے والے کا انجام

وَمَنْ يَلْمِظْ فِينَا الَّذِينَ
اِذَا اَلْتَا عَلٰى النَّاسِ
يَتَوَفَّوْنَ ۗ وَاِذَا اَعَانُوْهُم
اَدْوٰنَا نُوْمٌ بٰخِيْرُوْنَ ۗ

کم تولنے والے کے لئے نپا ہی ہے
وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ کر
لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ماپ
کریا تو ل کر دیں تو گھٹا کر دیں یہ

چنانچہ جو لوگ کم تولتے ہیں یا کم ناپنے ہیں اور قیمت پوری وصول کرتے ہیں۔ ایک طرح کے چور ہیں اور قیامت کے دن انہیں اپنی نیکیاں دے کر حساب کا ناپڑے گا۔ اگر ان کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو دوسروں کی برائیاں اپنے سر پر ڈال بہنم میں جائیں گے۔ اگر ایک دکاندار ساری زندگی ایک لاکھ کاہک کو کم تول کرے یا کم ناپ کر دے۔ اور ایک لاکھ آدمی کا مقروض ہو کر مرے تو یہ بارت نہیں بلکہ ایک شدید ترین مصیبت ہے۔

۷) كَيْبَ عَلَيْكُمْ اِذَا اَحْتَمَا اَحَدَكُمْ
اَلْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۗ

زخم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں
سے کسی کو موت آئیے۔ اگر وہ مال

لے المطفین، اتام۔

الْوَيْبَةَ يَتَوَالِدَيْنِ

وَالْأَقْرَبِينَ بِالتَّمَعُودِ

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝

فَمَنْ بَدَّلَهُ مَا سَمِعَكَ

فَانْتَمَا اِنَّهُ عَلَى السَّيِّئِينَ

يَبْدِلُوهُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

چھوڑے تو ماں باپ اور رشتہ

کے لئے مناسب طور پر وصیت

کرے یہ پرہیزگاروں پر حق ہے

پس جو اسے اس کے سننے کے

بدل دے اس کا گناہ ان پر ہی

جو اسے بدلتے ہیں بے شک

سننے والا جاننے والا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

وسلم نے فرمایا۔

جو وارث کی میراث ختم کر دے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس

وراثت ختم کر دے گا۔ یعنی مرنے والا خود کسی کو ظلماً محروم کر دے

وارثوں میں سے کوئی غلط بیانی کر کے کسی وارث کو محروم کر دے تو اس

سزا ملے گی۔

حرام دوائے سے علاج کرنا گناہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا مرض نہیں اتارا کہ جس کا

لہ البقرة، ۱۸۰، ۱۸۱۔ سکہ مشکوٰۃ ص ۲۶۶۔

پیشاب کے قطروں اور چغلی سے بچو

۱۔ جو لوگ کھڑے ہو کر جانوروں کی طرح پیشاب کرتے ہیں یا پیشاب کرنے کے بعد مٹی یا پانی سے استنجا نہیں کرتے یا پیشاب کے قطرات سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتے۔ انہیں قبروں میں عذاب ہوگا۔

① قَشِيَابًا فَطَيْمِرًا ۱ (اور اپنے کپڑے پاک رکھو)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بتایا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرتے آپ نے فرمایا۔ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات میں عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک پیشاب (کے پھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔ اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر آپ نے سبز شاخ لی۔ اس کے دو ٹکڑے کئے پھر ہر ایک کی قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی۔ صحابہ کرام نے پوچھا اے اللہ کے رسول آپ نے یہ کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا۔ تاکہ ان کے عذاب میں کمی آجائے۔ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔ اس سے پتہ چلا کہ

۱۔ عذاب قبر حقیقت ہے۔

۲۔ قبر پر سبز گھاس یا پودا تسبیح پڑھنا ہے۔ اس کا ثواب مردے کو ملتا ہے۔ اس کی وجہ سے عذاب میں کمی آجاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ قبر پر سبز گھاس

- کاٹنا مردے کی روزی پر ڈاکر ڈان اور گناہ ہے۔
- ۳۔ اگر کسی ظالم نے قبر کو پختہ بنا دیا اور سبزہ اگنے کو روک دیا تو وہ سب سے بڑا ظالم ہے۔
- ۴۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کے پھینٹوں سے بچنا چاہئے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہئے۔

جانوروں کو داغنے اور تصویریں بنانے کا انجام

- ①۔ بتوں یا قبروں یا پیروں کے نام پر جانور چھوڑنا اور جانوروں پر ان کے نام پر نشان لگانے کے لئے ان کے کان کترنا اور داغ لگانا شیطان کے کرتوت ہیں
- ②۔ ماتم کرنے والے، بین کرنے والے، تصویریں بنانے والے، بدن گوندنے اور گوندوانے والے اور سود کھانے اور کھلانے والے لعنتی ہیں۔
- ③۔ تصویریں بنانا حرام ہے اور عورتوں جیسا فیشن اختیار کرنے والے مرد اور مردوں جیسا فیشن اختیار کرنے والی عورتیں لعنتی اور مجرم ہیں۔

جانوروں کو داغنے والے شیطان کے حیلے ہیں

- ① وَقَالَ لَا تُخَيِّدَنَّيْثَ راور شیطان نے کہا کہ اے اللہ

عِبَادِكَ نَمِيماً مَفْرُوضاً
 وَلَا ضِلَالَةً وَلَا مَيْمَنَةً
 وَلَا مَبْرَأَتَهُمْ فَلْيَبْتِكُنْ
 أَذَانَ الْأَنْعَامِ فَلْيَغْفِرْ
 خَلْقَ اللَّهِ وَ
 مَنْ يَتَّبِعْ
 الشَّيْطَانَ دَلِيلاً
 مِنْ دُونِ اللَّهِ
 فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا
 مُبِينًا

میں تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر
 لوں گا۔ اور البتہ انہیں ضرور گمراہ
 کروں گا۔ اور البتہ ضرور انہیں مبرأ
 دلاؤں گا۔ اور البتہ ضرور انہیں حکم
 کروں گا کہ جانوروں کے کان
 چیریں اور البتہ ضرور انہیں حکم
 دوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں
 بدلیں اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر
 شیطان کو دوست بنائے گا
 وہ صریح نقصان میں جا پڑے گا

حضرت قتادہ اور حضرت سدی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ
 جانوروں کے کان چیرے اور ان پر بچیرہ، سائبر اور وصیلہ کا نشان بنائے
 جیسے کہ آج کل کے مشرک جاہل اور حرام خور لوگ جانوروں کو پیروں کے نام
 پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ان پر اس کا نشان لگا دیتے ہیں۔ اس سے گوندنا اور
 گوندوانا یا حسن پیدا کرنے کے لئے شکلیں بدلوانا بھی ہے۔

ماقم، گوندنا اور تصویریں بنانے کا خطرناک انجام

⑤ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو رخسار سے پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی آوازیں لگائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

یعنی کسی کے مرنے پر ماتم کرے اور جاہلیت کی آوازیں یعنی بین کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بین کرنے والی اور بین سننے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

یعنی جو عورت مرد سے پرہیز کرے اور جو عورت بین سننے سے نفرت نہ کرے بلکہ بین سنا کرے وہ ملعونہ ہے۔

اسی سے معلوم ہوا کہ انہی لوگ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں جو جلوس نکالتے ہیں اور اس میں ماتم کرتے ہیں اور بین کرتے ہیں۔ یہ کام مسلمانوں کا نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایسا کرنے والے سب لوگ گناہ گار ہیں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک حدیث میں حضور نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۵۱۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دکھانے والے اور سو دکھلانے اور گوندنے والے اور گوندوانے والی اور تصویریں بنانے والے پر لعنت کی ہے
 یعنی سو دخور اور سو دکھلانے والا۔ اور بدن پر بیل کاری کرنے اور
 کروانے والے اور جانداروں کی تصویریں بنانے والے ملعون ہیں، کسی چیز
 یا انسان جس میں روح ہو یعنی چلنے پھرنے کھانے پینے والے جاندار کی تصویر
 بنانا جرم ہے۔

۳ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ تلتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔

اس گھر میں (رحمت گے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر
 اس لئے کہ اسلام نے مسلمانوں کو کتوں سے مانوس ہونے کی بجائے
 انسانوں سے مانوس ہونے کا حکم دیا
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا
 اللہ کے ہاں سب سے سخت عذاب تصویریں بنانے والوں
 کو ہو گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

۱۵ صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۲۱۔ ۱۶ مشکوٰۃ ص ۲۸۵۔

۱۷ متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۸۵۔

علیہ وسلم نے عورتوں سے (لباس وغیرہ) میں مشابہت کرنے والے مردوں پر
 اور مردوں سے (مشابہت کرنے والی) عورتوں پر لعنت کی ہے۔
 چنانچہ مردوں کا عورتوں جیسی وضع قطع بنانا کہ سر کے بال اور لباس عورتوں
 جیسا بنائیں، اور عورتوں کا مردوں کی شکل بنانا کہ سر کے بال کٹوائے اور پتلون
 وغیرہ پہن کر بھرے۔ ایسا کرنے والے غڈے اور لعنتی ہیں۔

مرتد کی سزا موت ہے

اسلام نے اپنے عقائد و اعمال واضح کرتے ہوئے جرات کے ساتھ اعلان کر دیا: لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَلًا قَد تَّبَيَّنَ الشُّشْدُ مِنَ الْغَيْبِ (البقرہ ۲۵۶) دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں ہے بے شک ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔ چنانچہ اسلام میں کسی شخص کو جبر کے ساتھ مسلمان نہیں بنایا جاتا جو شخص اسلام قبول کرتا ہے وہ خوب غور و خوض کو کے اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن جو شخص اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام سے باہر نکلنے اور اسلام کے ساتھ غدارگی کرنے کی سزا موت ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس زندیق لائے گئے آپ نے انہیں جلا دیا۔ یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا اس لئے کہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر منع فرمایا: کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ انہیں عذاب نہ دو" البتہ میں انہیں قتل کرتا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو اپنا دین بدل دے اُسے قتل کرو۔ (یعنی جو اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کرے اُسے قتل کرو) مشکوٰۃ ص ۳۰۷

تمام علماء کا اجماع ہے کہ مرتد کے ارتداد سے پہلے اس کا خون اور مال محفوظ ہے۔ جب وہ مرتد ہوا تو سب کا اجماع ہے کہ پہلی حفاظت

ختم ہو گئی۔ اب اس کا خون میاں ہے البتہ مال بدستور سابقہ ممانعت کی وجہ سے محفوظ ہے (یعنی وہ وارثوں کو ملے گا) (شرح معانی الآثار للطحاوی ج ۲) صاحب ہدایہ نے فرمایا جب ایک مسلمان اسلام سے مرتد ہو جائے والعیاذ باللہ تو اس پر اسلام پیش کیا جائے اگر اسے شبہ ہو گیا ہو تو دور ہو جائے۔۔۔ البتہ اسلام پیش کرنا واجب نہیں اس لئے کہ اسے دعوت پہنچ چکی) اور تین دن تک قید رکھا جائے اگر اسلام قبول کرے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ (ہدایہ اولین ص ۶) دنیا دار بادشاہوں کا طریقہ ہے کہ اپنے خود ساختہ قوانین سے بغاوت کرنے والوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ بلکہ دنیا کے کینے بادشاہ اپنی کرسی بچانے اور ملک گیری کی ہوس کی خاطر لاکھوں انسانوں کو مروا دیتے ہیں۔ جنگ عظیم اول و ثانی میں کروڑوں انسانوں کو ان بادشاہوں نے محض دنیاوی اغراض کی خاطر موت کی نیند سلا دیا۔ برطانیہ نے اپنے ظالمانہ عہد اقتدار میں ہندوستان میں ایک صدی کے اندر اندر اکتیس بار قحط ڈال کر سوا چار کروڑ انسانوں کو بھوک سے تڑپا تڑپا کر مار دیا لاکھوں کو گولی کا نشانہ بنایا لاکھوں کو پھانسی دیا۔

اور ہندوستان کو جبراً چھاپی بنانے کی کوشش کرتا رہا اسی طرح افریقہ اور عرب ممالک میں مصر سوڈان اور فلسطین میں اس نے مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے فرانس نے الجزائر میں ایک صدی کے اندر ایک کروڑ کے قریب مسلمان قتل کئے۔ روس نے گیارہ کروڑ مسلمان

میں دس کروڑ کو یا جبراً کافر بنایا یا اہل نہیں قتل کر دیا۔ چین سے
 کروڑ مسلمانوں میں نصف کے قریب مسلمانوں کو ختم کر دیا
 یورپ، امریکہ سپین اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کو
 کرنے اور اہل نہیں ختم کرنے کا جو جو حربہ اختیار کیا گیا وہ اسلام
 اعتراض کرنے والوں کے منہ پر ایک تھپڑ کی حیثیت رکھتا ہے
 بشرطیکہ جیاً موجود ہو۔

اسلام نے صرف یہی کہا کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے
 کہ واپسی کا دروازہ بند ہے۔ اللہ کا دین کھیل تماشا نہیں۔ جیسے
 اندر آ جاؤ اور جب چاہو باہر چلے جاؤ جیسے کہ زمانہ رسالت
 صلی اللہ علیہ وسلم میں مدینہ کے یہود نے کہا کہ صبح اسلام قبول
 اور شام کو دوبارہ کافر بن جاؤ تاکہ کم تعلیم یافتہ مسلمانوں کے
 شبہات ڈالے جا سکیں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 یہود کی اس سازش سے آگاہ کر دیا۔ اور مرتد کی سزا قتل
 اسلام کے ساتھ مسخرہ پن کرنے والوں کو مناسب سزا دی

اسلامی تصوف

تصوف سے مراد صرف وہ طریقہ عمل ہے کہ جس کی وجہ سے انسان قلبی طور پر
ک بن جائے۔ کسی خارجی سزا کے بغیر ہی اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے حقوق
کرنے کی فکر کرتا ہے۔ اسلام کی پابندی خوش ہو کر کرے اور ہر گناہ سے قلبی
رت پیدا ہو جائے۔

اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب باطلہ نے انسان کو قلبی پاکیزگی بخشنے کی
امیں ایسا پروگرام دیا۔ جس میں کہیں انسانی فطرت سے بغاوت ہے، کہیں
بیت ناک طریقے ہیں جن کی وجہ سے انسان اپنی صحت اور فطرتی جذبات سے
محروم ہو جاتا ہے۔

کسی مذہب نے صوفی اور نیک بننے کے لیے شرط لگا دی دنیا سے
عمل ہی قطع تعلق کر کے جنگلوں میں چلے جاؤ۔ حالانکہ اگر ایسا کرنا ہی بزرگ
نے کی دلیل ہوتی تو انسانی بستیوں سے دور جنگلات میں بسنے والے تمام
عمل جانور بزرگ اور صوفی ہوتے۔

کسی نے کہا کہ نکاح مست کر دھالانکہ ایسا کرنا نہ صرف دنیا سے انسانیت

کو حتم کرنا ہے بلکہ انسان میں دو لعین شدہ فطرت سے بھی بغاوت
عام طور پر ان مذاہب یا طفرے کے لوگ نصیب چھپ کر بدکاریاں کر
کیونکہ وہ غلط طریقوں سے باطنی اصلاحی تلاش کر رہے ہیں۔
صوفی بننے کی بجائے بظاہر نیک اور باطن گناہ گار بننے
جاتے ہیں۔

اسلام نے انسان کو ظاہر و باطن میں نیک بننے کا ایک ایسا
اگر ساری انسانیت اس کی پابندی کرے تو جرائم کو روکنے کے
ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی انتظامیہ اور عدلیہ کے بجاری اخراجات

رہتی ہے۔
اسلام نے بتایا کہ ہر شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت
سے نماز ادا کرے۔ اور مسجد میں اسے ہونے اپنا محاسبہ کرے۔

خدا تو کس منہ سے اللہ کے دربار میں جانا ہے تو بے قیہ ابھو
غلاں گناہ کیا۔ چنانچہ ندامت کے ساتھ ہر گناہ سے توبہ کر
گناہوں سے بچنے کا عہد کرے۔ اگر روز الہی پانچ بار ایسا

تو جلدی وہ وقت آئے گا کہ قلبی طور پر نیک بن جائے گا۔
سال بھر کے بعد اگر کچھ مال جمع ہو جائے تو اس کی محبت

بلکہ اس کی زکوٰۃ دے اور کوشش کرے کہ زیادہ ایسے زیاد
خیرات کرے ایسا کرنے سے مال کی محبت دل سے نکل جا۔

دوسروں پر ظلم کرنے کی اصل جڑ ہوتی ہے۔

سال میں ایک ماہ روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ تم کے فرشتے کھاتے پیتے
 پانچ روزے رکھنے سے ایک نیک مخلوق سے مراد شہادت پیدا ہوگی۔
 میں ایک ماہ کھانے پینے سے رکے گا اور ہر گناہ سے مکمل روزہ رکھے
 سال بھر اس کے اثر کو باقی رہنے دے گا تو قلبی پاکیزگی حاصل ہوگی اور
 اللہ تعالیٰ مال عطا کرے تو مکہ مکرمہ جائے اور حج کرے۔ جس میں
 وطن و اہل و عیال اور آرام کی زندگی سے جدائی کی مشق ہوگی۔ اور یہ
 ہے کہ ایک دن میں تمام اہل و عیال اور وطن اور تجارت سے الگ ہو کر
 رہے گا۔

اس کے ساتھ حصہ تصوف میں بیان کی گئی دس باتوں پر عمل کرے۔ طوالت
 پختہ کے لیے ہم نے اس حصہ میں چند ضروری باتیں بیان کرنے پر اکتفا

سج کے دور میں ہر شخص زیادہ سے زیادہ دنیا کا مال سیاسی و فوجی
 دروئیادی نعمتوں کو جمع کر لینے کو ہی کامیابی کی ضمانت سمجھتا ہے۔ جس
 باری کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ کہ اس دنیا کی حقیقت پر بھی مختصری
 ڈال دی جائے۔ اور اس کے بعد اسلامی تصوف کے دس اہم اصول تحریر
 ایسے کہ جن کی پابندی کرنے کے بعد ایک انسان کو قلبی اطمینان اور کامرانی
 ہوتی ہے۔

یہ پر رونق دنیا

اور

وہ خوفناک قبرستان

دلکش نظاروں، آباد شہروں، سرسبز باغات، سبزہ زار کھیتوں اور فراخ دریاؤں، سمندروں اور عشرت کدوں پر مشتمل یہ دنیا، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے پاس رہے گی۔ اور آپ ہمیشہ ہی محلات و کارخانوں اور مال و دولت پر قابض رہیں گے۔ تو آپ سخت غلطی پر ہیں۔

آئیے اپنے خوبصورت و آراستہ مکان سے باہر آئیے، کار سے اتارے اور فراخ شاہراہ سے ہٹ کر اسی قریبی قبرستان میں چلے۔ اور اس کچھ والے سے کیئے۔

بھائی تم خاموش لیٹے ہو۔ تم نہیں جانتے کہ تمہاری قبر کے ساتھ ایک سڑک ہے جس پر کاریں چل رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلند و بالا آبادی کی قطاریں ہیں، فضاؤں میں ہوائی جہاز اڑ رہے ہیں اور سارا شہر بھلی کی روش سے لبقہ نور بنا ہوا ہے۔

اگر وہ میں بات کی قوت ہوئی تو کہہ دے گا جاؤ میرے لیے ساری دگئی اور بس! یہ پر رونق دنیا اور آخر وہ خوفناک قبرستان!!

ایک دن ضرور آئے گا کہ آپ کے نیچے سے کرسی گھسیٹ لی جائے گی
 لو چار پائی سے اتار دیا جائے گا۔ آپ سے مکان، دکان، حکومت اور تمام
 دولت بلکہ آپ کا لباس بھی چھین لیا جائے گا۔ اور آپ کو ایک گڑھے میں
 فن کر دیا جائے گا۔ اور لوگ آپ کا جنازہ پڑھتے ہوئے کہہ رہے
 گے۔

اسے اللہ اس میت کو معاف کر دے۔

آج سے سو برس پہلے کے لوگ مر کر دفن ہو گئے اور آج سے سو برس بعد
 ب مر کر دفن ہو جائیں گے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے

لَسُوَ الْبَسْرَتِ دَابْنُو الْخَرَابِ

(مر جانے کے لیے بچے جنو اور برباد ہونے کے لیے مکانات بناؤ۔)

آج جن چھوٹے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔ وہ کل جوان ہو کر بوڑھے
 رہ جائیں گے۔ اور مینٹیں بن بن کر قبروں میں چلے جائیں گے۔

یہ گھر آخر کار اجڑ کر ویران ہو جائیں گے۔ اور ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ
 اسی دنیا کے جاندار متبیں ہوں گے، سب مکانات برباد ہوں گے حتیٰ کہ زمین و
 آسمان کے بھی ٹکڑے ہو کر سب پر موت چھا جائے گی۔

دنیا میں مسافر بن کر رہو

۲۷۶

چند دنوں کے بعد مردہ بننے والا آدمی دنیا میں دل کیسے لگا سکتا ہے؟
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے بدن کے ایک حصہ کو پکڑا۔ ایک روایت کے مطابق کاندھے کو
پکڑا، اور فرمایا:
دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ تم مسافر ہو یا راہ چلنے والے ہو اور اپنے آپ کو
قبر والوں میں سے سمجھ رکھو۔

مشکوٰۃ ص ۲۵۰

یہ سچ ہے کہ فانی دنیا کی حقیقت معلوم کر لینے پر مسکن و لباس کی
طرف زیادہ توجہ نہیں رہ سکتی۔
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب دحاکم بنا کر یمن بھیجا تو فرمایا:
ناز و نعمت کی زندگی اسے دور رہو کیونکہ اللہ کے بندے ناز و نعمت کے
عادی نہیں ہوتے۔ یعنی بندگانِ خدا کی زندگی سادہ اور آخرت والوں کی
زندگی ہوتی ہے۔

مشکوٰۃ ص ۲۴۹

حضرت علی رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یایا: جب اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کے مال میں برکت نہیں کرتا تو وہ اسے پانی اور مٹی میں ڈالتا ہے۔ یعنی خوبصورت تعمیرت میں روپیہ برباد کرتا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نے فرمایا: بڑی بڑی جاگیریں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا میں راجب ہو جاؤ گے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں کی زندگی گنتی کے چند سال ہیں یا چند دن ہیں۔ صدیوں کا سامان کرنا ایک بد عقل اور جاہلی ہی کا کام ہے۔ اگر انسان یہ سمجھتا ہے کہ میرے مکان کا رتھانے اور میری حکومت اور فوجیں بے ساختہ رہیں گی۔ تو اس کا جواب بھی بتا دیا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نے فرمایا: انسان کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال، حالانکہ اس کے مال تین ہیں۔

۱۔ جو اس نے کھایا اور ختم کر دیا۔

۲۔ پہنا اور پرانا کر کے (ختم کر دیا)۔

۳۔ یا اللہ کی راہ میں دیا اور آخرت کے لیے جمع کر دیا۔

اور اس کے سوا باقی سب دھناٹے ہیں اور لوگوں کے لیے جھوڑا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مردے کے پیچھے پیچھے تین جاتے ہیں۔ دو واپس آجاتے ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔

۱۔ اس کے اہل و عیال۔

۲۔ اس کا مال۔

۳۔ اور اس کا عمل۔

اس کے پیچھے پیچھے جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا اہل اور مال واپس آجاتا ہے

اور اس کا عمل (اس کے ساتھ قبر میں) باقی رہ جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ:

جب ایک آدمی مرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔ آگے کیا لایا اور بنی آدم کہتے ہیں کہ پیچھے کیا چھوڑا؟

(مشکوٰۃ ص ۴۲۵)

اب جو آدمی صرف دنیا کو آباد کرتا رہے اور آخرت سے غافل رہے دنیا کی

مختصر زندگی پر تکلف اور آلام دہ بنائے اور مرنے کے بعد کی طویل ترین زندگی

عذاب اور دکھ کی زندگی بنائے ایسا آدمی گدھے سے زیادہ بد عقل اور احمق ہے۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا:

عقل مند وہ ہے جو اپنے آپ کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد
کے لیے کام کرے اور عاجز یعنی بد عقل (وہ ہے جو نفسانی خواہشات
کی پیروی کرے اور اللہ پر تمنا نہیں (اور امیدیں) باندھتا رہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۵۱)

اس کا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کا کام بالکل ہی ترک کر دے حالانکہ صحابہ کرام اور
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی تجارت کی، کھیتی باڑی کی، بلکہ اسلام نے
بازت کرنے اور دنیا کے کمانے کو ایک مخصوص شرط کے ساتھ نیکی قرار دیا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔

جس نے دنیا کا حلال (مال) طلب کیا۔ تاکہ سوال سے بچے اور اپنے گھر والوں
پر خرچ کرے، اور پروسی پر رحم کرے (مدد کرے) تو قیامت کے دن وہ
اس طرح اللہ سے ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح
درخشش (روشن) ہوگا۔ اور جس نے دنیا کا حلال (مال بھی) کثرت مال کے لیے
فخر جتانے اور ریا کاری کے لیے طلب کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال
سے ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

(مشکوٰۃ ص ۱۵۲)

مگر ایسا نہ کرے کہ ہر وقت دنیا کا مال کمانا رہے اور فرض عبادت یعنی پانچ
نمازیں بھی چھوڑ دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اسے ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جانا۔ میں تیرا سنیہ
 تناسل سے بھروں گا اور تیری محتاجی روک دوں گا (یعنی تیری تمام
 ضروریات پوری کروں گا) اور اگر تو نے ایسا نہ کیا (یعنی فرض عبادت ہی
 نہ کی) تو تیرے ہاتھ کام سے بھروں گا۔ اور تیری محتاجی بند نہیں
 لکروں گا (یعنی کام زیادہ کرے گا مگر ہر وقت فقر و فاقہ سے ڈرتا
 رہے گا)

چنانچہ آج کی عبادت اور شرافت سے دور صرف سائنسی ترقی اور دنیا کے مال
 کی پوجا کرنے والی اقوام کا یہ حال ہے کہ ان کے پاس دنیا کا کثیر مال ہے مگر ہر وقت
 آنے والے فقر اور قحط اور آفات اللہ سے ڈرتی رہتی ہیں۔

فانی دنیا خدا سے دور کرنے والی ہے

اور حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان دنیا پر نظر ڈالے تو یہ فانی دنیا اور خدا سے
 دور کرنے والا حال ہے۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا:

دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے (یعنی خدا سے دور
 اور دور کرنے والی ہے) سوائے ذکر اللہ کے اور اس کے قریب اعمال کے اور
 عالم اسلام یا علم اسلام حاصل کرنے والے کے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۱)

چنانچہ عقلمندی یہ ہے کہ انسان بقدر ضرورت دنیا کا مال حاصل کر کے زیادہ وقت
ذکر اللہ اور اسلام کا علم سیکھنے اور سکھانے پر لگائے۔ اور روزی کم ملنے کو عذاب یا
مصیبت نہ سمجھے اگر کوشش کے باوجود روزی کم ملے تو بھی صبر کرے تو اس کا اجر آخرت
میں بہت ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

جو کم روزی پر بھی اللہ پر راضی رہا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے
کم عمل پر بھی راضی ہو جائے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲۹)

بلکہ فقراء اور صابرین کے لیے ایک خوشخبری اور بھی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا:

فقراء و مالداروں سے پانچ سو برس پہلے یعنی نصف دن پہلے جنت میں داخل

ہو جائیں گے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲۷)

اسلام نے دنیا سے بے رغبتی کی نصیحت اس لیے کی ہے تاکہ ہر آدمی بقدر ضرورت
ہی مال حاصل کرے اور باقی مال دوسرے سے روکے نہ رکھے۔ اور ساری انسانیت مسطر
زمین کی گوارے کیونکہ مال کی حرص اور مال کو دوسروں سے روک کر رکھنا ہی فساد کا ایک
سبب ہے۔

تزکیہ باطن کے دس کام

①۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور احکام میں شرک نہ کرے جس کی وضاحت حصہ نوواہی میں شرک کی بحث میں اور حصہ اوامر میں توحید باری تعالیٰ کی بحث میں ملے گی۔

②۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا۔ ان پر عمل کرے۔ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر کوئی شخص ظاہر و باطن سے درست نہیں ہو سکتا۔

③۔ جن کاموں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع کیا۔ ان سے رُک جائے۔

④۔ غذا اور لباس کے بارے میں شدید احتیاط کرے۔ کوئی حرام غذا نہ کھائے اور نہ ہی حرام مال سے خریدا ہوا لباس پہنے۔ اس کی وضاحت اوامر میں حلال اور حصہ نوواہی میں حرام کی بحث میں ملے گی۔

⑤۔ ہر گناہ سے سچے دل سے توبہ کرے۔ اور آئندہ ہر گناہ سے بچنے کی پوری کوشش کرے۔ اسی کا نام استغفار ہے۔

⑥۔ ایسے کام سے بھی بچے کہ جس کی وجہ سے باقرمانی میں پھنس سکتا ہے اور ساری زندگی سنبھل کر گزارے اس کا نام تقویٰ ہے۔

④ ہر معاملہ میں اللہ پر توکل رکھے۔ اگر کسی کی سفارش یا تعاون سے کچھ حاصل کرے تو یہ سمجھے کہ اس سبب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی مجھ سے تعاون نہیں کریگا۔ اس لئے ایسے وقت میں اسباب کی طرف جھکتے کی بجائے اپنے رب تعالیٰ کی طرف توجہ کرے اور رب تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

⑤ اور اگر کسی کی ثمرات کے بعد کسی انعام سے محروم ہو جائے تو سبب پر ناراض نہ ہو۔ بلکہ یہ یقین رکھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے اس سے محروم رکھنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو کوئی بھی رکاوٹ نہ بن سکتا۔ اب اپنے گناہوں پر نادم ہو۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہی فریاد کرے! الغرض خوف و امید صرف اللہ تعالیٰ سے وابستہ کر دے، ڈرے تو اللہ تعالیٰ سے اور امید رکھے، تو اللہ تعالیٰ سے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب کا خوف دل سے نکال دے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید نہ رکھے، اس کو توکل سمجھے۔

⑥ اگر اللہ تعالیٰ دنیا یا آخرت کا انعام عطا فرمائے تو شکر کرے اور پہلے سے زیادہ نیک اعمال کرے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی وجہ سے امتحان میں ڈال دے۔ تو صبر سے کام لے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ہی فریاد کرتا رہے۔

⑩ کثرت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف

پڑھتا رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری، اسلام
 کا سبب ہوئی اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے، آپ اور
 آپ کے صحابہ کرام جہاد نہ کرتے۔ اور نسلاً بعد نسلاً اسلام ہم تک
 نہ پہنچتا تو ہم اسلام جیسی نعمت سے محروم ہو کر مرتے اور آخرت
 میں تہنم اور نامرادی کے سوا کچھ نہ پاتے۔ اس لئے حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کا شکر ادا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اور آپ کا شکر
 ادا کرنے کا احسن ترین طریقہ آپ پروردگار تشریف پڑھنا ہے۔

استغفار کی اہمیت

نوٹ: پہلی پانچ باتوں کے متعلق حصہ اوامر اور لواہی میں اور شکر
 بارے میں حصہ عقائد میں کافی وضاحت ہو چکی ہے۔ اس لئے
 حصہ یعنی استغفار سے اس حصہ تصوف کا آغاز کریں گے۔
 اگر گناہ کر بیٹھو تو نا امید نہ ہو بلکہ آئندہ ہرگز گناہ نہ کرنے کا
 ارادہ کرتے ہوئے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا، اگر دو
 غلطی ہو جائے تو پھر توبہ کر لو۔ موت تک بھی مایوس نہ ہو۔
 قیمت بڑی نہ ہو۔

۲) استغفار کرنے والوں کے گناہ معاف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ

بہت روزی دے گا۔ اور ہر قسم کی تکلیف سے انہیں سزا
 سے محفوظ رکھے گا۔ انھیں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی

لفظ
 عیب
 نہ
 فائدہ
 اللہ تعالیٰ
 اور اولاد
 کے لئے
 اللہ تعالیٰ

کیا کرو۔

۱۔ استغفار کے الفاظ اور استغفار کے دوسرے فوائد ملاحظہ کیجئے

دیکھ دو۔ اے میرے بندو جنہوں

نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ

کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک

اللہ سب گناہ بخش دے گا بیشک

وہ بخشنے والا رحم والا ہے

تمہارے رب نے اپنے ذمہ رحمت

لازم کی ہے جو کوئی تم میں سے واقفیت

سے برائی کرے پھر اس کے بعد

توبہ کرے اور نیک ہو جائے تو

بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے

① قُلْ يُعَاذُكَ اللَّهُ

أَسَى قَوْلًا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا

تَقْضُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ يُعْرِضُ الذُّنُوبَ

عَنِّيَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

كَلْبَةَ رَبِّمُ عَلَىٰ

نَفْسِي الرَّحْمَةَ كَمَا أَنَّهُ مَنْ

عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ

ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهَا وَأَصْلَمَ

فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

روزِ کی وسعت ہوگی

اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا جو استغفار کرے اللہ تعالیٰ ان کی

سزا اور اولاد کے ساتھ مدد کرے گا۔ اور انعامات کی بارش

دے گا۔

۵ الزمر، ۵۲، ۵۳ الانعام، ۴۵، ۴۶

نَقَلْتُ اسْتَغْفِرُوا

ذُنُوبِكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا

يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِ رِجْدًا مَّازًّا

وَيُمْسِدُكُمْ بِأَمْوَالِكُمْ

بَيْنَيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَ

يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا

وَمَا كَانَ اللَّهُ

مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَتُفَرِّدُونَ

وَبِأَكْثَرِهِمْ يَسْتَغْفِرُونَ

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ

لِنَفْسِكَ وَالْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ ط

اپس میں نے کہا، اپنے رب سے

بخشنش مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے

والا ہے وہ آسمان سے تم پر

اموسلا دھارے میں برسائے گا

اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد

کریگا۔ اور تمہارے لئے باغ

بنا دے گا۔ اور تمہارے لئے

نہریں بنا دے گا۔

اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا

نہیں اور انہیں ایک وہ بخش مانگتے ہیں

اور اکثر میں مغفرت مانگا کرتے تھے

اپس جان لو کہ سوائے اللہ کے کوئی

معبود نہیں اور اپنے مسلمان مردوں

اور مسلمان عورتوں کے گناہوں

کی معافی مانگے

سۃ الذریت،

سۃ الانفال، ۲۲

سۃ نوح، ۱۲

سۃ محمد، ۱۹

سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا۔

سید الاستغفار یہ ہے کہ یوں کہو۔

وَاَللّٰهُ تَوْبَتِيْ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ

بغیر کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَنْتَ تَلَقَّنِيْ

پیدا کیا، اور میں تیرا بندہ ہوں،

اَنَا عَبْدُكَ وَ اَعْلَى سُلْبِكَ

اور میں تیرے عہد و وعدہ پر ہوں جس

وَعْدِكَ مَا اسْتَلَعْتُ

قدر میری استطاعت ہے میں اپنے

عَوْدِكَ مِنْ شَيْءٍ مَا نَعَعْتُ

کئے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا

بُؤْرَكَ لَكَ بِعَمَلِيْ وَ

ہوں میں اپنے آپ پر تیری نعمت

اَبُوْرَكَ يَسْتَنْبِيْ فَاخْتَرْتَنِيْ

کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں

نِيْاْبَتِكَ مَا يَغْفِرُ

کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے

لَا تُؤْتِبُ اَكْبَرُ

معاف کر دے۔ کیونکہ تیرے بغیر

اَنْتَ

گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا،

فرمایا جو اس پر یقین کرتے ہوئے دن کو یہ کہے۔ اور شام ہونے سے پہلے

ن فوت ہو جائے۔ تو وہ جنتی ہے۔ اور جس نے یہ رات کو کہا اور

پہر یقین رکھتا ہے۔ پھر صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو

استغفار کا طریقہ اور فائدے

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے ان الفاظ سے استغفار کیا۔ اولاد آدم کے لئے استغفار کے یہ الفاظ بہت ہی خوب ہیں۔

رَبَّنَا

ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ

تُعْفِدْنَا وَتَرْحَمْنَا

لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اے ہمارے

رب، ہم نے اپنی جانوں پر ظلم

اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم

رحم نہ کرے گا۔ تو ہم ضرور تباہ

ہو جائیں گے۔

تَابَ

أَغْفِرُ وَأَرْحَمُ وَأَنْتَ

خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ۝

اے رب میرے معاف

کر اور رحم کر اور تو سب سے بہتر

رحم کرنے والا ہے۔

انسان کو چاہئے کہ کوئی گناہ ہو جائے۔ تو توبہ کرنے میں جلدی کرے اور

دیر نہ کرے۔ اور سچے دل کے ساتھ گناہ سے توبہ کرے اور اگر

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَعْفِدْنَا وَتَرْحَمْنَا

لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

چند بار یا ایک سو بار پڑھے اور

۱۔ صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۴۰۴، ۲۔ الامعان، ۳۔ المؤمنون، ۱۱۸۱،

اپنی صد بار یا جس قدر ہو کے رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ
 سے تو گناہ بھی معاف ہوں۔ اور روزی میں بھی فراخی ہو اور ہر قسم کی تکالیف
 بھی نجات حاصل ہو۔

ایک حدیث میں بتایا گیا۔ جو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کے لئے
 روز ۲۴ یا ۲۵ دونوں میں سے کسی ایک عدد کے برابر استغفار کرے وہ ان
 میں سے ہو گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا سے اہل زمین کو رزق
 ہے حسن خصین یہ دعا اس طرح پڑھا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدِيْ
 وَ لِمَنْ اٰتٰهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 نے فرمایا۔ جو استغفار کو لازم کر لے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر شے سے نجات
 دے گا۔ اور ہر غم سے خلاصی دے گا۔ اور وہاں سے روزی دے گا جہاں
 مکان بھی نہ ہو گا۔

ایک روایت میں جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو یہ کہے
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَكْرَهُ
 هُوَ نَحْيُ الْقَيْوَمِ
 وَ تُوْبُ اَيْهِ
 میں اللہ نے بخشش مانگتا ہوں۔
 جس کے بغیر کوئی معبود نہیں، وہ
 زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، اور
 اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں بلکہ

اس کی بخشش ہوگئی چاہے وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس کے لئے فرحت (خوشخبری) ہے۔ جس کے نامہ اعمال میں کہ
سے استغفار ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ اس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

انسان کو چاہئے کہ کثرت سے استغفار کرتا رہے۔ تاکہ ہر مشکل حل

رہے ہر غم دور ہوتا رہے۔ اور روزی بھی اسی کی برکت سے ملتی ہے۔

ہر حاجت میں استغفار کی کثرت ایک مجرب علاج ہے۔ اگر استغفار

وقت مندرجہ ذیل کلمات کا ورد رکھے تو استغفار بھی ہوگا اور تلاوت

بھی ہوگی۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔ **ذِبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِمِ**

ذکر اللہ

اور اس کے آداب و فضائل

①۔ سب سے بڑا کام ذکر اللہ ہے اس لئے خوب ذکر اللہ کرو۔ لوگ

علیحدگی اختیار کر کے ذکر اللہ کرو۔ شکر بھی کرو اور گناہ مت کرو اور اللہ کی نعمتوں پر غور کرو۔

۲- ذکر اللہ کرنے والوں کے ساتھ رہا کرو، اس سے معافی جلدی ہوگی۔

۳- ذکر اللہ کرنے والوں کے لیے بہت اجر و ثواب اور مغفرت ہے، اور اس سے دل پاکیزہ ہوتے ہیں۔

۴- اللہ تعالیٰ کو ماجزی کے ساتھ اور آہستہ بیکار و شور مچانے اور الاٹوٹ پیکہ پر سارے محلے کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں۔

۵- ذکر اللہ سے منہ پھیرنے والا دنیا میں پریشان رہے گا اور آخرت میں عذاب میں گرفتار ہوگا۔ کیونکہ یہ بد بخت اور شیطان کا یار ہے۔

۶- اللہ یا رحمن یا اللہ تعالیٰ کے کسی اسم مبارک کا ورد کرو اور اسی کے واسطے سے مانگو۔ اور اللہ کے سوا کسی دوسرے سے نہ مانگو۔

۷- بتوں، جنات، پیروں، فقیروں حتیٰ کہ مولوں اور انبیاء علیہم السلام کو مشکلات میں پکارنا اور حاجت روا سمجھنا۔ شرک ہے اور ایسا کرنے والے جہنمی اور پرلے درجے کے جاہل ہیں۔

۸- قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ ذکر اللہ کی سب سے بہتر صورت ہے۔

۹- تسبیح اور تحمید اور ذکر اللہ کی مختلف صورتیں اور دعائیں۔

کثرت سے ذکر اللہ کرو

① وَكَبِّرْ لِلَّهِ أَكْبَرًا

الفلبوت - ۲۵

اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ كُرُوا لِلَّهِ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝

اسے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کیا کرو،
وَإِذْ كُرُوا لِلَّهِ كَثِيرًا مِّنْ تِلْكَ الذِّكْرِ ۝

المجمعا - ۱۰

اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ،

وَإِذْ كُنْتُمْ مَعَ رَبِّكُم مَّا تَبَيَّنَ لَكُم مِّنْهُ آيَاتٌ ۝

اور اپنے رب کا نام لیا کرو اور سب سے الگ ہو کر اسی طرف آ جاؤ،

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي ذَلِكُمْ الَّذِي تَمُنُّونَ بِهِ ۝

التفہم - ۲۵۲

میں مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو،

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۝

الفاطر - ۳

اے لوگو! اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو تم پر ہے،

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک سب

سے بہتر اور سب سے پاکیزہ ہو اور تمہارے درجات کو سب سے

زیادہ بلند کرنے والا ہو، اور تمہارے لیے سونا اور چاندی خیرات کرنے سے بھی بہتر ہو اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو۔ تم اپنے دشمن سے اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔

صحابہ نے عرض کیا: ہاں ضرور بتائیے؟

آپ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا (مشکوٰۃ ص ۱۹۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا:

اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو۔ اس لیے کہ ذکر اللہ کے سوا زیادہ باتیں کرنے سے سنگدلی پیدا ہوتی ہے۔ اور سنگدل آدمی اللہ تعالیٰ سے سب سے دور ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۸)

چنانچہ انسان کو چاہیے کہ ہر وقت ذکر اللہ کرتا رہے اور دنیا کی باتیں کرنے میں زبان تھکانے کی بجائے ذکر اللہ سے زبان کو تر رکھے۔

② ذکر اللہ کرنے والوں کی رفا اختیار کرو

وَأَيُّدُنْفُسِكَ مَعَ الْوَالِدَيْنِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ
يَأْتِيهِمْ وَالْعَشِيَّةُ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

الکہف - ۲۸ - ۱۵

اور تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں
اسی کی رضا مندی چاہتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

جب تم جنت کے باغات سے گذرو تو اس میں چر لیا کرو

صحابہ نے پوچھا:

جنت کے باغات کون سے ہیں؟

آپ نے فرمایا:

ذکر اللہ کی مجلسیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راہوں پر پھرتے رہتے ہیں

اور ذکر اللہ کرنے والوں کی تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی جماعت کو

ذکر اللہ کرتے دیکھتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں اور اپنے

مطلوب کی طرف۔

آپ نے فرمایا، پھر وہ انہیں اپنے پروں کے سامنے آسمان دنیا تک

انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ آپ نے بتایا:

جب وہ فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، تو رب

تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے (مگر پھر بھی

ان سے پوچھتا ہے) کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟

فرمایا وہ فرشتے جواب دیتے ہیں، تیری تسبیح کہتے ہیں، تیری بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیری حمد و ثناء کہتے ہیں۔

فرمایا پھر (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرمایا: فرشتے کہتے ہیں، نہیں، اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا، فرمایا: تو (اللہ) فرماتا ہے اگر مجھے دیکھ لیتے تو؟ بتایا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو بہت ہی زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ بزرگی بیان کرتے اور از حد تسبیح کہتے۔ بتایا: پھر (اللہ) فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ بتایا کہ وہ فرشتے کہتے ہیں نہیں، اللہ کی قسم سے نہیں دیکھا۔ بتایا: پھر اللہ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟

بتایا فرشتے کہتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیتے تو اس کے سخت عرصے، شدید ترین طلبگار ہوتے اور عظیم ترین رنجت رکھتے۔
 (پھر اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: تو وہ کس سے پناہ مانگتے ہیں؟
 بتایا کہ اللہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے (دوزخ) دیکھا ہے؟
 بتایا: فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم اسے رب انہوں نے (دوزخ) نہیں دیکھا۔

بتایا: (کہ رب تعالیٰ) فرماتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟
 بتایا: کہ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اگر اسے دیکھ لیتے تو اس سے بہت ہی دور بھاگتے اور شدید ترین خوف کھاتے۔

بتایا کہ پھر (رب تعالیٰ) فرماتا ہے: (وای فرشتو) میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ ان کو میں نے بخش دیا۔

بتایا کہ ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان میں فلاں آدمی ان دوا کرین میں سے نہیں وہ ویسے ہی ایک ضرورت کی وجہ سے آیا تھا۔

اللہ فرماتا ہے یہ وہ بیٹھنے والے ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا (اسے بھی بخش دیا)

مشکوٰۃ ص ۱۹۷

اس سے پتہ چلا کہ جن مجالس میں ذکر اللہ ہو۔ ان میں شریک ہونا اللہ کی مغفرت حاصل کرنا اور جنت کے بانغات میں بیٹھنا ہے۔

البتہ شرط یہ ہے کہ سنت کے مطابق ذکر اللہ ہو۔ شرکیہ کلام اور من گھڑت اذکار نہ کیے جائیں۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جو اذکار موجود ہیں وہی پڑھے جائیں اور الاؤڈ سپیکر لگا کر سارے محلے کا مغز نہ چاٹا جائے جیسے کہ بعض جاہلی حرام خوروں کا طریقہ بن چکا ہے۔ ریا کاری اور بدعت اور حرام خوری و شرک سے بچنا بہت ضروری ہے۔

ذکر اللہ کے قائلے

(۳) وَاللّٰهُ اَكْبَرُ يَا اَللّٰهُ كَثِيْرًا وَّ الَّذِیْنَ اٰكْبَرُوْا لِلّٰهِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لیے بخشش

اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۖ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝ (الاعلیٰ - ۱۵)

بے شک وہ کامیاب ہو جاوے گا جو پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی (

آکابینا کسما اللہ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ خبردار! اللہ کی یاد سے دل تسکین

المرعد - ۲۸ - پاتے ہیں۔

ذکر اللہ کرنے سے گناہ معاف ہوتے اور درجے بلند ہوتے ہیں ذکر اللہ
کرنے والا پاک ہوتا اور جنت کا مستحق ہوتا ہے۔

مال کی کمی یا کسی مصیبت کے وقت دل پریشان ہو۔ تو ذکر اللہ کے لیے اسلام
کے پاس یہ ایک مجرب علاج ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اور اسلام کی پابندی کرو
در پھر دیکھو کہ دل کیسے مطمئن ہوگا۔

فرشتوں میں اس کا ذکر ہوتا ہے اور عذاب سے نجات ہوتی ہے اور شیطان
بھگانے کے لیے بھی ذکر اللہ ہی کارآمد ہے۔ حضرت ابو سعید کی روایت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل ۴ آتے ہیں انہوں نے
یا کہ تمہارے (ذکر اللہ کرنے والوں کے) باعث اللہ عزوجل فرشتوں پر فخر
ہے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے فرمایا: شیطان (بہر وقت) ابن آدم کے دل سے چپکار ہتا ہے۔ جب
ذکر اللہ کرتا ہے۔ تو دور ہٹ جاتا ہے۔ اور جب غافل ہوتا تو دوسرے ڈالتا
۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۹)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ذکر اللہ سے زیادہ کوئی ایسا عمل نہیں جو اللہ کے عذاب سے نجات
دے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۹)

عاجزی اور آہستہ سے ذکر اللہ کرو

اپنے رب کو عاجزی اور چپکے سے
پکارو،

اور اسے ڈر اور طمع سے پکارو،
اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی
کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا یاد کرتا رہو اور
صبح اور شام بلند آواز کی بجائے
ہلکی آواز سے زیادہ اور غافلوں سے
بچو۔

وہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور
کوٹ پر لیٹے یاد کرتے ہیں، اور
آسمان کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں۔
اور یہیں امید اور ڈر سے پکارا کرتے تھے
اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے

(۴) اَدْعُوا رَبَّهُمْ تَضَرُّعًا
خَفِيَّةً (الاعراف: ۵۵)
وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا
وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ
تَضَرُّعًا وَخَفِيَّةً وَدُونَ
الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ
وَالْآصَالِ وَلَا تَخُنْ مِنْ
الْغَائِبِينَ (اعراف: ۲۰۵)
الَّذِينَ يَدْعُونَ اللَّهَ
فِي مَا وَعَدُوا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ هَٰؤُلَاءِ هُمُ الَّذِينَ
دُعُوا رَبَّهُمْ تَضَرُّعًا وَخَفِيَّةً
وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا
وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ
تَضَرُّعًا وَخَفِيَّةً وَدُونَ
الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ
وَالْآصَالِ وَلَا تَخُنْ مِنْ
الْغَائِبِينَ (اعراف: ۲۰۵)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 دعا کرنا عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

(مشکوٰۃ ص ۱۹۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دعا کرنا عبادت کا معنی ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۹۲)

اب جو شخص اللہ کے سوا کسی نبی ولی یا قبر والے یا بت کو پکارے تو اس نے یہ کیا اور یہ ذکر اللہ نہ رہا۔

دعا کرنا صرف اسی صورت میں عبادت ہے اور ذکر اللہ ہے کہ جب صرف تعالیٰ سے دعا کرے۔

دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے پھر درود شریف پڑھے نیز رنج ہو کر دعا کرے۔ اور ناممکن بات یا حرام کام کی دعا نہ کرے۔ اور صرف تعالیٰ سے مانگے تو ہی دعا قبول ہوگی۔

اور دعایا دوسرا کوئی ذکر ہو تو آہستہ آواز سے کرے شور مچا کر لوگوں کو جان نہ کرے۔ ہاں اگر قریب کوئی دوسرا نہ ہو تو اس قدر بلند آواز کر سکتا ہے جو تک نہ پہنچے۔ مگر بلاد ہندو پاک میں جو جاہل حرام خورد مسجدوں میں دوسپکروں پر ایک من گھڑت سلام پڑھتے ہیں اور شرکیہ کلام پڑھتے ہیں۔

اور بغداد والے پیر صاحب سے دعا مانگتے ہیں یہ سب حرام اور گناہ کی مجلسیں ہیں ان میں شریک ہونا بھی حرام ہے۔

غافلوں سے دور رہو

⑤ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ عقلت اختیار نہ کرو اور غافل لوگوں کے ساتھ بھی مجلس نہ رکھو۔ غافل آدمی بد نصیب اور گمراہ ہے کہ خدا نے اس سے اپنی یاد کی توفیق چھین لی۔ اگر اس قدر غافل ہو کہ فرض ذکر یعنی نماز تک بھی نہ پڑھی۔ تو دوزخ میں جاٹے گا۔

اور غافلوں سے نہ ہو۔

اور اس کا کہنا نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا۔

اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا اور اس کے معاملہ حد سے گذرا ہوا ہے۔

اور جو میرے ذکر سے نہ پھیرے گا تو اس کی زندگی بھی تنگ ہوگی اور اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

سو جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لیے بڑی

وَلَا تَعْنُ مِنَ الْغَافِلِينَ
وَلَا تُصَمُّ مَنْ أَغْفَلْنَا قُلُوبَنَا عَنْ
ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ
أَمْرًا فُرُطًا

(الکہف - ۲۸)

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي
فَأِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا
وَنُحْشِرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَعْمَى

(طہ - ۱۲۲)

تَوِيلٌ لِلْقَسِيَةِ قُلُوبُهُمْ
مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولَئِكَ فِي

خوابی ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں،
پس آپ نصیحت کیجئے اگر نصیحت فائدہ
دے جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ جلدی
سمجھ جائے گا، اور اس سے بڑا بد نصیب
الگ رہے گا جو سخت آگ میں داخل ہو
گا پھر اس میں نہ تو مرے گا اور نہ جنے گا۔

اور جو اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے
تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کر دیتے
ہیں پھر وہ اس کا سامعنی رہتا ہے۔

ان پر شیطان نے غلبہ پالیا ہے پس
انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے یہی شیطان
کا گروہ ہے۔ خبردار شیطان کا گروہ ہی
نقصان اٹھانے والا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جو جماعت کسی جگہ بیٹھے اور اللہ کی
ذکر سے دُور گپیں لگاتی رہے یا صرف دنیا کا کام کرتی رہے اور کچھ بھی ذکر اللہ
کرے، تو وہ گدھے کے مردار کے پاس بیٹھ بیٹھ کر اُٹھے۔ اور قیامت کے
دن ان پر افسوس ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۸)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا: اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور

ضَلِيلٌ مُّبِينٌ ۝ (النجم - ۲۲)
فَذَكَرْنَا أَنْ نَقَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝
سَيِّدًا كَرِيمًا ۝ يَجْتَنِي ۝ وَ
يَجْتَنِيهَا أَكَا شَقِي ۝ الرِّدَىٰ
بَقَسُوا النَّارَ أَنْ تُبْرِيَهُ
نَمَّا يَمُوتُ نِيهَا ۝ وَكَيَجْتَنِي ۝ (الرحمن)
وَمَا يَعْشُرُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ
نَقِيطًا ۝ لَهُ شَيْطَانًا فَجُورًا
لَهُ تَسْرِينٌ ۝ (زخرف - ۳۶)
اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ
فَنَالَهُمْ ذِكْرًا ۝ اللَّهُ طُؤُفُوكَ
حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۝ أَكَا رَانَ حِرَابُ
الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَسِرُونَ ۝

مرد کی طرح ہے (یعنی ذکر اللہ کرنے والا گویا زندہ ہے اور ذکر اللہ سے غافل
ایک طرح کا مرد ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۶)

صرف اللہ سے مانگو

④ قُلْ دُعُوا اللَّهَ ادْعُوا
السَّيِّئِينَ مِنْ آيَاتِنَا تَدْعُوا
فَلَهُ اسْمَاءُ الْمُسْلِمِينَ ۱۰
وَإِنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا
تَدْعُوا مَعَهُ آيَةَ الْحَرَامِ الْكُوفِيِّ
وَقَالَ مَا تَدْعُونَ عِزِّي
أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنِّي أَنزِلُ
الْبُرْجَانَ عَنِ عِبَادَتِي
سَيِّئُونَ جَهَنَّمَ
دُخْرِينَ ۱۱ المومن - ۶۰

کہہ دو اللہ کہہ کر یا رحمن کہہ کر پکارو
نام سے پکارو سب اس کے عہد
ہیں۔ اور بے شک مسجدیں اللہ کے لیے
ہیں تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو
اور تمہارے رب نے فرمایا ہے
مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں
بے شک جو لوگ میری عبادت سے
کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر دوزخ
میں داخل ہوں گے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا: دعا عبادت ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَقَالَ رَبِّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ الْآيَةَ

چونکہ دعا کرنا عبادت ہے۔ اس لیے اللہ کے سوا کسی دوسرے کو نہ

میں پکارے گا۔ وہ مشرک ہے۔ وہ ذکر اللہ کی مجلس نہیں ہوگی۔

اور جو شخص اللہ کے سوا دوسروں کو مشکلات میں پکارتا ہے وہ سب سے بڑا گمراہ اور مجرم ہے اس کی مزید تفصیل حصہ اوامر میں دیکھئے۔

ذکر اللہ کے مختلف طریقے

تلاوتِ قرآن افضل ترین ذکر اللہ ہے

ذکر اللہ کی مختلف صورتیں ہیں۔ سب سے افضل قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر سمجھنا ہے۔

پس پڑھو جتنا قرآن میں سے آسان

ہو (جس قدر پڑھو سکو)

فَاتْلُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ط (النزل - ۲۰)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۸۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جس نے کتاب اللہ کا ایک

حرف پڑھا اس کے لیے نیکی ہے اور نیکی کا اجر دس گنا ہے، یعنی ایک حرف پر

دس نیکیاں ہیں، اور میں نہیں کہ الم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے اور

لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۶)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے قرآن پڑھا اور جو اس میں ہے اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے تیز ہوگی جو دنیا کے گھروں میں ہوتی ہے اگر وہ ان میں ہو۔ اب جس نے اس پر عمل کیا اس کے راجہ کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔ (یعنی عمل کرنے والے کو بلند درجہ انعامات ملیں گے۔)

قرآن مجید کی مختلف سورتوں کا ثواب بھی علیحدہ علیحدہ ذکر ہوا تاکہ شوق پیدا ہوا۔

۱۔ سورۃ فاتحہ کے بارے میں ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله رب العالمین یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا ہوا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۳)

اور سورۃ فاتحہ کے بارے میں یہ بھی فرمایا:

یہ ہر بیماری سے شفا دہ ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۶)

(یعنی پڑھ کر پھونک لے یا لکھ کر پئے) ویسے ہی بطور دعا پڑھے۔

۲۔ سورۃ البقرۃ آخری دو آیات کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات کو پڑھنے سے تو رات بھر کی عبادت کے لیے کافی ہیں (یعنی رات بھر کی عبادت کا ثواب ملے گا)

(مشکوٰۃ ص ۱۸۵)

۳۔ آیتہ الکرسی کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا:

صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا (مشکوٰۃ ص ۱۸۵)

چنانچہ ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت آیتہ الکرسی پڑھنی چاہیے۔

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر چیز کا دل ہوتا ہے۔ اور قرآن کا دل لیسین ہے اور جس نے لیسین پڑھی اس کے پڑھنے کے باعث اس کے لیے دس قرآن کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۶)

اس لیے روزانہ صبح سورۃ لیسین پڑھ لیا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے، والے سے کہا جائے گا پڑھتا جا

اور دیند درجات پر، پڑھتا جا اور عطر عطر کر پڑھ جیسے کہ تو دنیا میں

عطر عطر کر پڑھتا تھا۔ تیری منزل، آخری آیت ہوگی جو تو پڑھے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۱۸۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن مجید کا ماہر (قرآن مجید پڑھنے اور اس کا ترجمہ و تفسیر کا ماہر) لوح محفوظ سے لکھنے والے بزرگ فرشتوں کے ہمراہ ہوگا۔ اور جو قرآن پڑھتا ہے اور پڑھنے میں (وقت اٹھاتا ہے) یعنی زبان میں لکنت ہے اور اس پر مشقت ہے تو ان کے لیے دو اجر ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۱۸۷)

یاد رہے کہ قرآن مجید پڑھنا افضل ترین ذکر اللہ ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ پڑھنا بھی ثواب ہے۔

اس کے معنی و تفسیر پڑھنا سب سے زیادہ افضل ثواب کا باعث ہے جب تک قرآن مجید کے معانی و تفسیر نہ پڑھی جائے تب تک اسلام کے عقائد و اعمال اور نو اہی کا علم براہ راست قرآن مجید سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ترجمہ کرنے والوں سے ہی ہوگا اور یہ بھی بڑی محرومی ہے کہ ساری عمر انسان دوسری زبانیں اور دنیا کے علوم سیکھتا رہے۔ اور قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر نہ سیکھے۔ ایسا آدمی انتہائی بد بخت ہے۔ اللہ کے دیئے ہوئے نیکو سب سے پہلے اللہ کی کتاب سمجھنے پر خرچ کرنا چاہیے۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک الم تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے سوتے نہیں تھے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۸۸)

یہ دونوں سورتیں روزانہ رات کو پڑھنے کی وجہ سے عذابِ قبر سے حفاظت ہو جائے گی۔ اس لیے رات کو روزانہ ایک ایک بار دونوں سورتیں پڑھ لیا کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص رات کو سونے کا ارادہ کرے تو بستر سے پر دائیں جانب لیٹ کر سورۃ قل ہو اللہ احد ایک سو بار پڑھے تو قیامت کے دن رب تعالیٰ اس کو فرمائے گا۔

اے میرے بندے، اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔

(مشکوٰۃ ص ۱۸۸)

اس عمل میں دو فائدے ہوئے۔ ایک یہ کہ رب تعالیٰ اس کو اپنا بندہ فرمائے گا اور دوسرے عزت کے ساتھ جنت میں داخل ہو گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ہر شب سورۃ واقعہ پڑھی۔ اس کو کبھی فاتر نہیں آئے گا جعفر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو ہر رات یہ سورت پڑھنے کا حکم کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۹)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات یاد کیں (اور ان کی تلاوت کرتا رہا اور
دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔

مشکوٰۃ ص ۱۸۵

۸۔ ہر جمعہ کے دن سورۃ الکہف اور سورۃ الہود پڑھنے کی فضیلت بھی
احادیث میں آئی ہے۔

آیتِ کریمہ کی فضیلت

(۱) حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ

اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

فَاَسْتَجِبْنَا لَهَا وَخَرَّجْنَاهُ مِنَ

الظُّلُمٰتِ وَكَرِهْنٰهُ فَنَجَّيْ

الْمُؤْمِنِيْنَ

بچہ اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں تو بے عیب ہے بیشک
میں بے انصافوں میں سے تھا۔ پھر تم نے
اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات
دی اور ہم ایمانداروں کو یونہی نجات
دیا کرتے ہیں۔

جو آدمی کہے کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کثرت سے پڑھے

اسے پریشانی سے نجات ملے گی۔

نمازِ عشر کے بعد اندھیرے میں تین سو بار روزانہ پڑھے یا روزانہ بارہ سو
بار مختلف اوقات میں پڑھے۔

یا سوالا کہ بار چند دن میں پوری کرے۔
حضرت سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا:

حضرت ذوالنون علیہ السلام کی دعا جب کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو
انہوں نے اپنے رب کو یہ کہہ کر پکارا۔
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
جو مسلمان بھی اس (کسی) معاملے میں یہ دعا کر کے اللہ سے مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ
اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

مشکوٰۃ ص ۲۰۱

تسبیح و تہلیل

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا
اور سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے
اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کر
ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص صبح ایک سو بار اور شام کو ایک سو بار سبحان اللہ کہے وہ اس
کی طرح ہے جس نے سو حج کیے اور جس نے ایک سو بار صبح اور ایک سو
بار شام کو لا الہ الا اللہ کہا۔ وہ اس کی طرح ہے جس نے بنی اسماعیل سے
سو غلام آزاد کیے۔ اور جس نے ایک سو بار صبح اور ایک سو بار شام کو اللہ اکبر

کہا اس دن اس سے بڑھ کر کسی کو ثواب نہیں ملے گا۔ سوائے اس کے کہ جو
یہی کہے یا اس سے بڑھ کر کہے جو اس نے کہا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسْتَبْحَانَ اللّٰهَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَوَالِہٖ
اَلَا اللّٰهُ وَوَاللّٰهُ اَحَبُّ

کہوں یہ مجھے اس (ساری دنیا) سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع
ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۲)

اس کے ساتھ اگر اَحْوَدًا كَلِمَةً اَكْبَرًا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بھی ملا لے
تو بہتر ہے یہ جنت کی کنجی ہے۔

اگر سو بار روزانہ پڑھے تو بہتر ہے۔ اور اگر نماز تیسرا روزانہ پڑھے تو
اس میں یہ بھی آگیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا:

افضل ترین ذکر لا الہ الا اللہ اور افضل ترین دعا الحمد للہ ہے۔ چنانچہ
انسان کو چاہیے کہ کثرت سے کلمہ طیبہ پڑھتا رہے۔

اگر روزانہ ایک ہزار بار لا الہ الا اللہ پڑھا کرے تو خوب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا:

در روزانہ ایک سو بار یہ دعا پڑھے۔

إِنَّمَا إِلَهُ الْكَوْكَبَاتِ اللَّهُ وَحْدَهُ كَمَا شِئْنَا لَكَ كُنَّا الْمَلِكُ وَكَه
لِحَمْدٍ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

داسے دس ملام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے لیے ایک سو بیس لکھی جائے گی اور اس کا سو گناہ معاف ہوگا۔ اور شام تک وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور اس سے بڑھ کر کسی کو ثواب نہیں ملے گا۔ سوائے اس کے کہ جو وہی در روز زیادہ کرے جو اس نے کیا۔

(مشکوٰۃ ص ۱۲)

ان کے علاوہ صبح شام کی مخصوص دعائیں مختلف اوقات کی دعائیں اور مختلف سماجیات کے لیے احادیث میں مذکورہ اور پڑھنا رہے تاکہ ہر وقت ذکر اللہ کا شغل رہے اور غافلین سے بکار جائے۔

قرآن مجید کی چند خاص دعائیں

حضرت ایوب علیہ السلام پر جب بیماری اور افلاس کی تکلیف شدت اختیار

کر گئی تو آپ نے یہ دعا پڑھی:

يَا رَبِّ اِنِّي مَسِيْنٌ الضَّرَّ

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

اٰل انبیاء۔ ۸۳

اے میرے رب مجھے روگ لگ گیا

تو تیرا مالانہ تو سب رحم کرنے والوں سے

بڑا رحم کرنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے علاقہ سے نکل کر مدین پہنچے
اور اہل و عیال نہ تھا۔ چنانچہ دعا کی۔

مَا يَأْتِيَنَا مِنْ خَيْرٍ تَنْصِرُ
اے میرے رب تو میری طرف ہر
چیز اتلا ہے میں اس کا محتاج ہوں

حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ قوم نے جب زیادہ ہی غنڈہ گرد
تو انہوں نے دعا کی۔ چنانچہ مغلوب آدمی یہ دعا کیا کرے۔

رَبِّ اِنِّي مَغْلُوبٌ
فَاَنْصِرْهُ الْقَمْرَ
اے میرے رب میں تو مغلوب
میری مدد کر۔

عباد الرحمن اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کی دعا یہ بیان ہوئی۔ چنانچہ
نیک اہل و عیال یا صالحہ بیوی سے نکاح سے خواہش مند ہی دعا
کریں:

مَا بَنَانَا مِنْ اَنَا وَاجِبًا
كَذَّبْنَا بِتِنَا قَرَّةً اَعْيُنٍ
وَجَعَلْنَا نَسْتَعِينُ
اِمَّا مَّاه
اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیوی سے
اور اولاد کی طرف سے آنکھوں
مٹھنک عطا فرما اور ہمیں پرستار
کا پیشوا بنا دے۔

راستحین فی العلم کی دعا قرآن مجید میں یہ بیان ہوئی ہر نماز کے بعد ایمان
سلامتی کے لیے دعا پڑھا کریں۔

مَا بَنَانَا كَلَامًا تَدْرِي قُلُوبَنَا
بَعْدَ اِذْ نَصَّيْنَا وَ
اے ہمارے رب! جب تو ہم کو
کر چکا تو ہمارے دلوں کو نہ پھیر

بَلْ كُنَّا مِنْ لَدُنِّكَ مَاحْمَدًا
كَأَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما بیشک
تو بہت زیادہ دینے والا ہے۔

دنیا و آخرت کی کامیابی

تقویٰ کا اختیار کرنے میں ہے

یہی اختیار کرو، یعنی گناہوں سے پرہیز کرو کیونکہ متقی لوگ ہی حقیقی طور پر
لوگ ہیں۔

مے سے ڈرنے والے کو اللہ تعالیٰ ہر شکل سے نجات دے گا۔ اور
اس سے اسے گمان بھی نہ ہو وہاں سے روزی ملے گی۔
زنت میں متقی انسان کے لیے باغات اور طرح طرح کے انعامات
جو ہمیشہ اس کے پاس رہیں گے۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو
اور سچوں کے ساتھ رہو۔

بے شک اللہ ان کے ساتھ جو پرہیزگار
ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور
ٹھیک بات کیا کرو۔

الَّذِينَ آمَنُوا
وَاللَّهُ وَكُونُوا مَعَهُ

۱۱۹ التوبة ۱۱۹

بَيْنَ الْقَوَّامِ وَالَّذِينَ هُمْ

۱۲۱ النحل ۱۲۱

اللَّهُ وَقُولُوا قَوْلًا

سَيُذَكِّرُ أَطْرَابَ ۱۱۰

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ
حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

(الطلاق - ۳)

وَأَنْ يَسْتَقِينَ لِحُسْنِ
مَأْبُوتٍ جَنَّتِ عَسَدٍ
مَفْحَرًا لَهُمْ الْأَبْوَابُ
مَتَّحِينَ نِيهَايَ دَعْوَانِ فِيهَا
يَفَاكِهِتِ كَثِيرَةً وَشَرَابٍ
وَإِذَا هُمْ قِصْرَاتُ الطَّرْفِ
أَتْرَابٌ هَذَا مَا
تَوَعَّدُونَ لِيَوْمِ
الْحِسَابِ إِنَّ هَذَا
لَدِينُنَا قِنَامَانَهُ مِنْ نَفَائِدِ رُحْمٍ

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ
یہ نعمات کی صورت نکال دیتا
اور اسے روزی دیتا ہے جہاں
اسے گمان بھی نہ ہو۔

اور بیشک پر سبز کاروں کے
ٹھکانے ہمیشہ رہنے کے
ہیں ان کے لیے ان کے دروازے
کھولے جائیں گے وہاں تیکر
گے وہاں بہت سے میوے
طلب کریں گے اور ان کے پاس
والہم عمر عزیزیں ہونگی یہی ہے
سے حساب کے دن کے لیے
جانتا ہے بیشک یہ ہمارا رزق
ختم نہیں ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات لے، پھر ان پر عمل کرے یا جو
کے اسے سکھائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

اسے اللہ کے رسول، میں (یہ کام کروں گا)

آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پانچ باتیں کہیں۔

- ۱۔ حرام کاموں سے بچو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہو گے۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ نے جو تمہارے لیے مقصوم کر دیا اس پر راضی ہو جاؤ۔ تم سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔
- ۳۔ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم ایسا نادر (شمار) ہو گے۔
- ۴۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کے لیے پسند کرو تم فرمانبردار (شمار) ہو گے۔

۵۔ زیادہ ہنسو نہیں، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ مشکوٰۃ ص ۴۴۰
چنانچہ تقویٰ کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام کے تمام احکام کی اطاعت کرے کوئی گناہ نہ کرے۔ اور پوری زندگی سخت احتیاط کے ساتھ اسلام کے مطابق گزارے۔

توکل کرنے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے

اور ہر مشکل سے نجات ملتی ہے

اللہ پر توکل کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی مددگار ہے اللہ پر توکل کرنے والا مطمئن رہتا ہے اور غیر اللہ کے پیچھے بھاگنے والا ہمیشہ

پریشان رہتا ہے۔

۲۔ کوئی مشکل آئے تو دُکرت سے، حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ تَابُ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

پڑھا کرے یا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھے۔

۱۱) وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

فَهُوَ حَسْبُهُ ط (طلاق)

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَعَلَّ حَسْبِيَ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ

تَابُ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَ

نِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا

بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ

لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَلَا

وَاتَّبَعُوا بِإِذْنِ اللَّهِ ط آل عمران

اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے سو وہی
اس کو کافی ہے۔

پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں تو کہہ دو،
مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا اور

کوئی معبود نہیں، اس پر میں بھروسہ کرتا
ہوں اور وہی اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

اور کہا کہ ہمیں اللہ کافی ہے وہ
بہترین کارساز ہے، پھر مسلمان اشکی

نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے
انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور اللہ کی

مرضی کے تابع ہوئے۔

اگر کسی بلا کا اندیشہ ہو یا خوفناک بات کا خیال ہو یا کوئی اہم معاملہ درپیش ہو
تو یہ پڑھے: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

(حصن حصین)

اگر عشاء کے بعد پانچ سو بار روزانہ پڑھے تو خوب اثر دیکھے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت میں ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور یہ ہوں گے۔

جو توبہ گنڈے نہیں کراتے۔

اور جو بدنامی نہیں پکڑتے۔

اور جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۲۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بتاتے ہیں کہ ایک روز نبی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا:

اے لڑکے، اللہ کے (حق) کی حفاظت کرو وہ تیری حفاظت کرے گا

یعنی اللہ کی عبادت کرو اور گناہ نہ کرو، اللہ کے (حق) کی حفاظت کرو تو

سے سامنے پائے گا۔ اور جب تو سوال کرتے اور جب تو مدد مانگے

اللہ سے مدد مانگ اور یاد رکھ کہ ساری قوم مل کر اگر تجھے کچھ نفع دینا چاہے

کچھ نفع نہیں دے سکتی۔ سوائے اس کے کہ جو اللہ نے تیرے لیے لکھ

یا۔ اور اگر سب مل کر تجھے کچھ نقصان دینا چاہیں تو کچھ نقصان نہیں دے

سکتے مگر صرف وہی جو اللہ نے تیرے خلاف لکھ دیا۔ تمہیں اٹھادی گئیں

ور محیفے خشک ہو گئے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۵۳)

صبر کرو اور نماز پڑھو

اسے ایمان والو، صبر کرو اور مقابلہ کے وقت مضبوط رہو۔ اور لگے رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔ اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَأَصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَ
رَأَيْتُوا أَتَقُونَ اللَّهَ
إِن كُنْتُمْ تَتَّقُونَ ۝
ذٰلِ عَمْرٰن ۲۰۰

زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو اور تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّ نِعْمِي
وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي
لَشَدِيدٌ ۝ (ابراہیم - ۷)

اور ایک دوسروں کو حق پر قائم رہنے کی وصیت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کرنے کی وصیت کرتے رہے۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

(العصا ۲)

اسے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیکرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ
اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ (البقرہ - ۱۵۳) کے ساتھ ہے۔

یعنی کوئی پریشانی یا غم یا کوئی حاجت ہو تو پہلے نماز پڑھ کر دیکھو پھر اسباب کو کام میں لائے۔ اور اسباب پر توکل نہ کرے۔ بلکہ اسباب کے

مالک رب تعالیٰ پر توکل کرے۔

نماز حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب مولیٰ اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی حاجت ہو یا بنی آدم میں سے کسی کی طرف
(حاجت ہو) تو وضو کرے اور اچھا وضو کرے (تمام آداب بحال لے) پھر دو رکعت
(نفل) پڑھے۔ پھر اللہ کی حمد و ثنا کرے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر
درویشی پھر یہ دعا کرے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ
الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ
مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمِ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيَّةَ مِنْ كُلِّ
بِدٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آثِمٍ
لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا
مَعَاذًا إِلَّا أَجَبْتَهُ وَلَا حَاجَةَ

اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں حلیم و کریم
ہے اللہ پاک ہے عرش عظیم کا پروردگار
اور سب حمد اللہ کے لیے ہے تمام
کارب میں تیری رحمت کے صدقے اور
تیری بخشش کے ارادوں کے صدقے
مانگتا ہوں اور ہر نیکی سے عطا دے
ہوں اور ہر گناہ سے بچاؤ عطا مانگتا
ہوں اور کوئی گناہ ایسا نہ رہے کہ
کو تو نہ بخشے اور نہ نعم ایسا رہے کہ جو

دود نہ کر دے اور کوئی ضرورت جسے تو
پسند کرتا ہے ایسی نہ رہے کہ جس کو تو
پورا نہ کر دے۔ اسے رحم کرنے والے
میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔
(مشکوٰۃ ص ۱۱۱)

مِنَ تَدْرَضِي
إِلَّا قَضِيًّا يَا
أُمَّتَ السَّاجِدِينَ

راس کے بعد جو مانگنا ہو وہ مانگے

آفات و اموات کے وقت کیا کرے؟

اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور
مالوں اور جانوں اور بچوں کے نقصان
سے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے
والوں کو خوشخبری دے دو وہ لوگ کہ جب
انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے
ہیں ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف
لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں
جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں
ہیں اور رحمت اور یہی ہدایت پانے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بَشِيًّا مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ
وَلَقِيمٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ
وَالنَّمَلَاتِ ۗ وَبَشِي
الْقَبِيلَةِ ۗ الَّذِينَ
إِذَا آتَاهُم مِّمْبَةٌ
قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا
إِلَيْهِ ۗ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ
سَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ
(البقرہ - ۱۷۷ تا ۱۷۸)

والے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ وہی کہے جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے
انا للہ وانا الیہ راجعون کہے (اور یہ بھی کہے)

اللَّهُمَّ اجِدْ لِي فِي مُصِيبَتِي

اے اللہ مجھے مصیبت میں پناہ دے

وَاخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

اور بعد میں اس سے بہتر عطا فرما۔

تو اسے اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔

حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ جب ابو سلم فوت ہو گئے تو میں نے کہا:

ابو سلم سے بہتر مسلمانوں میں کون ہے؟ پہلا گھر والا جس نے جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ پھر بھی میں نے یہ دعا پڑھ دی۔ اللہ تعالیٰ

نے ان کے بعد مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے (یعنی

حضور سے ان کا نکاح ہوا۔)

(مشکوٰۃ ص ۱۴۱، ۱۴۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا:

ایماندار مسلمان کے لیے عجیب ہے اگر اسے بھلائی ملے تو وہ اللہ کے

حمد کرتا ہے اور شکر کرتا ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو بھی حمد

کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ الغرض ایماندار کو ہر کام میں ثواب ہی ملتا ہے تو

جو لقمہ اٹھا کر بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے (اس میں بھی ثواب ملتا ہے)
(مشکوٰۃ ص ۱۵۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کسی بندے کا لڑکا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے:

تم نے میرے بندے کے لڑکے (کی روح) قبض کر لی؟
وہ کہتے ہیں۔ ہاں!

وہ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل قبض کر لیا۔
وہ کہتے ہیں ہاں!

وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟

وہ کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی (یعنی) أَحْمَدُ لِلَّهِ عَلَيَّ حَالٍ اور
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ میرے بندے کے لیے جنت میں ایک مکان
بناؤ اور اس کا نام بیت المحمذ رکھ دو۔

(مشکوٰۃ ص ۱۵۱)

درود شریف کی اہمیت اور فضائل

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی
درود بھیجتے ہیں اسے ایمان والو تم بھی
اس پر درود اور سلام بھیجو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے فرمایا:

جس نے فجر پر ایک بار درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود
فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کرے گا، اور اس کے دس دن
بلند ہو جائیں گے۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن حجر سے سب سے قریب وہ ہوں گے جو فجر پر درود
زیادہ پڑھتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے زمین میں پھرنے والے کچھ فرشتے ہیں جو امت کی طرف سے سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں میں کس قدر درود آپ کے لیے مقرر کروں؟

آپ نے فرمایا: جس قدر چاہو۔
میں نے عرض کیا: چوتھائی؟

آپ نے فرمایا: جس قدر چاہو اور اگر بڑھادو تو تیرے لیے بہتر ہے۔
میں نے عرض کیا: نصف کروں؟

آپ نے فرمایا: جس قدر چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔
میں نے عرض کیا: دوتہائی کروں؟

آپ نے فرمایا جس قدر چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔
میں نے عرض کیا: میں سارا درود آپ پر درود شریف ہی کر دیتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: پھر تیرے ہر فکر کو وہ کافی ہوگا اور تیرے گناہ معاف کر دے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود بتاتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بھی آپ کے پاس تھے۔ جب میں (فارغ ہو کر) بیٹھا۔

تو میں نے اللہ تعالیٰ کی ثناء کہی پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر
ورود پڑھا۔ میں نے اپنے لیے دعا کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگو، تمہیں عطا ہوگا۔ مانگو تمہیں
عطا ہوگا۔

(مشکوٰۃ ص ۸۷)

مندرجہ بالا احادیث سے پتہ چلا کہ (ورد شریف پڑھنے سے گناہ معاف
ہوتے اور بے بلند ہوتے اور ہر نعم سے نجات ملتی ہے۔

اور یہ بھی پتہ چلا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ موجود نہیں ہیں۔
بلکہ جو شخص دُور سے (ورد شریف پڑھے فرشتے لے کر پہنچاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم آپ پر (ورد شریف کیسے پڑھیں

آپ نے فرمایا اس طرح پڑھو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

أٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى أٰلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ خَيْرُ مَجِيدٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ

عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى أٰلِ

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَيْرُ مَجِيدٍ

لئے اللہ محمد اور آل محمد (یعنی امت محمد)

پر رحم فرما جیسے کہ تو نے ابراہیم اور آل

ابراہیم پر رحم فرمایا بیشک تو ہی حمد والا

اور بزرگ ہے۔ اسے اللہ محمد اور آل

محمد (یعنی امت محمد) پر برکت فرما جیسے کہ

تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت

فرمائی بیشک تو ہی حمد والا اور بزرگ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کو یہ خوش لگے کہ اسے پیمانہ بھر کر (ثواب) ملے تو جب وہ ہم البیت پر درود پڑھے تو یہ کہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْأَوْثِيِّ وَأَنْوَاجِهِ
أَقْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَ
ذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

اسے اللہ محمد نبی امی پر اور آپ کی
ازواج مطہرات امہات المؤمنین اور
آپ کی اولاد اور الغرض) آپ کے
اہل بیت پر رحم فرما جیسے کہ تو نے ابراہیم
پر رحم فرمایا ہے تک تو حمد و لا اور نزرگ
ہے۔

اس حکم میں آپ نے وضاحت فرمادی کہ اہل بیت میں آپ کی تمام ازواج مطہرات
بھی داخل ہیں۔ اور مزید اہمیت بتانے ہوئے یہ بھی فرمایا: کہ یہ امہات المؤمنین
ہیں۔

اب اگر کوئی شخص ازواج مطہرات کا دشمن ہے۔ وہ روئے زمین کا خلیفہ
ترین آدمی ہے خدا تعالیٰ دشمنان ازواج مطہرات و دشمنان صحابہ کرام کو
تباہ کر دے اور ان پر لعنت ہو۔

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات اللهم اغفر لي ولوالدي و
المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الايمانهم والاموات وصلواتك
تعالى على رسول رب العالمين وعلى آله واصحابه اجمعين. آمين

کامیابی کے دس اصول

جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کے امیر جماعت حافظ الحدیث حضرت
 مرزا لیا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی
 کے باب رحمت کے پاس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے طلباء کے سامنے خطاب
 کرتے ہوئے ایماندار مردوں اور عورتوں کی کامیابی کے لیے دس اصول بیان
 فرمائے۔ کتاب کے آخر میں حضرت درخواستی مدظلہ العالی کے یہ دس اصول
 ذکر کر دیئے گئے ہیں ان پر عمل پیرا ہونا اللہ تمام اہل اسلام کی دنیاوی و
 اخروی کامرانی و رضائے رحمن تعالیٰ کا باعث ہوگا۔

وہ دس اصول یہ ہیں:

- ۱۔ اَصْلَاحُ النِّيَّةِ
 نیت درست رکھے۔
 یعنی ہر کام صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے کی خاطر کرے اور یا کاری
 اور حصول دنیا مقصود نہ ہو۔
- ۲۔ اَصْلَاحُ الْعَقَائِدِ
 عقائد درست رکھے۔
 یعنی کتاب و سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ، انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام،
 کتب سماویہ، قضا و قدر اور قیامت پر اس طرح ایمان رکھے۔ جیسے کہ قرآن و
 حدیث میں وضاحت ہوئی۔
- ۳۔ اِلتِمَامُ الْعِبَادَةِ بِاللّٰهِ
 اللہ کی عبادت کرنے کا ہمیشہ التزام رکھے

یعنی موت تک عبادت کرتا رہے اور کبھی عبادت سے منہ نہ پھیرے۔

التَّيَزَامُ التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ

یعنی زندگی کے ہر کام میں اللہ پر ہی توکل کرتا رہے۔

التَّيَزَامُ التَّخَشُّعُ مِنَ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتا رہے۔
یعنی کسی معاملہ میں خدا کی گرفت سے بے خوف نہ ہو۔ بلکہ کام بھی کرتا رہے اور ڈرتا بھی رہے۔

التَّيَزَامُ إِلَى التَّائِيَّةِ إِلَى الْخَيْرِ

ہمیشہ نیکی کی دعوت دیتا رہے۔

التَّيَزَامُ اتِّبَاعُ كِتَابِ اللَّهِ

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی حدیث کی ہمیشہ اطاعت کرتا رہے۔

التَّيَزَامُ تَعْظِيمُ شَعَائِرِ اللَّهِ

شعائر اللہ کی عزت کرتا رہے۔

بقول شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے بڑے شعائر اللہ چار ہیں۔

قِرَاءَةُ مَجِيدِ رَسُولِ اللَّهِ، بَيْتِ اللَّهِ، نَمَازُ

یعنی اللہ کے نیک بندوں کی مصاحبت

وَرِقَاقَتِ رُكْحَىٰ أَوْرِ شَيْطَانِ كَيْ دَوَسْتُوں

یعنی بد معاشوں اور برے لوگوں سے

ہمیشہ دور رہے۔

التَّيَزَامُ شُغْلُ بَدَنِكَ بِاللَّهِ

یعنی ذکر اللہ کا شغل ہمیشہ جاری رکھے اور

كَبْحِي غَافِلٌ نَبْرُہے اور ہمیشہ اللہ سے دعا کرتا

رہے اور اللہ سے مانگنے میں کبھی سستی نہ کرے۔

وَالدَّعَاءُ مِنَ اللَّهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَنْ قَرَأَهُ مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

(اِس اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے نئے نزول قرآن اسے پہلے اور اس قرآن میں۔)

مسلمان کون ہے؟

تالیف

محمد منظور الوجدیدی

شکرہ الافاق لائبریری پاکستان